تو میرا جنوں

فروا خالد

"مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔۔۔ کیا معافی نہیں مل سکتی۔۔۔

پلیز بھابھی۔۔۔ میری مدد کریں۔۔ میں بہت تکلیف میں

ہوں۔۔۔"

اس نے زوبیہ کا ہاتھ پکڑتے بے چینی سے کہا تھا۔۔ جس پر زوبیہ

استہزایہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔

"کس بات کی معافی اور کیسی تکلیف ماہین۔۔۔۔ تم نے تو خود

ارباب کو اپنے جیون ساتھی کے روپ میں چنا تھا نا۔۔۔ اب

پچھتاوا کس بات کا ہے۔۔۔"

زوبیہ کی آنکھوں میں ماہین کے لیے غصے اور ناگواری کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں اس سے۔۔"

ماہین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔جو اس وقت زوبیہ کو ناٹک کے سوا کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔محبت۔۔۔۔جسے خود پورے خاندان کے سامنے ٹھکرایا ہے تم نے۔۔۔"

زوبیہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"غلطی ہو گئی ہے۔۔۔ مگر وہ معافی مانگنے کا موقع بھی تو نہیں دے رہا نا۔۔۔"

ماہین کی تکلیف اس کے ہر انداز سے واضح ہو رہی تھی۔۔

"وہ معاف کر چکا ہے تمہیں۔۔۔۔ اور یہ بھی کہہ چکا ہے کہ اس کے دل میں اب تمہارے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ نہ نفرت، نہ غصہ اور نہ ہی محبت۔۔۔ اس کے دل میں تمہارے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ اس لیے بلاوجہ اپنے ہونے والے شوہر کے دل میں اپنے لیے کوئی شک پیدا مت کرو۔۔۔

اس کی وفادار نہیں رہ سکی۔۔۔اب ارباب کی رہ لو۔۔۔ہر مرد ازمیر یوسف زئی جیسا نہیں ہوتا۔۔۔جو معاف کر دے۔۔۔۔"

زوبیہ سرد لہجے میں کہتی وہاں سے اٹھ گئ تھی۔۔۔۔

ماہین کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔اس نے دل توڑا تھا جس کی سزا تو اسے ملنی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کا نکاح ارباب یوسف زئی کے ساتھ پڑھوا دیا گیا تھا۔۔۔

اس نے بھیگتی آنکھوں سے نکاح نامے پر سائن کر دیا تھا۔۔۔ اگر اسے زرا سی بھی امید ہوتی کہ وہ شخص دوبارہ سے اس کا ہاتھ تھام لے گا تو وہ ایسا کبھی نہ کرتی۔۔۔

مگر اس کے پاس امید نام کی کوئی شے نہیں بچی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے نیچے لے جایا گیا تھا۔۔۔ جہاں کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ وہ سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔۔۔ آگے بڑھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

ازمیر یوسف زئی اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔سب سے پہلے اسے اپنے سینے سے لگانے والے ظفر صاحب تھے۔۔۔ان سے ملنے کی بعد وہ آگے بڑھتا وہاں کرسی پر بیٹھی ہاجرہ بیگم کے سینے سے جا لگا تھا۔۔۔

جو اس سے ملتے اس پل شدت سے رو دی تھیں۔۔۔کتنی تڑپتی تھیں وہ اس سے ملنے کے لیے۔۔۔مگر وہ ان کے ساتھ نہیں رہتا تھا۔۔

"ہماری زرا سی یاد بھی نہیں آتی تمہیں۔۔۔"

اس سے شکوہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا۔۔ اس عورت نے اپنی زندگی میں بہت اذیتیں دیکھی تھیں۔۔

وہ کب کی ٹوٹ جاتیں۔۔ کب کی زندگی کی جنگ ہار جاتیں۔۔۔ مگر ان کا پوتا انہیں ایسا کرنے نہیں دیتا تھا۔۔

اس کا کہنا تھا کہ اسے اپنی دادی کی دعاؤں کی ضرورت تھی۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھیں۔۔۔

ہاجرہ بیگم کا کوئی ایسا وقت نہیں گزرتا تھا جب وہ اس کے لیے دعا نہ کرتی ہوں۔۔۔۔ اگر ظفر صاحب کو ارباب عزیز تھا تو ہاجرہ بیگم

کی جان ازمیر میں بستی تھی۔۔۔۔وہ کتنی ہی دیر اس کے ساتھ لگی رہی تھیں۔۔۔

کبھی اس کے چہرے کو اپنے بوڑھے ہاتھوں میں لے کر چومنے لگتی تھیں تو کبھی اس کی روشن پیشانی پر ان کے بوڑھے لب آن ٹھہرتے تھے۔۔۔

زوبیہ اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔خوشی کے مارے وہ جیسے کھل اٹھی تھی۔۔۔

ایک جانب کھڑے صفیان نے مسکراتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔جو اتنی خوش کبھی اسے دیکھ کر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

لیکن اسے اپنی بیوی کی یہ خوشی دیکھ دل کو سکون پہنچا تھا۔۔۔

یہی ایک قریبی ترین رشتہ بچا تھا زوبیہ کے پاس۔۔۔۔وہ کیسے نہ اسے دیکھ کر خوش ہوتی۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

ازمیر کے قریب پہنچ کر اس نے پکارا تھا۔۔۔

جب ازمیر نے ہاجرہ بیگم سے دور ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس ہنسی کھلکھلاتی لڑکی کو دیکھ ازمیر کی آنکھوں میں سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔شدت سے کسی کی یاد آئی تھی۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور اس آنسوؤں کے ساتھ ہنستی لڑکی کو اپنے سینے میں چھپا گیا تھا۔۔۔کاش وہ دیر نہ کرتا تو آج اس کے دل کا ایک حصہ اتنی اذیت میں نہ ہوتا۔۔۔۔

جہاں اس وقت آگ جل رہی تھی۔۔۔۔

زوبیہ کی پیشانی پر لب رکھتے وہ اس سے اس کی خیریت دریافت کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ازمیر یوسف زئی کی انٹری ایسی تھی کہ لوگ اس وقت دلہن کی انٹری فراموش کر گئے تھے۔۔۔

گھر کے سبھی لوگ باری باری اسے ملنے آئے تھے۔۔۔ سب کے چہرے ہی خوشی سے جگمگا رہے تھے اسے دیکھ کر۔۔۔۔

آصف صاحب بھی شرمندہ سے آگے بڑھے تھے۔۔۔

سوائے ارباب یوسف زئی کے۔۔۔

جو سٹیج پر کھڑا بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کی شخصیت اب پہلے سے بھی کہیں زیادہ پر کشش ہو گئی تھی۔۔۔

ماہین کے قدم بھی سیڑھیوں پر پتھر کے ہو چکے تھے۔۔۔ وہ آگے بڑھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ کیوں آگیا تھا یہاں۔۔۔ اس کا تماشا دیکھنے۔۔۔

وہ ٹھیک نکاح کے بعد آیا تھا۔۔۔ شاید وہ خود بھی کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ماہین کو سٹیج پر لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ ارباب نے ایک نظر اس کا سجا سنوار روپ دیکھا تھا۔۔ اور پھر نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔

ماہین کے اندر بھی اس کی توجہ کی ایسی کوئی چاہ نہیں تھی۔۔۔

جس کی چاہ تھی وہ اب پہنچ سے بہت دور ہو چکا تھا۔۔۔

"شادی مبارک ہو۔۔۔۔"

سٹیج پر آتے اس نے ان دونوں کو بہت خوشگواریت بھرے انداز میں شادی کی مبارکباد دی تھی۔۔۔

"اپنی محبوبہ کو میری بیوی کے روپ میں میرے پہلو میں بیٹھا دیکھ کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔یقیناً اندر سے آنسو گر رہے ہونگے تمہارے۔۔۔ جنہیں اس جھوٹی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا رکھا ہے تم نے۔۔۔"

ارباب نے بنا لحاظ کیے واضح الفاظ میں کہا تھا۔۔اس کی بات پر ماہین اپنی مٹھیاں میچ گئی تھی۔۔۔اس کے اندر سے چیخیں نکل رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ اپنی سزا بھگت رہی تھی۔۔

کسی سے شکوہ نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔

ارباب کی بات پر اسے ازمیر کا قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔ ماہین خود کو اس کی جانب دیکھنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"تم بچپن سے رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔ ہمیشہ میری چھوڑی ہوئی شے حاصل کرنے کا بہت شوق رہتا تھا تمہیں۔۔۔ تمہاری پوری زندگی میری چھوڑی ہوئی چیزوں کو حاصل کر کے ان پر خوش ہوتے گزری ہے۔۔۔ اب باقی کی زندگی اسی بات پر خوش ہوتے رہو۔۔۔"

ازمیر کی آواز دھیمی تھی۔۔۔ مگر اتنی بھی نہیں کہ ماہین تک نہ پہنچ پاتی۔۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

ارباب کی رنگت بھی بالکل سیاہ ہو چکی تھی۔۔۔وہ ان دونوں کا بچا کچا سکون بھی غارت کرتا وہاں سے اتر گیا تھا۔۔۔

ظفر صاحب فاصلے پر کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

ازمیر یوسف زئی سائیڈ پر ہوتا ایک ضروری فون کال سننے لگا تھا۔۔۔وہاں بہت سارے لوگوں کی نگاہیں اس خوبرو شخص پر ہی جمی رہی تھیں۔۔جو بہت کم کبھی اس خاندان کی کسی تقریب میں شرکت کرتا تھا۔۔۔

وہ سائیڈ پر کھڑا فون سن رہا تھا۔۔۔جب باہر پولیس کا سائرن بجا تھا۔۔۔

اندر موجود سبھی لوگ پریشان ہوئے تھے۔۔۔ظفر یوسف زئی کے پوتے کی شادی میں پولیس کا آنا۔۔۔

پولیس گیٹ پر کھڑی تھی۔۔۔وہاں سب کے چہروں پر گھبراہٹ تھی۔۔۔سوائے ازمیر یوسف زئی کے۔۔۔

زوبیہ گھبرا کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"بھائی باہر پولیس آئی ہے۔۔۔"

زوبیہ نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔جب وہ اسے اپنے بازو کے حلقے میں کے لے گیا تھا۔۔۔

"پولیس ہماری محافظ ہے بیٹا۔۔۔ آنے دو پولیس کو۔۔۔ کسی اچھے کام کے لیے ہی آئی ہو گی۔۔۔۔"

ازمیر نے اسے تسلی دیتے انٹرنس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں سے اے ایس پی عفیرہ داور اپنے ساتھی اہلکاروں کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔۔ سب کی نظریں اس لیڈی پولیس آفیسر پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

وہ بہت زیادہ پیاری تھی۔۔۔۔ اس کے دودھیا گلابی ہاتھوں میں قانون کی چھڑی تھی۔۔۔

فل یونیفارم میں ملبوس وہ ظفر صاحب کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کے پوتے کا اریسٹ وارنٹ ہے ہمارے پاس۔۔۔۔ انہیں ابھی اور اسی وقت ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا۔۔۔"

اس پولیس آفیسر کی بات پر ظفر صاحب نے انتہائی غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"واہ کتنی ہمت ہے اس لڑکی مجھ۔۔۔۔"

ظفر صاحب کے سامنے وہ جس طرح سے نڈر انداز میں کھڑی تھی۔۔۔ عندلیب کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

ازمیر کی نظریں اس پولیس آفیسر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

جو وہاں کسی کی نہیں سن رہی تھی۔۔۔ اس کا یہی کہنا تھا کہ اس کے پاس اریسٹ وارنٹ تھے۔۔۔۔

ظفر صاحب کا چہرا اس وقت مارے بے عزتی کے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ انہوں نے ارباب کی جانب خفگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

جو خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے۔۔۔

سب گھر والے پریشان ہو رہے تھے۔۔۔ مگر ازمیر آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔ وہ وہاں ایسے ہی کھڑا تھا۔۔۔

عندلیب نے نگاہیں موڑ کر بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو ہمیشہ ان لوگوں کے معاملے میں خود کو ایسے ہی لاتعلق رکھتا تھا۔۔۔

عفیرہ کے اشارے پر پولیس اہلکار نے ارباب کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگادی تھی۔۔۔

مارے بے عزتی کے اس کا چہرا لال ہو رہا تھا۔۔۔ اتنے سارے مہمانوں کے بیچ میں سے اسے بنا وجہ بتائے لے جایا جا رہا تھا۔۔ اس نے عفیرہ کو سخت نتائج کی دھمکی دی تھی۔۔۔

جبکہ ماہین وہاں کھڑی اپنے شوہر سے زیادہ نگاہیں ازمیر پر گاڑھے ہوئے تھی۔ جس نے دوبارہ ایک بار بھی مڑ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

ارباب کو وہاں سے لے جایا گیا تھا۔۔۔

"یہ تم نے کیا ہے نا۔۔۔؟"

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔جب اس کے پیچھے جاتے

ماہین نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"کیا مطلب؟؟؟؟"

ازمیر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ دلہن بنی اس

کے سامنے کھڑی اس کی توجہ پانے کی منتظر تھی۔۔۔

"ارباب کو تم نے اریسٹ کروایا ہے نا۔۔میں جانتی تھی تم مجھے اس کے ساتھ نہیں دیکھ سکو گے۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔جس دن سے تم سے تعلق توڑا ہے۔۔۔ایک پل سکون سے نہیں گزار پائی۔۔۔پلیز معاف کر دو مجھے۔۔

میں جانتی ہوں تم اب بھی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔"

ماہین اس وقت ہر لحاظ بھلائے اس کے بہت قریب ہوتی اس کے چوڑے سینے پر اپنی ہتھیلیاں جما گئی تھی۔۔۔

ازمیر نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم اب کسی کی بیوی ہو۔۔۔؟؟"

وہ اس لڑکی کے ایک دم سے بدلتے انداز دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں اس سے طلاق لے لوں گی۔۔۔"

ماہین نے فوراً سے کہا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے طلاق لو۔۔ پھر میرے پاس آنا۔۔۔"

ازمیر نے اپنے سینے پر رکھے اس کے ہاتھوں کو دور نہیں جھٹکا تھا۔۔ جو بات اسے حوصلہ دے گئی تھی۔۔۔

"میں جانتی تھی۔۔۔ تم مجھے نہیں بھول سکتے۔۔۔"

اس کی بات سن کر ماہین کو حوصلہ ہوا تھا۔۔ وہ اس کے مزید قریب سرک آئی تھی۔۔۔

تبسم بیگم نے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

ان سمیت وہاں موجود سبھی لوگوں کے چہروں پر ماہین کے لیے ناگواری کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔

"بابا یہ یہاں آتا ہی کیوں ہے۔۔۔ ہماری زندگیوں میں زہر بھرنے۔۔ نفرت کرتا ہے یہ ہم سے۔۔ برباد کرنا چاہتا ہے ہمیں۔۔ انجانے میں جو غلطی ہوئی ہے ہم سے۔۔۔ اس پر۔۔۔"

آصف صاحب نے مڑ کا باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ایک جانب کھڑے خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

"انجانے میں۔۔۔۔؟؟"

ان کے مقابل آن کھڑا ہوتا وہ ہنسا تھا۔۔۔

"آپ کی غلطی انجانے میں کی جانے والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔اور یہ گھر میرا ابھی ہے۔۔میرے باپ کا حصہ ہے اس میں۔۔میں جب چاہوں یہاں آسکتا ہوں۔۔۔اور آپ نے جو کیا ہے نا

آصف صاحب اس کی سزا تو آپ کو ساری زندگی بھگتنی پڑے گی۔۔

اسی دولت اور گھر کے لیے وہ سب کیا تھا نا۔۔۔وعدہ کرتا ہوں کچھ بھی نہیں رہنے دوں گا آپ کے پاس۔۔اور آپ کی جو یہ بیٹی ہے۔۔۔لگام ڈال کر رکھیں اسے۔۔۔کبھی ایک مرد چاہیے ہوتا ہے سے اور کبھی دوسرا۔۔۔

نکاح ہوا ہے ارباب سے اس کا۔۔۔بیوی ہے اب یہ اسکی۔۔ دوسروں سے نفرت اور حسد کرنے سے اگر فرصت ملتی تو پتا ہوتا کہ بیٹی کی تربیت کیسے کی جاتی ہے۔۔

اور تم۔۔۔پہلے جو میرے ساتھ کیا تھا وہی اب ارباب کے ساتھ کر رہی ہو۔۔۔اگر اس کے دل میں بھی تمہارے لیے ویسی ہی نفرت آن ٹھہری جو میرے دل میں ہے تو پھر کہیں کی نہیں رہو گی۔۔۔"

وہ جب بولنے پر آیا تھا تو ان سب کی بولتی بند کر گیا تھا۔۔ظفر صاحب خاموشی سے ایک جانب کھڑے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔شدت سے انہیں کسی کی یاد آئی تھی۔۔۔

آنکھوں کے کنارے پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔

بظاہر اس سے لاتعلق بنے کھڑے دل ہی دل میں اس کی سلامتی کی دعا کر گئے تھے۔۔۔

"ازمیر۔۔۔۔تم آج رک جاؤ کل چلے جانا۔۔۔"

وہ واپسی کے لیے مڑنے لگا تھا۔۔۔جب تبسم بیگم نے اس کا بازو پکڑتے اسے روک دیا تھا۔۔۔ان کی خفگی بھری نگاہوں وہاں سے واپس پلٹتے آصف صاحب پر تھیں۔۔

اپنے بھائی کو قبر میں اتارنے کے بعد بھی اس شخص کا لالچ ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

ان سب کو اکثر اس بات کا ڈر لگتا تھا کہ ازمیر نے اس شخص کو اب تک کیسے کوئی نہیں دی تھی۔۔ ایسا کیا تھا جو اس روکے ہوئے تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کا دوسرا پہر چل رہا تھا۔۔۔ طوفانی بارش تاریکی میں بہت خوفناک منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

بارش کا ہر قطرہ جیسے زمین سے کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن شور اتنا تھا کوئی سن نہیں سکتا تھا۔۔

ایک سیاہ کار اندھیرے میں بغیر ہیڈ لائٹس کے، چپ چاپ ایک پرانی گودام کے قریب رکی۔

اسی خاموشی کے ساتھ اس گاڑی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

جس سے برآمد ہوتا شخص اسی تاریکی کا ایک حصہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

لمبا، چوڑا دراز قد۔۔۔ کسرتی وجود اور نقاب سے ڈھکا چہرا۔۔۔

شہر کا سب سے خطرناک اور منظم ٹارگٹ کلر جس کا نام کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ مگر اس کے خیال سے بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے لوگ تھر تھر کانپتے تھے۔۔۔

وہ کب کس کا خاتمہ کر دے۔۔۔ کب اس کی چلائی گولی دنیا سے رخصت ہونے کا سبب بن جائے۔۔۔

اس دہشت سے بہت سارے لوگوں کی نیندیں اڑ چکی تھیں۔۔۔

لیکن وہ صرف قاتل نہیں تھا۔۔۔

وہ ایک خاموش فلاسفر تھا۔۔۔۔

جسے قتل کرنے سے زیادہ کہانی سنانا آتا تھا۔۔۔ بند زبان میں۔۔۔

گودام کے اندر سیاستدان ندیم قریشی ایک خفیہ ڈیل کے لیے

موجود تھا۔۔۔

اس کے محافظ چوکس مگر بے خبر تھے۔۔۔ کہ موت سائے میں

لپٹی کھڑی ہے۔۔۔

اس ٹارگٹ کلر نے دور سے اسنائپر رائفل سنبھالی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کی گرفت رائفل پر بہت مضبوط تھی۔۔

دل میں نہ خوف تھا۔۔۔نہ زندگی ختم کرتے ہاتھوں میں لرزاہٹ تھی۔۔۔

یہ گولی صرف جرم کو نہیں مارتی تھی بلکہ پورے نظام کو زخم دیتی تھی۔۔۔

صرف ایک گولی چلی تھی۔۔۔

ندیم قریشی کا جسم لڑکھڑایا تھا۔۔۔اور پھر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

کراچی پولیس کی خفیہ انویسٹیگیشن وِنگ کی آفیسر اے ایس پی عفیرہ داور ایک بہت اہم کیس پر کام کر رہی تھی۔

اسی لمحے اس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون بجا تھا۔

دوسری جانب سے جو خبر سنائی گئی تھی۔۔۔وہ ان تھکن زدہ تیکھے حسین نقوش کی سرخی بڑھا گئی تھی۔۔۔

"ٹارگٹ کلنگ ہو گئی۔۔ندیم قریشی ہلاک ہو گیا ہے اور ایک بار پھر قاتل فرار ہو چکا ہے۔۔۔"

عفیرہ نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔

"پھر وہی سائیلنٹ کلر۔۔۔"

جسے وہ فائلوں میں "خانزادہ" کے نام سے جانتی تھی۔۔۔۔ مگر اب تک کبھی دیکھ نہ پائی۔۔۔

وہ ایسے ہی آتا تھا۔۔۔ موت کا خاموش سایہ بن کر وار کر کے چلا جاتا تھا۔۔

آج تک اس کی پرچھائی کو بھی کوئی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

عفیرہ اپنی ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچی تھی۔۔

لاش۔۔۔ رائفل کی ایک گولی۔۔ اور دور خالی چھت پر کچھ قدموں کے نشان تھے۔۔۔ ہر بار کی طرح وہ ایسے ثبوت چھوڑ کر

گیا تھا جو ہمیشہ انہیں فایدہ پہنچانے کے بجائے مزید الجھا کر رکھ دیتے تھے۔۔۔

"یہ وہی ہے۔۔۔۔بے آواز آکر اپنا پیغام چھوڑ دے گا۔۔۔جب تک یہ پکڑا نہیں جاتا۔۔ایسے ہی سب کو مارتا رہے گا۔۔۔کیا کروں۔۔۔کیسے سراغ لگاؤں اس کا۔۔کون ہو تم؟؟؟کیا مقصد ہے تمہارا۔۔۔سامنے کیوں نہیں آجاتے۔۔۔"

عفیرہ نے زیر لب بڑبڑاتے کہا تھا۔۔۔اور وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"السلام وعلیکم ناظرین۔۔ ہم آپ کو بتاتے چلیں۔۔۔ ابھی ابھی ایک بہت بڑی خبر ملی ہے۔۔۔ ملک کے ہر دل عزیز اور نامور سیاستدان اور پاکستان پبلک پارٹی کے چیئرمین وجدان شاہ کو قاتلانہ حملے کی سنگین دھمکی دی گئی ہے۔۔۔

یہ دھمکی کس کی طرف سے دی گئی ہے۔۔۔ کون ہے جو وجدان شاہ کو مارنے کے لیے ایسے اقدامات کر رہا ہے۔۔۔ ابھی تک اس بارے میں کسی کو کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔۔۔۔ لیکن اب تک جو غیر مصدقہ اطلاعات ہم حاصل کر پائے ہیں اس کے مطابق یہ

وہی ٹارگٹ کلر ہے۔۔ جو اس سے پہلے بھی کئی قتل کر چکا

ہے۔۔۔

ابھی تک اس کے بارے میں نہ تو کوئی سراغ ملا ہے اور نہ ہی اس

کی شناخت ہو پائی ہے۔۔۔۔ وہ کون ہے۔۔۔ کہاں سے آتا ہے

کیا دشمنی ہے اس کی۔۔۔ اب تک کئی قتل کر چکا ہے۔۔۔ مگر

ہمارے ادارے اس کا سراغ لگا پانے میں ناکام رہے ہیں۔۔۔

مزید معلومات کے لیے ہمارے ساتھ جڑے رہے۔۔۔ بہت جلد

حاضر ہونگے نئ خبر کے ساتھ۔۔۔"

ٹی وی سکرین پر بیٹھی نیوز کاسٹر زور و شور سے خبر دے رہی تھی۔۔۔

جو سنتے اس وقت وہاں آئی جی صاحب کی ارجنٹ بلائی گئی میٹنگ میں بیٹھے تمام آفیسرز ساکت بیٹھے تھے۔۔۔

وہ یہ خبر اس سے پہلے سن چکے تھے۔۔۔ مگر یہ خبر اس طرح سے نیوز پر عام کر دی جائے گی۔۔۔

انہیں اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ یہ خبر وجدان شاہ کی جانب سے لیک نہیں کی گئی تھی۔۔۔ اس کے پیچھے انہیں کا ہاتھ

تھا جو یہ دھمکی دلوا کر وجدان شاہ کو ان کی سیاسی سرگرمیوں سے روکنا چاہتے تھے۔۔۔

وجدان شاہ کا شمار اس وقت کے کامیاب ترین سیاسی لیڈرز میں ہوتا تھا۔

ایسے وقت میں ان کو سرعام قتل کر دینے کی دھمکی ملنا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے بہت ہی زیادہ تشویش کی بات تھی۔۔۔

پولیس محکمہ کے اوپری حلقے میں اس وقت ہلچل مچی ہوئی
تھی۔۔۔

ایک شخص جس کی شناخت سے بھی کوئی واقف نہیں تھا۔۔۔اس
کی جانب سے دی گئی ایک دھمکی نے سب کو ہی تشویش کا شکار
کر دیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ صرف دھمکی نہیں دیتا تھا۔۔۔

جو بھی کہتا تھا وہ کر کے دکھاتا تھا۔۔۔

وہ ایک موسٹ وانٹڈ ٹارگٹ کلر تھا۔۔۔جس نے پچھلے کئی
مہینوں سے ایسی ہی تباہی مچا رکھی تھی۔۔۔

وہ کبھی خاموشی سے آتا تھا تو کبھی رش میں آتا تھا۔۔۔

کبھی بتا کر مارتا تھا اور کبھی بچنے کی مہلت بھی نہیں دیتا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ ایک ہی گولی چلاتا تھا۔۔۔ اور اگلے کا کام تمام کر دیا دیتا تھا۔۔۔

ایک ایسی ہی دھمکی دے کر ایک ڈی آئی جی کو اس کی بھری نفری کے بیچ سر پر گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔۔۔

مگر وہ صرف ایک پولیس آفیسر تھا۔۔۔اب کی بار دھمکی جسے ملی تھی وہ کوئی عام پولیس آفیسر نہیں بلکہ دنیا میں جانا جانے والا ایک بہت بڑا سیاسی لیڈر تھا۔۔۔

کچھ دن پہلے ہی اس نے ایک سیاسی ندیم قریشی کا قتل کیا تھا۔جو غیر سرکاری سرگرمیوں میں ملوث تھا۔۔۔

مگر اس بار اس نے جس کا نام لیا تھا اس سیاستدان کی ریپوٹیشن بہت اچھی تھی۔۔۔اس میں بظاہر ایسی کوئی خرابی نہیں تھی۔۔۔

ٹی وی چینل میوٹ کرتے آئی جی رفیق نے وجدان شاہ کے

اسسٹنٹ کو کال ملائی تھی۔۔۔

وہ کوشش کر رہے تھے کہ وجدان شاہ آج اپنے گھر میں رکھی

جانے والی اپنے بیٹے کی ریسپشن پارٹی ملتوی کر دیں۔۔۔ یا اسے

اپنے گھر والوں کے بیچ چھوٹے پیمانے پر کریں۔۔۔

مگر وجدان شاہ کوئی بھی بات ماننے کو تیار نہیں تھے۔۔۔ ان کا یہی

کہنا تھا کہ وہ اگر چھپ کر گھر بیٹھ جائیں گے تو اپنی عوام کو کیا منہ

دکھائیں گے۔۔۔

ان کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ وہ یہ پارٹی کسی بھی قیمت پر ملتوی نہیں کریں گے۔۔

انہیں مکمل سیکورٹی دی جائے۔۔۔

"سر ہم آپ کی حفاظت اور تحفظ کے لیے ہی تو بیٹھے ہیں۔۔۔ مگر آپ ہماری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔۔ آپ کو قتل کرنے کے لیے نجانے کتنی دھمکایا مل چکی ہیں۔۔ میں نہیں چاہتا آپ ڈر کر بیٹھ جائیں۔۔

مگر اس وقت جو حالات ہیں۔۔ آپ کو تھوڑی بہت احتیاط برتنا
ہو گی۔۔"

ڈی آئی جی صاحب اپنی پوری کوشش کر رہے تھے۔۔ کہ وہ کسی
طرح فلحال انہیں روک لیں۔۔۔

جس انسان نے یہ دھمکی دی تھی۔ اس کی دھمکی کبھی خالی نہیں
گئی تھی۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا ڈی آئی جی صاحب۔۔۔ آپ اگر میری سیکورٹی کر پانے میں ناکام ہو رہے ہیں۔۔ تو بتا دیں مجھے۔۔۔میں اوپر بات کر لیتا ہوں۔۔۔"

وجدان شاہ کا غصے سے برا حال تھا۔ بات اب ان کی عزت اور غیرت پر آچکی تھی۔۔۔

ایسے کیسے کوئی بھی ان کو دھمکی دے سکتا تھا۔۔۔۔وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ انسان کون تھا۔۔۔

ایک ٹارگٹ کلر ان کو دھمکی کیوں دے رہا تھا۔۔ ان کے کونسے حریف نے اسے ایسا کرنے کو کہا تھا۔۔۔

ان کے غصے سے بپھرے انداز کو دیکھتے ڈی آئی جی صاحب نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کال کاٹ دی تھی۔۔ ان پولیس آفیسرز کی ان سیاسیوں کے سامنے کیا اوقات تھی۔۔

اس وقت ان کا چہرا بتا رہا تھا۔۔۔۔

ان کی اتنی کوششوں کے بعد بھی ان کی بات نہیں مانی جا رہی تھی۔۔ اور اگر آج رات کی پارٹی میں ایک بھی گولی چل جاتی تو ڈی آئی جی صاحب کی وردی سب سے پہلے اترنی تھی۔۔۔

کہ وہ ٹھیک سے سیکیورٹی نہیں دے پائے۔۔۔

ان کے سامنے بیٹھے ان کے ماتحت آفیسرز ان کی جانب سے ملنے والے حکم کے منتظر تھے۔۔

"آج کے رات آپ سب کو ہر طرح سے چوکنا رہنا ہو گا۔۔ کسی بھی طرح کی غلطی اور غفلت کی گنجائش ہی نہیں نکل سکتی

تھی۔۔۔ آپ تینوں آفیسر ز اپنی اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں موجود ہونگے۔۔۔

انہوں نے پولیس فورس کے اسپیشل کرائم ونگ کے خاص افسران کو بلوایا تھا۔۔۔

جن میں سر فہرست ایس پی ارحم جاوید اور اے اے ایس پی عفیرہ داور شامل تھی۔۔۔۔

ساتھ ہی انہوں نے اپنے ماتحت اے ایس پی عالیان کو بھی شامل کیا تھا۔۔۔

ایس پی ارحم آپ انٹرنس پر سیکیورٹی کا مکمل چیک اینڈ بیلنس رکھیں گے، وہاں آنے والے ہر شخص کی مکمل چیکنگ ہو گی۔۔۔ کوئی بھی بنا انویٹیشن کارڈ اور مکمل چیکنگ کے اندر نہ جا پائے۔۔۔

اس کے بعد باقی سب مہمانوں کی فل ٹائم نگرانی اور ان کی ہر نقل و حرکت پر نظر رکھنے کی ڈیوٹی اے ایس پی عالیان آپ کی ہو گی۔۔ زرا سی بھی مشکوک حرکت پر آپ نے کسی بھی مہمان کو زرا سا بھی مارجن نہیں دینا۔۔ یہ معاملہ بہت حساس ہے۔۔۔

وجدان شاہ اور ان کی فیملی ممبر کو زرا سی خراش بھی نہیں آنی

چاہیے۔۔

سب سے اہم اور بہت حساس ڈیوٹی آپ کی ہو گی اے اے ایس

پی عفیرہ۔۔۔۔ آپ کو وجدان شاہ کے فیملی ممبرز کی نگرانی کرنی

ہو گی۔۔کوشش کریں ان سب کو ایک جگہ پر ہی رکھیں۔۔

پارٹی شروع ہونے کے بعد بھی آپ کو ان کے آس پاس رہنا

ہو گا۔۔۔"

اگر خدا ان بخواستہ کسی بھی طرف سے انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔۔ تو آپ کے پاس آن کے لیے فوری طبعی امداد اور ایک ڈاکٹر پورا وقت تیار ہونا ضروری ہے۔۔۔"

ڈی آئی جی رفیق نے اپنے سامنے بیٹھے تینوں آفیسر ز کو ان کی ڈیوٹیز سمجھادی تھیں۔۔

جن میں دو میل اور ایک فی میل آفیسر ز تھے۔۔۔

ایس پی ارحم نے ان دونوں کو لیڈ کرنا تھا۔۔۔ جو ان کا سینئر تھا۔۔۔

اے اے ایس پی عفیرہ نے بہت کم وقت میں اپنا ایسا نام بنایا تھا کہ اس وقت سامنے بیٹھے ڈی آئی جی صاحب کو ان تینوں میں سے سب سے زیادہ بھروسہ اسی پر تھا۔۔۔اسی خاطر اسے سب سے اہم ڈیوٹی سونپی تھی۔۔۔

وہ اتنی ایماندار اور فرض شناس تھی کہ اس کے آفیسر ز اس پر آنکھیں بند کرکے یقین کرتے تھے۔۔

یہ بہت سنگین معاملہ تھا۔۔۔ جس کی فل ٹائم نگرانی وہ بھی سی سی ٹی وی فوٹیج اور ڈرون سے کرنے والے تھے۔۔۔انہوں نے اپنی تیاری مکمل کرلی تھی۔۔

اس عزم کے ساتھ کہ وہ اندر گھسنے والے اس ٹارگٹ کلر کو آج پر حال میں پکڑ کر رہیں گے۔۔۔

جس نے پچھلے اتنے وقت سے اس حلقے میں ایک خوف وہراس پیدا کر رکھا تھا۔۔۔

وہ تینوں ڈی آئی جی سر کو سیلوٹ کرتے وہاں سے نکل آئے تھے۔

"ویسے یہ اچھا ہے۔۔ یہ سیاسی اپنی سیاست چمکانے کے لیے کچھ بھی کرتے رہیں اور پھر جب ان کو جان کے لالے پڑ جائیں تو گردنیں ہماری مشکل میں آجاتی ہیں۔۔۔

ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے۔۔ لیکن اگر کہیں سے زرا سی بھی غلطی ہو گئی تھی۔۔۔ تو ان لوگوں نے ہمارے منہ کو آجانا ہے۔۔۔"

ڈی آئی جی صاحب کے آفس سے نکلتے ہی اے اے ایس پی عالیان کافی خفگی بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

اس کی جھنجھلاہٹ پر ایس پی ارحم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ جبکہ اے ایس پی عفیرہ سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ خاموشی سے ان کے ساتھ چل رہی تھی۔۔

اس کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔

وہ آج ہر حال میں اس شخص تک پہنچنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ تم نے اس شخص کو کچھ زیادہ ہی اپنے حواسوں پر سوار کر لیا ہے۔۔۔ مجھے جلن ہو رہی ہے آفیسر۔۔

کاش کے تم اتنا میرے بارے میں سوچتی۔۔۔ ایسا مت کروا لڑکی۔۔ بہت جلد وہ پکڑا جائے گا اور مارا بھی جائے گا۔۔۔

ہم دونوں مل کر کسی کیس میں ہاتھ ڈالیں اور ناکام رہیں ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔"

ایس پی ارحم نے اس کے برابر آن بیٹھتے گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔ ان کی ڈیوٹی آج کل اتنی ٹف ہوگئی تھی کہ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے صرف اتنا ہی ٹائم ملتا تھا۔۔

اس لیے ایس پی ارحم نے کبھی اس ٹائم کو ضائع نہیں جانے دیا

تھا۔۔۔

ایس پی ارحم ان کے ڈپارٹمنٹ کے سینئر آفیسر ڈی آئی جی جاوید

کا بیٹا اور عفیرہ کا منگیتر تھا۔۔۔

جس سے اس کی منگنی دو سال پہلے اپنی پسند اور بڑوں کی فیصلے کے

تحت ہوئی تھی۔۔۔ڈی آئی جی صاحب اسے بالکل اپنی سگی

بیٹیوں کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔

ارحم اگر ایک دن بھی اسے نہ دیکھتا تھا تو اس کا گزارہ نہیں ہوتا تھا۔۔۔ان دونوں عفیرہ جس کیس میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس نے بالکل اپنی دماغ پر سوار کر لیا تھا۔۔

یہ بہت حساس معاملہ تھا۔۔۔۔وہ شخص بہت سارے قتل کر چکا تھا۔۔مگر ابھی تک اس کی پکڑ نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔

اس کے بارے میں کسی کو کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

"اگر اس بار بھی وہ اپنی مقصد میں کامیاب ہو کر لوٹ گیا تو ہم کیا کریں گے۔۔۔"

اس نے تشویش بھری نگاہوں سے ارحم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں ہو گا ایسا۔۔ ہمارے ساتھ بہت بھاری نفری ہے۔۔۔ آج تک اس نے جہاں بھی ایسی کوئی واردات کی ہے۔۔ ہم وہاں موجود نہیں تھے۔۔ مگر اب کی بار ایسا نہیں ہے۔۔ وہ زندہ واپس نہیں لوٹ پائے گا۔

یقین رکھو۔۔۔"

ارحم نے گاڑی ڈرائیو کرتے اس کے ہاتھ پر دھیرے سے اپنا ہاتھ رکھتے اسے حوصلہ دیا تھا۔۔

جس پر وہ پر عزم ہوتی ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

گاڑیاں تیز رفتاری سے چلتیں وجدان شاہ کے عالیشان بنگلے کے سامنے جا رکی تھیں۔۔۔ جہاں پہلے ہی بہت فاصلے پر ناکہ بندی کی گئی تھی۔۔۔

اردگرد کی تمام عمارتوں کی بھی نگرانی کی جا رہی تھی۔۔۔

کہ کہیں سے بھی کوئی مشکوک حرکت نہ کی جا سکے۔۔۔

ایس پی ارحم باہر ہی رک گیا تھا۔۔۔ اس نے تمام اہلکاروں کو ان کی پوزیشن دے دی تھی۔۔۔

وجدان شاہ کے بنگلے کو باہر سے مکمل طور پر انہوں نے گھیر لیا تھا۔۔۔ کسی کا بھی اندر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

عفیرہ گاڑی سے اترتے اپنی ٹیم کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر میں مہمانوں نے آنا شروع کر دینا تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ ایک بار اندر کے انتظامات دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اندر آتے ہی اسے وہاں جگہ جگہ وجدان شاہ کے گارڈز کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔ اسے اس کی ٹیم کے ساتھ اندر آتا دیکھ ان میں سے دو لوگ آگے بڑھتے اس کا راستہ روک گئے تھے۔۔

"میم سر کا کہنا ہے آپ اکیلے اندر جائیں۔۔۔"

گارڈز کی بات پر عفیرہ نے پلٹ کر اپنی ٹیم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جن سب پر اسے پورا بھروسہ تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ ایسی کوئی بحث نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اندر کا ماحول باہر سے کہیں زیادہ شاندار تھا۔۔۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی اور ہی دنیا میں آ گئی ہو۔۔

اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کیے، فل یونیفارم اور سر پر کیپ پہنے وہ اس وقت بے پناہ پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔ اسکا چہرا میک اپ کی لوازمات سے بالکل پاک تھا۔۔۔

گلابی ہونٹ اور گداز دودھیا چہرا۔۔۔ وہ اپنی گھنیری سایہ دار پلکوں کو اٹھائے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔

گارڈ اسے لیے ایک کمرے کے سامنے آن رکا تھا۔۔۔

"سر اندر ہیں۔۔۔ آپ جا سکتی ہیں۔۔۔"

گارڈ کی بات پر وہ سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔ ان آفیسر ز کو ان سیاست دانوں کے سامنے نوکروں کی طرح ہی ٹریٹ کیا جاتا تھا۔۔۔ جیسے وہ انہیں کے خریدے گئے غلام ہوں۔۔۔

"آئیں اے ایس پی صاحبہ تشریف رکھیں۔۔۔"

اس کے اندر داخل ہو کر سلام کرنے پر سامنے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سنگھار پیتے وجدان شاہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ وہ خود اس وقت اپنی نائٹ گاؤن میں ملبوس تھے۔۔

ان کے دائیں جانب صوفے پر بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس شخص پوری چمک دمک اور تیاری کے ساتھ بیٹھا اس وقت فرصت سے اس کا معائنہ کرنے میں مصروف تھا۔۔

اے ایس پی عفیرہ کو ایک سال ہو چکا تھا اس فیلڈ میں کام کرتے ہوئے۔۔ اس نے ایسی بہت ساری سچویشنز دیکھی تھیں۔۔۔

اس کے لیے یہ گھورتی وجود میں اترتی نگاہیں برداشت کرنا کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔ وہ اس شخص کو مکمل اگنور کرتی اس وقت وجدان شاہ سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جن کا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ انہیں ملی دھمکیوں پر کس قدر خوفزدہ
تھے۔۔۔ان کے چہرے کی رنگت مکمل طور پر آڑی ہوئی
تھی۔۔۔

"سر ہم آپ کو مکمل سیکیورٹی مہیا کریں گے۔۔۔ہمارے نزدیک
آپ جیسے قیمتی شہریوں کی جان بچانے سب سے اہم فریضہ
ہے۔۔۔مگر اس کے لیے آپ کو بھی ہمارے ساتھ مکمل کاپریٹ
کرنا ہوگا۔۔۔"

وجدان شاہ کے بیٹے کی نظروں کو مکمل نظر انداز کرتے وہ وجدان شاہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔ جو اس وقت فون پر مصروف اس کی بات کو سیریس ہی نہیں لے رہے تھے۔۔

اے ایس پی عفیرہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔

ان کا بیٹا نائل شاہ خاموش بیٹھا اس لڑکی کی جانب تکے گیا تھا۔۔ مسلسل اتنی دیر سے وہ اس کے چہرے سے نگاہیں ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر ناکام ٹھہرا تھا۔۔۔

آج اس کا ریسپشن تھا۔۔۔ اس نے پسند کی شادی کی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس لڑکی کے چہرے کی جانب دیکھتے وہ سب کچھ بھول چکا تھا۔۔۔

گھنیری سایہ دار پلکیں، بنا کسی میک اپ کے گلابی دہکتے پھولے گال، کٹاؤ دار گداز لب اور تراشیدہ حسین سراپا۔۔۔

وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔ آج تک پہلی نظر میں اسے کبھی کوئی اتنا اچھا نہیں لگا تھا جتنا یہ پولیس آفیسر اس کے اعصاب کو جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی۔۔۔

نائل شاہ نے پیشانی مسلتے باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس لڑکی کی بات کو سیریس ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

"اے ایس پی صاحبہ آپ کو مکمل اختیارات حاصل ہیں۔۔۔ آپ جو بھی چاہے سیکیورٹی میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔۔۔"

نائل نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی غرض سے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔ جس پر عفیرہ سر اثبات میں ہلاتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ وہ وجدان شاہ کی سچویشن سمجھ رہی تھی۔۔۔

اس وقت جب ان کو مارنے کی اس قدر خطرناک دھمکیاں دی گئی تھیں کہ مارے خوف وہراس کے ان سے کوئی بھی فیصلہ ٹھیک سے نہیں ہو پا رہا تھا۔۔

باہر آتے اس نے سیکیورٹی گارڈز کی تمام لوکیشنز چینج کر دی تھیں۔۔۔وجدان شاہ کے دو اہم ترین گارڈز اس نے ان کے دروازے کے باہر کھڑے کر دیئے تھے۔۔۔

باہر اب مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔نیوز چینل پر اس حوالے سے خبر سننے کی باوجود لوگوں کی بڑی تعداد وہاں شرکت

کر رہی تھی۔۔ جو بات ان سب کو کوفت میں مبتلا کر رہی

تھی۔۔۔

ان کو یہی لگا تھا کہ اس خوف کی وجہ سے لوگ کم آئیں گے۔۔۔

اور وہ آسانی سے نگرانی کریں گے۔۔۔۔

مگر یہاں تو حالات مزید سنگین ہونے کا خطرہ تھا۔۔

وہ گھر کی سیکورٹی چیک کرتی کوریڈور سے گزرتی آگے بڑھ رہی

تھی۔۔۔ جب اسے ایک کمرے سے کھلکھلاہٹ کی نسوانی آواز

آئی تھی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کس کی آواز ہے۔۔۔؟؟"

وہ اپنی جگہ رک گئی تھی۔۔۔گھر میں اتنی سیریس سچویشن تھی اور اس نے وجدان شاہ کی بیٹی کو کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔یقیناً یہ اسی کی آواز تھی۔۔

کسی خیال کے تحت اس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا۔۔۔

"اے ایس پی صاحبہ۔۔"

اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی وہاں آتی ملازمہ نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

"یہ کمرہ بی بی جی کا ہے۔۔۔ انہیں بالکل بھی نہیں پسند ان کی اجازت کے بغیر بنا ناک کیے کوئی بھی ان کے کمرے میں جائے۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔ اس گھر کے لوگ اسے ایسے ٹریٹ کر رہے تھے۔۔۔ جیسے وہ اس گھر کی ملازمہ ہو۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ پھر جاؤ تم ہی اجازت لے کر اندر۔۔۔ اور بولو اپنی بی بی سے کہ باہر آئیں۔۔۔ ان کے کمرے کی چیکنگ کرنی ہے۔۔۔"

وہ اپنی سیکورٹی ٹیم سے پورے گھر کو ایک بار کلیئر کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ باہر ہی رک گئی تھی۔۔۔ جب اس کے آرڈر پر ملازمہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میم پورے گھر کی سیکیورٹی کلیئرنس ہو چکی ہے۔۔ کوئی بھی مشکوک شے نہیں ملی۔۔۔سب کچھ انڈر کنٹرول ہے۔۔۔"

لیڈی کانسٹیبل منزہ نے اس کے پاس آتے کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اسے مزید ہدایت دیتی وہاں سے بھیج چکی تھی۔۔۔

"میڈم آپ اندر آجائیں۔۔۔"

ملازمہ نے دروازہ کھولتے اسے اندر آنے کو کہا تھا۔۔ جس پر وہ چہرے پر سرد تاثرات سجائے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اندر کا منظر دیکھتے ایک پل کے لیے اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔وجدان شاہ کی بیٹی کا حلیہ انتہائی نازیبا تھا۔۔ سلیوز لیس نائٹ میں ملبوس وہ آڑی ترچھی حالت میں بیڈ پر الٹی لیٹی فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔۔

اس کے اندر آنے پر اس نے مڑ کر ایک نظر عفیرہ پر ڈالی تھی۔۔ اور دوبارہ سے اپنے سر تکیہ پر رکھ گئ تھی۔۔۔

"آپ آج نہیں آئے تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔۔"

انتہائی رومانوی انداز میں کہا گیا تھا۔ جذبات میں ڈوبا بوجھل بھاری لہجہ۔۔۔

عفیرہ کو ایک پل کے لیے لگا تھا جیسے اس نے نشہ کیا ہوا ہو۔۔

عفیرہ کے تاثرات مزید سرد ہوئے تھے۔۔۔ اس نے لیڈیز اہلکار کو بلوا کر کمرے کی مکمل تلاشی لینے کو کہا تھا۔۔۔ جو حالت اس لڑکی کی تھی ابھی۔۔۔ وہ کسی مرد کو تو وہاں بلا ہی نہیں سکتی تھی۔ کمرے چیک کرنے کے بعد وہ باہر نکل آئی تھی۔۔۔ اس کا ارادہ اب باہر کے انتظامات دیکھنے کا تھا۔۔

وہ ابھی انٹرس پر کھڑی وہاں آئے مہمانوں پر گہری نگاہ رکھے ہوئے تھی جب اسے اپنے پیچھے آہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"سر آپ یہاں۔۔۔ آپ کو ابھی باہر نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"

نائل شاہ کو اپنی شاندار پرسنالٹی کے ساتھ اپنے پیچھے کھڑا دیکھ وہ اس کی جانب مڑی تھی۔۔

جو کچھ دیر پہلے کی طرح اس وقت بھی بہت غور سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اتنے خاص مشن کے لیے آپ کو بھیجا گیا ہے۔۔۔یقیناً کوئی خاص بات ہو گی آپ میں۔۔۔مجھے بہت اچھا لگتا ہے اپنے ملک کی خواتین کو یوں آگے نکلتا دیکھتے ہوئے۔۔۔لگتا ہے کافی مردوں کو ٹکر دے کر یہاں پہنچی ہیں آپ۔۔۔"

انتہائی عام سا لہجہ تھا۔۔

چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے وہ بہت ہی مہذب انداز میں اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کو وجدان شاہ اور ان کی بیٹی سے کہیں زیادہ سلجھا ہوا اور

مہذب انسان لگا تھا یہ۔۔۔

جسے دوسروں سے بات کرنے کی تمیز تھی۔۔

"ایمانداری اور لگن سے کام کیا جائے تو منزل ضرور ملتی

ہے۔۔۔"

اس نے بہت ہی فارمل انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔نائل شاہ اس

لڑکی کے ایٹی ٹیوڈ سے بہت متاثر ہوا تھا۔۔۔جو اس کے بات

کرنے پر بھی زیادہ فری نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"ابھی تک سب کچھ انڈر کنٹرول ہے۔۔۔ اللہ کرے آگے بھی سب ایسا ہی رہے۔۔۔"

اس کے قریب آنے پر اے ایس پی عالیان نے اسے مطلع کیا تھا۔۔

مگر عفیرہ کے چہرے پر ابھی بھی ایسا اطمینان نہیں تھا۔۔ اس کی نظریں چاروں جانب گردش کر رہی تھیں۔۔

آج تک اس نے اپنی ڈیوٹی بہت اچھے سے سرانجام دی تھی۔۔۔

مگر آج نجانے کیوں اس کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا الارم دے رہی تھی۔۔۔

"ہمیں پھر بھی ہر طرف نظر رکھنی ہوگی۔۔۔ کبھی بھی کچھ بھی ہوسکتا ہے۔۔۔"

وہ بات کر رہی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔۔۔

ایس پی ارحم کی کال دیکھ اس نے جلدی سے کال پک کی تھی۔

اسے یہی لگا تھا کہ شاید ارحم نے اسے کچھ ضروری بات بتانے کے لیے کال کی ہے۔۔۔

ارحم ابھی بھی باہر ہی تھا۔۔۔

"ہاں ارحم بولو۔۔۔سب خیریت ہے۔۔۔کوئی مشکوک حرکت نظر میں آئی تمہارے۔۔۔"

اس نے عجلت میں پوچھا تھا۔۔۔

جب دوسری جانب سے سنائی دیتے لہجے پر وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔

"مس یو سوچ۔۔۔"

بے قراری بھرے لہجے میں کہتا وہ عفیرہ کو تپا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"ارحم تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔۔۔ تم اس وقت آن ڈیوٹی ہو۔۔۔ اتنا اہم مشن دیا گیا ہے۔۔۔ یہ کیا بچکانہ حرکت ہے۔۔۔"

وہ اس پر غصے سے چیخ پڑی تھی۔۔۔

"ظالم لڑکی تمہارے ساتھ تو بندہ رومانس بھی نہیں کر سکتا۔۔۔

ابھی تک سب انڈر کنٹرول ہے۔۔۔وہ چھپ کر وار کرنے والا

بزدل اتنی بھاری نفری کے بیچ آنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔"

ایس پی ارحم نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔ مگر عفیرہ نے مزید بات

کیے بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

وہ ڈیوٹی کے دوران ایسی ہی ہوتی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ

اس کی جانب سے زرا سی بھی کوتاہی ہو۔۔۔

اس کا دھیان اندر آتے مہمانوں پر تھا۔۔ جن کی مکمل تلاشی
کر کے انہیں اندر لے جایا جا رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی جب اس کی نظر اندر داخل
ہوتے شخص پر پڑی تھی۔۔

آنکھوں پر سیاہ گلاسز لگائے لبوں میں سیگریٹ دبائے وہ گردن
گھما کر عمارت کی چاروں جانب دیکھا رہا تھا۔۔

عفیرہ نے ارحم کی دوبارہ آتی کال کاٹ دی تھی۔۔ اس کی نظریں
اب بھی اسی شخص پر فوکس تھیں۔۔

اے ایس پی عالیان نے اپنی نگرانی میں اس کی تلاشی کروائی تھی۔۔اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔۔

سوائے ایک والٹ کے۔۔۔جس میں اس کے پرسنل کارڈز

تھے۔۔۔

عفیرہ کچھ فاصلے پر کھڑی سینے پر دونوں بازو باندھے اس لمبے چوڑے شخص کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔سیاہ جینز کے اوپر اس کے سیاہ رنگ کا کورٹ پہن رکھا تھا۔۔۔کریم کلر کہ شرٹ پر عجیب سا بلیک نشان تھا۔۔

جو اس وقت کورٹ کے نیچے چھپا ہونے کی وجہ سے عفیرہ پورا دیکھ
نہیں پارہی تھی۔۔

اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں۔۔۔داڑھی بھی
اچھی خاصی بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

عفیرہ کی نظریں اس پر جم کر رہ گئی تھیں۔دراز قد اور کسرتی
سراپا۔۔۔

وہ وہاں کھڑے سبھی لوگوں میں سب سے زیادہ نمایاں لگ رہا
تھا۔۔

عفیرہ ایک جانب کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب سب پولیس والوں سے نگاہیں پھیرتے اس شخص نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ عفیرہ اب بھی بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی چیکنگ کے بعد وہ آگے بڑھا عفیرہ نے وہیں کھڑے دیکھنا چاہا تھا کہ وہ کہاں جاتا ہے۔۔۔

اسے گھر کے اندر کی جانب بڑھتا دیکھ عفیرہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔

"ایکسکیوز می سر۔۔۔ آپ اندر نہیں جاسکتے۔۔"

اس کے مقابل آتے عفیرہ نے اس کا رستہ روکا تھا۔ اس لڑکی کے اس انداز پر اس نے چہرا جھکا کر اسے پیر سے لے کر سر تک گھورا تھا۔

"اے ایس پی صاحبہ اندر جانے دیں۔۔۔ مجھے روکنا آپ کی اس وردی پر بھاری پڑ سکتا ہے۔۔۔"

بھاری گھمبیر سنسناتی ہوئی آواز تھی۔۔ اس نے اپنی آنکھوں سے گلاسز ابھی بھی نہیں اتاری تھیں۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟"

آبرو اچکاتے عفیرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔کیا یہ شخص سر عام اسے دھمکی دے رہا تھا۔۔۔

"ایک پولیس والی ہیں آپ۔۔۔کیا دھمکی سمجھ میں نہیں آتی آپ کو۔۔۔"

پھر سے سیگریٹ سلگھاتا وہ درمیانی فاصلہ ختم کرتا اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

عفیرہ ایک پل کے لیے اس کی یہ جرات دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"ایک پولیس آفیسر کو دھمکی دینے کا مطلب سمجھتے ہیں

آپ۔۔۔؟؟"

اس کی جانب دیکھتے عفیرہ نے اپنے غصے پر بہت مشکل سے قابو پایا

تھا۔۔۔ ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ ابھی اس انسان کو حوالات کے

پیچھے ڈال دے۔۔۔

اگر یہ وجدان شاہ کا گیسٹ نہ ہوتا تو وہ اب تک ایسا کر بھی چکی

ہوتی۔۔۔

"ہائے فصیح تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔۔؟"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی جب نائل شاہ اس کے قریب آتے اس سے بغل گیر ہوا تھا۔۔۔

"یہ لیڈی آفیسر مجھے یہاں روکی کھڑی ہیں۔۔۔ان کو لگتا ہے شاید میں یہاں وجدان انکل کو مارنے کے لیے آیا ہوں۔۔۔"

نائل سے ملتے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر عفیرہ کی نظریں اس پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

اتنی آسانی سے وہ اتنی بڑی بات بول گیا تھا۔۔۔

"یہ فیملی ممبر ہے اے ایس پی صاحب۔۔۔ آپ کو اس کے معاملے میں پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔"

نائل اس کا بازو پکڑے اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"عالیان مجھے یہ شخص بہت مشکوک لگ رہا ہے۔۔۔ ہمیں اسے اندر جانے سے روکنا ہو گا۔۔۔"

وہ تیزی سے عالیان کے پاس آئی تھی اس کی رائے لینے۔۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ عفیرہ۔۔۔ یہ بہت بڑے بزنس مین فصیح عالم ہیں۔۔ عنقریب وجدان شاہ کی بیٹی کی منگنی ہونے

والی ہیں ان سے۔۔۔ان پر ایسا شک کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔اور نہ ہم انہیں روک سکتے ہیں۔۔۔"

عالیان نے اسے سمجھایا تھا۔جو خود اس کی چیکنگ کیے جانب پر شرمندہ سا لگ رہا تھا۔۔

"پتا نہیں مگر مجھے سب ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔"

عفیرہ کی نظریں اندر داخل ہوتے نائل کے ساتھ چلتے اس شخص پر تھیں۔۔۔وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

باہر پارٹی کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔ سب مہمان آچکے تھے۔۔۔ گیٹ بند کر دیا گیا تھا۔۔

عفیرہ ان دونوں کے پیچھے آئی تھی۔۔ جہاں سامنے ہی وجدان شاہ کی بیٹی علینہ شاہ اپنے بوائے فرینڈ کو دیکھ خوشی سے چہکتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اور سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

پاس کھڑے اپنے بھائی کا بھی لحاظ نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔

اس کا حلیہ اس وقت پہلے سے بھی زیادہ نازیبا تھا۔۔ اسنے ریڈ کلر کی ہاف بلاؤز والی ساڑھی پہن رکھی تھی۔۔ شیفون کی بہت باریک ساڑھی تھی۔۔۔ بالکل انڈین سٹائل میں۔۔۔

اس کا پیٹ واضح دکھائی دے رہا تھا۔ جبکہ اس شخص کے ہاتھ علینہ کے جسم کے اس بے پردہ حصے پر ہی آن ٹھہرے تھے۔۔

عفیرہ کو مارے خفت کے نظریں پھیرنی پڑی تھیں۔۔۔ کوئی فون کال آجانے کی وجہ سے نائل وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔

عفیرہ مٹھیاں بھینچے یہ بے حیائی دیکھتی سرخ چہرے کے ساتھ وہیں کھڑی تھی۔۔۔اسے یہ شخص بہت مشکوک لگا تھا۔۔۔

اور اب وہ پورا وقت اسی کے آس پاس رہنے والی تھی۔۔۔مگر وہ جو حرکتیں کر رہا تھا وہ دیکھ عفیرہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ علینہ کے وجود کے گرد اپنے دونوں بازو حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

علینہ بھی اس کی گردن میں اپنی سیڈول بانہیں حمائل کرتی اس کے چہرے پر جھک چکی تھی۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔"

اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

وہ شخص اب علینہ کو اپنی بانہوں میں اٹھاتا اس کے بیڈ روم کی جانب جا چکا تھا۔۔۔

"میرے خدا کس قدر بے حیائی ہے یہاں۔۔۔؟ باپ بھائی کے ہوتے ہوئے یہ کسی غیر مرد کے ساتھ اس حالت میں اپنے کمرے میں جا رہی ہے۔۔۔"

عفیرہ کو اپنے کانوں سے دھوئیں نکلتے محسوس ہوئے تھے۔۔ اس کا شک اب اس شخص پر مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اسے ایسے اگنور کر رہے تھے جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ

ہو۔۔۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔ عفیرہ ابھی ان کے کمرے سے تھوڑے سے فاصلے پر تھے جب اسے سپیکر پر عالیان کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ کہاں پر ہیں آپ۔۔۔؟؟ وجدان شاہ کے کمرے کی جانب کسی کو جاتے دیکھا گیا ہے۔۔۔ جلدی سے وہاں پہنچیں۔۔۔"

عالیان کی بات سنتی وہ تیزی سے اپنی گن نکالتی اوپر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

ان کے دو اہلکار سی سی ٹی وی فوٹیج پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔

انہوں نے ہی بتایا تھا۔۔۔

وہ سیڑھیوں پر تھی۔۔۔جب اسے اوپر ایک ساتھ کئی گولیاں چلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

اوپر پہنچتے ہی اسے وہاں زمین پر گارڈز اوندھے منہ زمین پر پڑے نظر آئے تھے۔۔۔

خون اردگرد بکھرا ہوا تھا۔۔۔ان کے اوپر سے پھلانگتے عفیرہ بنا خوف کھائے اکیلی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

جب سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔وجدان شاہ خون میں لت پت اپنے بیڈ پر پڑے

تھے۔۔۔ان سے کچھ فاصلے پر ایک شخص ہاتھ میں گن اٹھائے

کھڑا تھا۔۔

اس کا رخ وجدان شاہ کی جانب ہی تھا۔۔۔ عفیرہ نے اس پر حملہ

کرنا چاہا تھا۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتی اس شخص نے بنا پلٹے الٹے ہاتھ

سے اس کے اوپر فائر کیا تھا۔۔۔۔ گولی سیدھے عفیرہ کے بازو پر

لگی تھی۔۔اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر گر گئی تھی۔۔

"کک کون ہو تم۔۔۔؟؟؟"

دد رسے بلبلاتی وہ چیخی تھی۔۔

اس کے پوچھنے پر وہ شخص اس کی جانب مڑا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے لائٹ آف ہوئی تھی۔۔ عفیرہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر اسے قدموں کی بھاری چاپ اپنے قریب آتے سنائی دی تھی۔۔۔

عفیرہ نے اپنے زخمی بازو کے درد کی شدت برداشت کرتے نیچے جھک کر اپنا پسٹل اٹھانا چاہا تھا۔۔۔جب اسی پل وہ شخص اس کے

بہت قریب آتا اسے بازو سے کھینچ کر اوپر اٹھاتا دیوار سے لگا گیا تھا۔۔

اس کا ہاتھ عفیرہ کے زخمی بازو پر تھا۔۔۔مارے درد کے اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی ہمت ہارے بغیر اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے کو چھوتے اس کے نقوش کی پہچان کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

اس کی اس حرکت پر مقابل کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی۔۔۔

عفیرہ کا ہاتھ اس کے پہلو میں آن گرا تھا۔۔۔ وہ اس سے زیادہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

وہ ایک مضبوط لڑکی تھی۔۔ مگر گولی لگنے اور اس شخص کے اسی زخم کو دبانے کی وجہ سے اس کی تکلیف کا احساس کئی گنا بڑھ چکا تھا۔۔

"اے ایس پی صاحبہ آپ کو بھٹکانا تو بہت آسان ہے۔۔۔ دوسروں کی پرائیویسی میں گھسنا بہت غلط حرکت ہے۔۔۔ مینرز کے خلاف۔۔۔ مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔"

اس کے قریب جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ شخص

عفیرہ کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

باہر اب دروازے پر وار کیے جا رہے تھے۔۔جو اس کے پیچھے

نجانے کیسے بند ہوا تھا۔۔اسے کھولنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔

"تم بچ نہیں پاؤ گے۔۔۔مارے جاؤ گے۔۔کیوں کر رہے ہو

ایسا۔۔۔"

عفیرہ نے بہت مشکل سے اپنا ہاتھ اس کے گریبان پر رکھتے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اس کی گداز ہتھیلی کا لمس مقابل کے فولادی سینے کے بائیں جانب ان ٹھہر اتھا۔۔۔

وہ شخص ایک پل کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔۔عفیرہ کی گہری سانسیں اور درد سے نکلتی کراہیں اسے بہت قریب سے سنائی دے رہی تھیں۔۔۔وہ ہولے سے جھکا تھا۔۔۔اور اس کی سانسوں کی دلفریب مہک کو محسوس کرتے اس وحشی کی آنکھوں میں ایک نرم تاثرات ابھر اتھا۔۔۔

شاید پہلی بار۔۔۔

اگلے ہی پل اسے اپنے بازو سے اس کی گرفت ہٹتے ہوئے محسوس

ہوئی تھی۔۔۔

عفیرہ کے گلابی لبوں سے مارے درد کے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔

"آئم سوری اے ایس پی۔۔۔ غلط وقت پر سامنے آگئی تم۔۔۔

مجھے اپنے کام میں کسی کی مداخلت پسند نہیں۔۔۔"

بہت ہی مدھم سرگوشی تھی۔۔ باہر کسی بھی وقت دروازہ ٹوٹ

سکتا تھا۔۔۔ اس کے ساتھی اسے واپس لوٹنے کا کہہ رہے

تھے۔۔۔

"خانزادہ باہر آؤ۔۔۔مارے جاؤ گے۔۔۔"

اس کی مائیکروفون سے قمر کی چیختی ہوئی آواز آئی تھی۔۔۔وہ اپنے کام میں بہت پھرتیلا تھا۔۔اس نے کبھی ایسی حرکت کبھی نہیں کی تھی۔۔۔

جیب سے رومال نکالتے اس نے عفیرہ کے بازو پر باندھا تھا۔۔۔

تاکہ خون رک سکے۔۔۔

ایک بار پھر سے اس اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کرتا وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

دل چاہ رہا تھا کہ اس لڑکی کو ساتھ اٹھا کر لے جائے۔۔۔ لیکن وہ کوئی عام لڑکی نہیں پولیس آفیسر تھی۔

وہ شخص اس سے دور ہوا تھا۔ عفیرہ نے آگے ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کے بازو سے اس قدر درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔ کہ اس کا سر بری طرح چکرانے لگا تھا۔۔۔

اس کا پیچھا کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر پھر سے لڑکھڑا کر وہیں گر گئی تھی۔۔۔

اس لمحے دروازہ کھلا تھا اور سب لوگ تیزی سے اندر داخل ہوئے تھے۔ عفیرہ کا سر بہت زور سے چکرایا تھا۔۔۔

وہ اوندھے منہ زمین بوس ہوئی تھی۔۔

"عفیرہ۔۔۔"

ایس پی ارحم تیزی سے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ جبکہ باقی سب تو وجدان شاہ کی حالت دیکھ اس وقت اپنا سر پیٹ رہے تھے۔۔

وجدان شاہ کو بہت بے دردی سے مارا گیا تھا۔

خون کی دھاڑیں بیڈ سے نیچے بہہ آئی تھیں۔۔۔

"بابا۔۔۔۔"

علینہ کی چیخ کی آواز پر عفیرہ نے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں علینہ کے ساتھ وہ شخص اب بھی کھڑا تھا۔۔۔

علینہ کو اپنی بانہوں میں سہارا دیئے کھڑا۔۔۔

اسی لمحے اس شخص نے بھی عفیرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں پر اب بھی گلاسز لگی ہوئی تھیں۔۔

عفیرہ نے اسے سر سے پیر تک دیکھا تھا اور اگلے ہی پل چاہنے کے باوجود اپنے حواسوں کو بیدار نہیں رکھ پائی تھی۔۔

وہاں میڈیا اور باقی فورسز بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔وہ اپنے مشن میں بری طرح ناکام رہے تھے۔۔

اے ایس پی عفیرہ کی زخمی حالت دیکھ لوگ اس کی بہت تعریف کر رہے تھے۔۔۔کہ اس اکیلی لڑکی نے اپنی جان پر کھیل کر وجدان شاہ کو بچانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

باہر لوگوں کی بہت بھیڑ جمع تھی۔۔۔ رینجرز اور آرمی کی دو گاڑیاں بھی پہنچ چکی تھیں۔۔۔

لوگ ایک بار پھر سے پولیس محکمے کو گالیاں دے رہے تھے کہ وہ اپنا کام کر پانے میں ناکام رہے تھے۔۔۔

وجدان شاہ کے مرنے کی تصدیق سوشل میڈیا پر ہو چکی تھی۔۔۔

شہر کا نظام بالکل خراب ہو چکا تھا۔۔۔

وہیں ایک شخص ایسا بھی تھا۔۔۔جو بہت سکون سے گاڑی ڈرائیو کرتا کانوں میں ہیڈ فون لگائے یہ خبریں سنتا لبوں پر پراسراریت بھری مسکراہٹ سجائے ہوئے تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔۔۔۔

اس کے بابا ایک پولیس آفیسر تھے۔۔۔اپنے خاندان کے ساتھ بہت خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے وہ۔۔۔

جب ان کی ہنستی مسکراتی خوشحال زندگی پر ایک تاریک سایہ آن ٹھہرا تھا۔۔ وہ جو اپنے بابا کو اپنا آئیڈیل مانتی تھی۔۔۔ ان پر کرپشن اور غداری کا ایک بہت بڑا الزام لگا تھا۔۔۔

پورا ایک سال ان کے خلاف کیس چلتا رہا تھا۔۔

ایک پوری جنگ لڑی گئی تھی۔۔ جس کے بعد اختتام وہی ہوا تھا جو سچ اور انصاف پر مبنی تھا۔۔

اس کے بابا داور۔۔۔ اس کیس میں مجرم ٹھہرے تھے۔۔۔

لوگوں کی نفرت اور زہریلے جملے برداشت نہ کرپاتے انہوں نے پولیس کسٹڈی کے دوران ہی خودکشی کرکے اپنے آپ کو ختم کردیا تھا۔۔

اس کے لیے گھر سے باہر نکلنا مشکل ہوگیا تھا۔۔۔اس نے بہت مشکل سے اپنی تعلیم مکمل کی تھی۔۔۔

ہاں اسے نفرت ہوگئی تھی اپنے باپ سے۔۔۔جو کبھی اس کے آئیڈیل ہوا کرتے تھے۔۔۔

اسے نفرت محسوس ہوتی تھی اپنے باپ کے اس گھناونے اقدام پر۔۔۔

جنہوں نے پیسوں کی خاطر اپنا ایمان بیچ دیا تھا۔

اس کی ماں شوہر کا دیا صدمہ برداشت نہ کرپاتے خالق حقیقی سے جاملی تھی۔۔۔

اس دن سے اس نے عہد کیا تھا کہ وہ ایک ایماندار اور فرض شناس پولیس آفیسر بنے گی۔۔۔اسے اکثر لوگوں سے سننے کو ملتا

تھا کہ ایک ایمان فروش اور غدار پولیس والے کی بیٹی کیسے
ایماندار ہو سکتی تھی۔۔۔

اسے اس کے ماموں مامی نے سنبھالا تھا۔۔

اس کے ماموں اکبر احمد اور مامی وحیدہ بیگم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی
تھی۔۔

عباد، حذیفہ اور ردا۔۔۔وہ تینوں اس سے چھوٹے تھے۔۔۔اور
بہن بھائیوں سے بڑھ کر تھے۔وہ بہت محبت کرتی تھی ان
سے۔۔۔

مگر اپنی آنکھوں کے سامنے اپنا گھرانہ تباہ ہوتے دیکھ ایک خالی پن سا تھا جو اس کے اندر رہ گیا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ تنہائی میں بیٹھ کر اپنے بابا سے شکوہ کرتی تھی کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔

پیسوں کی لالچ میں اپنا ایمان بیچ دیا تھا۔۔۔

اس کی ماں کا تعلق ایک امیر کبیر گھرانے سے تھا۔۔۔مگر اس نے کبھی اپنی ماما کو بابا سے ایسی کسی بھی خواہش کا اظہار کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ ان کے ساتھ بہت خوش تھیں۔۔۔

پھر کیوں اس کے بابا نے ایسا کیا تھا۔۔۔ یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا جواب اسے اب کبھی نہیں مل سکتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عفیرہ میری بچی۔۔۔۔"

اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں۔۔۔ اپنے ماموں مامی کو اپنے قریب پایا تھا۔۔۔ مگر اس پل وہ مسکرا نہ سکی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے وجدان شاہ کی خون میں لت پت ڈیڈ باڈی گھوم رہی تھی۔۔۔

کس بے دردی سے مارا گیا تھا انہیں۔۔۔اور وہ ایک محافظ کے طور پر ناکام ٹھہری تھی۔۔۔

اسے بھٹکانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔اور وہ بھٹک بھی گئی تھی۔۔

اگر وہ یہ غلطی نہ کرتی تو شاید آج وجدان شاہ ان کے بیچ زندہ ہوتے۔۔۔اس کا گلٹ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وحیدہ بیگم نے اسے بتایا تھا کہ سب لوگ اس کی تعریف کر رہے
تھے کہ اس نے ایک سچی اور ایماندار پولیس آفیسر ہونے کا فرض
نبھایا تھا۔۔

اپنی جان پر کھیل کر وجدان شاہ کو بچانے کی کوشش کی تھی۔

ایس پی ارحم بھی اپنی فیملی کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔ اس کے
چہرے پر تشویشناک تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

عفیرہ کو یک ٹک دیکھتا وہ ایک جانب کھڑا تھا۔۔۔ بولا کچھ نہیں
تھا۔۔۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میری بیٹی کو محفوظ رکھا۔۔۔"

وحیدہ بیگم نے اس کی جانب محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ افسردگی سے مسکرا دی تھی۔۔۔ اس کے بازو پر بینڈیج لگی ہوئی تھی۔۔ وہ اپنا بازو ہلا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

ٹی وی پر عجیب و غریب قسم کی خبریں دکھائی جا رہی تھیں۔۔۔ نائل شاہ اور علینہ شاہ کی باپ کی جنازے کے بعد کی ایک سرسری سی تصویر سامنے آئی تھی۔۔

علینہ کے ساتھ اب بھی اسی شخص کو کھڑا دیکھ عفیرہ کی نظریں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ۔۔ماموں۔۔۔ماموں یہ قاتل ہے وجدان سر کا۔۔۔یہ ان کی بیٹی کا بوائے فرینڈ۔۔۔اسی نے قتل کیا ہے وجدان سر کو۔۔۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر اکبر صاحب نے گھبرا کر بیٹھی کی جانب دیکھا تھا۔ اور لبوں پر ہاتھ رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"آپ نے اگر اس ٹارگٹ کلر کو دیکھا ہے یا آپ کے پاس اس کی کوئی شناخت ہے تو آپ کسی کو نہیں بتاؤ گی بیٹا۔۔۔ وہ بہت خطرناک ہیں۔۔۔ آپ ایسی دشمنیوں میں مت پڑو۔۔۔"

اکبر صاحب کی بات پر عفیرہ نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

ہمیشہ سے آگے بڑھنے اور ایمانداری سے کام کرنے کی تلقین کی تھی۔۔۔ اور اب خود ہی اسے منع کر رہے تھے۔۔۔

وہ ہاسپٹل کے بیڈ پر بے بسی سے لیٹی کچھ نہیں کر پارہی تھی۔

"انکل بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ تم ان معاملات میں آگے مت آؤ۔۔۔ بلاوجہ پھنس جاؤ گی۔۔۔ یہ جرائم پیشہ افراد عورت ذات کو تو مفت کا مال سمجھتے ہیں۔۔ تم پھنس جاؤں گی اور ہم سب کے لیے مصیبت بنے گی۔۔

عفیرہ میں یہ سب مزید برداشت نہیں کر سکتا۔۔ پولیس محکمے میں اور بھی بہت سارے لوگ ہیں مگر تم حد سے بڑھ رہی ہو۔۔"

ارحم نے بھی اس کی سرزنش کی تھی۔۔۔ جو بیڈ پر زخمی حالت میں لیٹی ایسے تڑپ رہی تھی جیسے اس کا کوئی اپنا مرا ہو۔۔۔

عفیرہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اسے ارحم کا یہ انداز ہرگز نہیں بھاتا تھا۔۔۔ جو اسے ہمیشہ ایک کمزور عورت کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔۔ وہ ہمیشہ اس کے کام کرنے کے خلاف رہا تھا۔۔۔

وہ محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔ عفیرہ نے اس سے منگنی ہی اسی شرط پر کی تھی کہ وہ اس کی جاب میں کوئی دخل اندازی نہیں کرے گا۔۔۔ مگر وہ ہر بار اسے ٹوکنے سے باز نہیں آتا تھا۔۔

عفیرہ نے بہت بار نوٹ کیا تھا کہ ارحم کو اس کا آگے نکلنا ہرگز برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ بہت اچھا اور سلجھا ہوا انسان تھا۔۔۔ مگر اسے مشرقی روایتی مردوں کی طرح عورت اپنے سے کمزور چاہیے تھی۔۔۔

جس کا نام اور مقام وہ اپنے سے اوپر نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ اس سے عمر میں بہت کم ہونے کے باوجود عفیرہ اپنی ذہانت اور محنت کی وجہ سے بہت اچھے عہدے پر فائز ہو چکی تھی۔۔۔

جس بات پر اکثر اس نے ارحم کو ایسے ہی ناگواریت کا اظہار کرتے دیکھا تھا۔۔۔ وہ باقی ہر معاملے میں اچھا تھا۔۔

اگر وہ ایک عام گھریلو لڑکی ہوتی تو شاید ارحم اس کے لیے سب سے بہترین شوہر ہوتا۔۔۔

لیکن اس پروفیشن کی وجہ سے ان کے رشتے پر بہت اثر پڑتا تھا۔۔۔

"کیوں نہ پڑوں ان معاملات میں۔۔۔ڈیوٹی ہے میری۔۔میں نے تمہیں کبھی روکا ہے کسی کام سے۔۔۔پھر تم کیوں روک رہے ہو مجھے۔۔۔"

عفیرہ پہلے ہی غصے میں تھی۔۔اسے ارحم کا ٹوکنا مزید غصہ دلا گیا تھا۔

"عفیرہ وہ مرد ہے اس کو دشمنی بڑھانا اور ایسے معاملات میں پڑنا زیب دیتا ہے۔۔ تم جانتی ہو ان دشمنیوں کا انجام کیا ہو سکتا ہے۔۔"

ارحم کی امی فوزیہ بیگم جو بہت خاموشی سے یہ سب سن رہی تھیں۔۔۔۔ارحم سے پہلے وہ بول اٹھی تھیں۔۔۔

عفیرہ درد سے نڈھال پڑی تھی۔۔۔ اوپر سے ان لوگوں کی باتوں نے اس کا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سخت بولتی جب وحیدہ بیگم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اسے کچھ بھی بولنے سے روک دیا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ بات بڑھے۔۔۔۔

ارحم غصے سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر بعد اس کے سینئر آفیسر زکچھ پولیس اہلکار کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

ان سب کو دیکھ کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر درد کے مارے ایسا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"آرام سے ریلیکس رہیں آپ۔۔۔"

ڈی آئی جی صاحب نے اسے لیٹے رہنے کی ہدایت کی تھی۔۔۔ ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کس ذہنی اذیت کا شکار تھے۔۔۔ کس قدر دباؤ ڈالا جا رہا تھا ان پر۔۔۔

"آئم ریلی سوری سر۔۔۔ آپ کا دیا ٹاسک مکمل نہیں کر پائی میں۔۔۔"

وہ شرمندگی سے بولی تھی۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ آپ نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہے۔۔ ہمیں فخر ہے آپ پر۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے اسے شاباشی دیتے بولے تھے۔۔۔ عفیرہ کے ماموں بھی وہیں موجود تھے۔۔۔

وہ جانتے تھے آئی جی صاحب وہاں جس مقصد سے آئے تھے۔۔ مگر وہ یہ بالکل بھی نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی کسی بڑے

خطرے میں پڑے۔۔۔جب وجدان شاہ کے اپنے ہی گھر میں

غدار پائے جا رہے تھے۔۔

"کیا آپ نے اس شخص کا چہرا دیکھا تھا اے ایس پی عفیرہ۔۔۔ہم آپ کی جانب سے مزید تعاون چاہتے ہیں۔۔۔ تاکہ اس شخص کو پکڑا جا سکے جس نے ہمارے اتنے اہم سیاسی لیڈر کو ہم سے چھین لیا۔۔۔اور اب بھی سرعام دندناتا پھر رہا ہے۔۔۔"

ڈی ائی جی صاحب کی بات پر عفیرہ نے اپنے ماموں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جن کی نگاہوں میں اب بھی یہی تھا کہ وہ انکار کر دے۔۔۔

مگر عفیرہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔اس نے یہ وردی پہنتے وقت حلف اٹھایا تھا پوری ایمانداری کے ساتھ کام کر کے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرنے کا۔۔وہ ایسے ڈر کر پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔

وہ ڈرنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھی۔۔۔

"سر میں نے اس شخص کا چہرا نہیں دیکھا۔۔۔اس نے چہرے پر نقاب پہن رکھا تھا۔۔۔"

اس کی بات پر اکبر صاحب قدرے مطمئین ہوئے تھے۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل عفیرہ نے جو بولا تھا وہ سن کر ڈی آئی جی صاحب بھی شاک رہ گئے تھے۔۔۔

"سر مجھے ایک انسان پر شک ہے۔۔۔ اور وہ انسان ہے وجدان شاہ کی بیٹی علینہ شاہ کا بوائے فرینڈ۔۔ جو اس ٹائم پر اسی گھر میں موجود تھا۔۔۔ وجدان شاہ پر حملہ کرتے ہوئے جس انسان کی پشت میں نے دیکھی تھی وہ بالکل اسی جیسا لگا تھا۔۔۔ میں سو فیصد یقین سے یہ بات نہیں کر سکتی۔۔

مگر مجھے لگ رہا ہے کہ یہ وہی انسان ہے۔۔۔ ورنہ اس دوران

وہاں اور کوئی مشکوک انسان گھر کے اندر نہیں دیکھا گیا۔۔"

عفیرہ کی بات پر آئی جی صاحب بھی کچھ پل کے لیے خاموش ہو

گئے تھے۔۔۔

وہ جس انسان کی بات کر رہی تھی۔۔۔ وہ کوئی عام بندہ نہیں

تھا۔۔۔

ایک بہت بڑا بزنس مین تھا۔ علینہ شاہ سے اس کی شادی ہونے

والی تھی۔۔

اس شخص کا اس طرح سے نام لینا اور سارا الزام اس پر ڈالنا یہ

بہت بڑی بات تھی۔۔۔

"آپ بہت بڑی بات کہہ رہی ہیں اے ایس پی عفیرہ۔۔۔یہ

بات بعد میں آپ کے لیے مشکلات بھی پیدا کر سکتی ہے۔۔۔"

ڈی آئی جی صاحب نے اس کی جانب دیکھتے اسے آگاہ کیا تھا۔۔۔

اکبر صاحب بھی اسے خاموش نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔یہ

کسی بھی انسان پر لگایا جانے والا بہت بڑا الزام تھا۔۔۔ان کی بیٹی

اتنی ناسمجھ نہیں تھی کہ ایسا کچھ کرتی۔۔۔

اس نے یہ بات ان سے بھی ڈسکس نہیں کی تھی۔۔

"میں جانتی ہوں سر۔۔۔اور پورے ہوش و حواس میں یہ بیان دے رہی ہوں۔۔۔میں چاہتی ہوں ایک بار اس انسان کو حوالات میں ڈال کر اس کی انویسٹی گیشن کی جائے۔۔۔کچھ نہ کچھ تو سامنے آئے گا ہی نا۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔اس سے اپنا بازو نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔۔اس شخص نے بہت بے دردی سے اس کے بازو کو پکڑ کر اسکا زخم خراب کیا تھا۔۔

ایک ان ڈیوٹی آفیسر پر گولی چلائی تھی۔۔ وہ اتنی آسانی سے تو اب اسے نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔

جو نہ صرف وجدان شاہ کا قاتل تھا۔۔ بلکہ اب اس کا بھی مجرم تھا۔۔۔

ڈی آئی جی صاحب جا چکے تھے۔۔۔ آرام کی غرض سے آنکھیں موندتے وہ خود سے عہد کر گئی تھی۔۔۔

"اے ایس پی صاحبہ آپ کو بھڑکانا تو بہت آسان ہے۔۔۔
دوسروں کی پرائیویسی میں گھسنا بہت غلط حرکت ہے۔۔۔
مینرز کے خلاف۔۔۔ مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔"

کانوں میں یہ جملہ اب بھی گونج رہا تھا۔۔۔ جو یہی ثابت کر رہا تھا
کہ یہ وہی شخص تھا۔۔۔

علینہ شاہ کا بوائے فرینڈ۔۔۔۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

کاش وہ ابھی اٹھ پاتی اور جا کر اس شخص کو بے نقاب کر کے دنیا
کے سامنے لاتی۔۔۔

"کیا علینہ شاہ بھی اپنی باپ کی قتل میں ملوث ہے۔۔۔؟؟ نہیں
ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں ایک بیٹی بھلا ایسے کیسے کر سکتی
ہے۔۔۔ پھر وہ نیچے اس کے ساتھ کمرے میں ہوتے ہوئے اوپر
کیسے آ گیا۔۔۔"

عفیرہ کا دماغ مسلسل انہیں الجھنوں میں گم تھا۔۔ اسے کچھ بھی
سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

بازو پر لگی بینڈ تج نے الگ اکتاہٹ کا شکار کر رکھا تھا۔۔۔ اسے
اب نجانے مزید کتنے دن ریسٹ کرنا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ پولیس والے اب ایسے کر کے ہمیں پکڑیں گے۔۔۔"

وہ جب سے آیا تھا سیگریٹ پر سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔

کبھی چکر کاٹنے لگ جاتا تھا تو کبھی کسی نہ کسی شے کو اٹھا کر توڑ دیتا تھا۔۔۔

وہاں کوئی ہاتھا پائی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کے ہاتھ پر پٹی بنی ہوئی تھی۔۔

قمر اس کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ یقیناً اس اے ایس پی کو نقصان پہنچانے کے بعد اس نے ایسا کیا تھا۔۔۔

وہ شخص بہت جنونی تھا۔۔۔ مگر لڑائی میں کسی کو نقصان کے بعد اپنے ساتھ ایسا کرنا قمر پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔

شاید وہ بے قصور تھی۔۔۔ اور اس پر گولی چلادی تھی اس نے۔۔۔ قمر کو وہ بہت ڈسٹرب سالگا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

قمر سمجھ گیا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے۔۔۔

"وہی پولیس والی۔۔۔ دوبارہ اگر میرے سامنے آئی۔۔۔ میں نے سرینڈر کر دینا ہے۔۔۔ کتنی بے خوف اور ایماندار ہے۔۔۔"

وہ واپس آنے کے بعد نجانے کتنی بار یہی بول چکا تھا۔۔۔

"تم ایک لڑکی کے آگے سرینڈر کر دو گے۔۔۔مجھے یقین نہیں آرہا یہ تم بول رہے ہو۔۔۔؟ جس سے دل لگانے والی یا تو دنیا میں نہیں رہتی۔۔اور اگر رہتی ہیں تو بس خوار ہونے کے لیے۔۔"

قمر کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔جبکہ اس کی بات مقابل کو بہت بری لگی تھی۔۔اس نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

کسی کا ہنستا کھلکھلاتا چہرا اس کی آنکھوں میں آن ٹھہرا تھا۔۔۔

بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"پورا نام جانتے ہو اس کا۔۔۔"

قمر نے کرسی سے پشت ٹکاتے اس کے مضبوط کسرتی وجیہہ

سراپے کو گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

جو اس وقت شرٹ لیس تھا۔۔۔اس کے بازو اور کمر پر گولیوں

کے نشان تھے۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں نے آج پہلی بار دیکھا اسے۔۔۔"

وہ صاف گوئی سے بولا تھا۔۔۔وہ لڑکی پہلی نظر میں ہی اس پر اپنا اثر چھوڑ گئی تھی۔۔۔

شاید اس کی خوبصورتی، اس کی بہادری سے بھی زیادہ اس شخص کو اس کی ایمانداری نے متاثر کیا تھا۔۔۔

"تو پھر بھول جاؤ۔۔۔اور دوبارہ اسے دیکھنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"

قمر کی بات پر اس نے پلٹ کر قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ داور نام ہے۔۔۔ ایس پی ارحم جاوید کی منگیتر اور مرحوم ایس ایچ او داور کی بیٹی ہے وہ۔۔۔"

قمر کی بات پر اس کی آنکھوں میں وحشت نا کی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔؟؟"

اس کی کنپٹی کی ابھرتی رگیں بتا رہی تھیں کہ اسے یہ بات کتنی ناگوار گزری تھی۔۔۔

"بکواس نہیں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ تمہارا اس کی جانب بڑھنا ممنوع ہے۔۔۔ خود کو یہیں پر روک لو۔۔"

قمر کی بات پر وہ پیشانی مسلتا سیگریٹ کا دھواں باہر چھوڑ گیا تھا۔۔۔

قمر نے ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہو سکتا یہ تمہیں پکڑنے کی کوئی سازش ہو۔۔۔ تم جیسا مضبوط اعصاب کا مالک شخص ایک لڑکی کی جھلک دیکھ کر ایسے دیوانہ ہو جائے گا۔۔۔ مجھے خبر نہیں تھی۔۔۔

قمر نے اس پر طنز کیا تھا۔۔

اسے بالکل بھی یقین نہیں ہوا تھا۔۔۔

"میں خود نہیں سمجھ پا رہا ایسا کیوں ہوا ہے۔۔۔ مگر وہ اچھی تھی۔۔ ہمارے بہت کام آ سکتی ہے۔۔۔"

وہ اب بھی اسی میں کھویا ہوا تھا۔۔

"کام مطلب۔۔۔؟"

قمر کو اس کی اس بات پر ایک اور جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"وہ اچھی پوسٹ پر ہے۔۔ ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔"

وہ شخص اب بھی ویسی ہی شدت پسند سے بولا تھا۔

"تو تم اسے اپنے ساتھ اپنے کام میں شامل کرنے کے لیے اتنا اتاولے ہو رہے ہو۔۔۔"

قمر نے اپنا جملہ دوہرایا تھا۔۔۔ اسے اب اپنی سوچ پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے لگا تمہیں اس سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی ہے۔۔۔"

قمر اپنی سوچ پر ہنسا تھا۔۔۔جب اس کی بات کے جواب میں وہ شخص اپنی سرمئی رنگ بدلتی آنکھوں کے ساتھ اسے استہزایہ انداز میں دیکھتا۔۔۔زوردار قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

"محبت۔۔۔وہ بھی پہلی نظر کی۔۔۔۔وہ بھی اس اے ایس پی سے۔۔۔اور مجھے۔۔۔"

وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔۔۔جبکہ قمر نے خاموش نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیوں تمہیں محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔؟؟"

قمر کو اس کا انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

"پہلے تھوڑے غم ہیں زندگی میں۔۔ جو ایک اور روگ پال لوں۔۔ تم چاہتے ہو دشمن کی گولی سے ختم نہیں ہو پا رہا تو اس موذی مرض میں مبتلا ہو جاؤں۔۔"

اس کی مسکراہٹ اب درد میں تبدیل ہو چکی تھی۔۔۔ وہ خوبرو شخص اپنی زندگی کا قیمتی اثاثہ کھونے کے بعد ایسا ہی ہو گیا تھا۔۔۔ اسے لوگوں کو خود سے قریب کرتے ہوئے ڈر لگتا تھا۔۔۔

جس سے قمر واقف تھا۔۔

"ایک بار سوچو تو سہی اس بارے میں۔۔۔ کیا پتا وہ تمہیں سمیٹ لے۔۔۔ اتنی اذیت میں ساری زندگی کیسے زندگی گزارو گے۔۔ یا پھر اسے ہی شامل کر لو جو تمہاری خاطر رشتوں کا تقدس بھی بھول چکی ہے۔۔"

قمر کی بات پر اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اس نے آخر میں جس انسان کا ذکر کیا تھا مقابل کے چہرے پر ناگواریت کا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس نے گہرا سانس خارج کیا تھا۔۔ اور تھکن زدہ سا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"جس کا قصور تھا۔۔۔اسے سزا ملنی چاہیے اور میں دوں گا۔۔۔۔

میں اپنی زندگی میں اکیلا ہی کافی ہوں۔۔۔ نہیں چاہیئے مجھے کوئی

حصہ دار۔۔۔۔۔"

پیشانی مسلتا وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتا اپنے ساتھ قمر کو

بھی الجھا گیا تھا۔۔۔

وہ شخص اس سے خود کو چھپا رہا تھا۔۔۔یا خود سے ہی چھپنا چاہتا

تھا۔۔۔

قمر اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔ جس کا پیر مسلسل اضطراری کیفیت میں ہل رہا تھا۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے یہ الفاظ اس کے لیے آگے چل کر کیا بن لانے والے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا مطلب ابھی تک اس کیس میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔۔۔ جب میں بیان دے چکی ہوں تو کیوں نہیں ابھی تک اس شخص کو پکڑا جا رہا۔۔۔ کیا ایک پولیس آفیسر کے بیان کی کوئی ویلیو نہیں ہے۔۔۔"

وہ آج پورے ایک ہفتے بعد واپس ڈیوٹی پر لوٹی تھی۔۔۔اس کے بازو پر ابھی بھی بینڈیج لگی ہوئی تھی۔۔۔

زخم ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔مگر وہ اب مزید بستر پر نہیں پڑی رہ سکتی تھی۔۔

ایس پی ارحم کو کسی اہم کیس پر لاہور بھیج دیا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی دوبارہ اس سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔اس نے کال کی تھی مگر عفیرہ نے اس کی کال اٹینڈ نہیں کی تھی۔

وہ اس پر غصے میں تھی۔۔۔ جس نے سب گھر والوں کے سامنے پھر سے اس کے کام پر سوال اُٹھایا تھا۔۔

جبکہ وہ خود بھی اسی کام سے منسلک تھا۔۔ وہ خود شاباشی حاصل کرنے کی خاطر کچھ بھی کرتا تھا۔۔۔ مگر اسے آگے نہیں نکلنے دیتا تھا۔۔۔ اس بار بھی غفلت برتنے پر جہاں اسے سینیئر ز سے کافی کچھ سننا پڑا تھا۔۔

وہیں ہر جانب سے ایس پی عفیرہ کے نام کے چرچے۔۔۔ جس نے لڑکی ہو کر خوف نہیں کھایا تھا اور اتنے خطرناک مجرم سے ٹکرا گئی

تھی۔۔۔ ایس پی ارحم کو اس کی یہ پزیرائی اور اپنی انسلٹ
برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ملک میں ابھی تک احتجاج کیے جا رہے تھے۔۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ
وجدان شاہ کو مروانے میں پولیس بھی شامل تھی۔۔۔ ورنہ اتنی
بھاری نفری ہونے کے باوجود وہ ٹارگٹ کلر اندر گھس بھی کیسے
سکتا تھا۔۔

پولیس والوں پر لگے اس الزام پر اے ایس پی عفیرہ کا خون کھول
اٹھا تھا۔۔۔ وہ اپنی خدمات سرانجام دینے میں دن رات ایک کر
دیتے تھے۔۔ ان کے اہلکار راتوں کو اٹھ کر شہر میں گشت کرتے

تھے۔۔۔ تاکہ شہری آرام سے پر سکون نیند سو سکیں۔۔ مگر کچھ گندی مچھلیوں کی وجہ سے ان سب کو بدنام کیا جارہا تھا۔۔

جو اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے وقت اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کرتے تھے۔۔

"میم ہم نے بات کی ہے اوپر۔۔۔ مگر سب کا یہی کہنا ہے کہ بنا کسی ثبوت کے ہم وجدان شاہ کے ہونے والی داماد پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔۔۔"

ایس ایچ او کی بات سنتی وہ غصے سے آگ بگولا ہوئی تھی۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔؟؟ میں جو بول رہی ہوں میری بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔"

اسے لگا تھا اب تک اس شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہو گا۔۔۔ مگر یہاں تو معاملات ہی مختلف تھے۔

عوام نے پولیس والوں پر شک تو کرنا ہی تھا پھر۔۔۔ جو اتنے بڑے سیاسی کو قتل کرنے والی مجرم کو ابھی تک سلاخوں کے پیچھے نہیں لا پائے تھے۔۔

"ڈی آئی جی صاحب کے کہنے پر ہم نے کچھ مشکوک افراد کو پکڑا ہے۔۔۔ آپ ایک بار ان کو دیکھنا چاہیں تو۔۔۔"

اس کو غصے سے بپھرتے دیکھ ایس ایچ او نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔

جس پر وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جب حوالات میں قید افراد کو دیکھ اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔وہ بچارے غریب اور کم حیثیت لوگ۔۔ جن کے پیچھے آنے والا کوئی نہیں تھا۔۔

عوام کا منہ بند کرنے کے لیے انہیں گرفتار کر کے اصل مجرم کو بچانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

"کس بنیاد پر ان کو یہاں گرفتار کیا گیا ہے۔۔ کوئی ثبوت ہے آپ لوگوں کے پاس کے ان میں سے کسی ایک انسان کو بھی اس رات بنگلے کے اندر جانا تو دور کی بات آس پاس بھی دیکھا گیا ہو۔۔۔"

عفیرہ کا میٹر گھوم چکا تھا۔۔۔

اپنے آفس میں آن بیٹھتے اس نے ڈی آئی جی صاحب کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

وہ اب خود اس کیس کو آگے لے کر چلنا چاہتی تھی۔۔

"سر پلیز مجھے آپ کی جانب سے اجازت چاہیے۔۔۔ میں اس شخص کو گرفتار کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

اس کی بات سنتے دوسری جانب گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

"فصیح عالم کی گرفتاری ہمارے لیے مشکل پیدا کر سکتی ہے۔۔۔ آپ کو سو فیصد یقین ہونا چاہیے اس بات پر کہ وہ مجرم ہیں۔۔۔ ورنہ اس کے بعد جو حالات بنیں گے۔۔۔ میں آپ کو بچا نہیں پاؤں گا۔۔۔"

ڈی آئی جی صاحب کی بات سنتی وہ اپنی جگہ خاموش ہوئی

تھی۔۔۔یہ رسک تو بہت بڑا تھا۔۔۔

پر اس نے بھی تو سب دیکھا اور محسوس کیا تھا۔۔۔

"میں اس حوالے سے ہر زمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں۔۔۔آپ

بس ایک بار مجھے اجازت دے دیں۔۔۔"

وہ سوچ چکی تھی اسے کیا کرنا ہے۔۔۔وہ پیچھے ہٹنے کو بالکل بھی

تیار نہیں تھی۔۔۔

جو دیکھتے ہوئے آئی جی صاحب نے اسے اجازت دے بھی دی تھی۔۔۔ مگر اسے ہر طرح سے احتیاط برتنے کا بھی کہا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ معاملہ بگڑے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

فصیح عالم اپنے آفس میں بیٹھا اپنی ایک اہم میٹنگ میں مصروف تھا۔۔۔ جب اسے اطلاع ملی تھی کہ اس کے گھر پر پولیس نے ریڈ کی ہے۔۔۔ پولیس اسے اریسٹ کرنا چاہتی ہے۔۔۔

جو سن کر اس شخص کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔ایسے کیسے اس جیسے معزز شہری کے ساتھ ایسا کیا جا سکتا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی ایکشن لیتا جب اس کا سیکریٹری بھاگتا ہوا اندر آیا تھا۔۔۔

"سر وہ باہر پولیس آئی ہے۔۔۔ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ کو وجدان شاہ کے قتل کیس میں اریسٹ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ان میں ایک لیڈی آفیسر اے ایس پی عفیرہ بھی شامل ہیں۔۔۔وہ اندر آنا چاہتی تھی مگر بہت مشکل سے ان سب کو باہر روکے رکھا ہے۔۔۔"

اس کے سیکرٹری کی اطلاع پر وہاں بیٹھے سبھی لوگوں نے تشویش بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس وقت اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا پیپر ویٹ گھما رہا تھا۔۔

"سر آپ کال کریں آئی جی صاحب کو اور رکوائیں یہ سب۔۔۔"

اس کی ٹیم کے افراد کو اس بات پر بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

"کول ڈاؤن۔۔۔۔میرے آفس تک آنے کی جرات کی گئی ہے۔۔۔اتنی آسانی سے تو اب یہ معاملہ ختم نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ سرد تاثرات کے ساتھ کہتا۔۔۔ اپنی داڑھی میں ہاتھ پھیر تا

اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اسے باہر آتے دیکھ عفیرہ کی نظریں اس شخص پر مرکوز ہوئی

تھیں۔۔۔ وہ اس وقت بلیک کلر کی تھری پیس سوٹ میں ملبوس

ایک مہذب شہری بنا ہوا تھا۔۔۔ داڑھی اور مونچھیں اب بھی

ویسی ہی تھیں۔۔۔

اس کے چہرے کے بہت سارے خدوخال واضح طور پر دکھائی

بھی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

مگر مضبوط قد و قامت، کسرتی سینہ، چوڑے کندھے اور چلنے کا
باوقار انداز۔۔۔اس شخص کی پرسنالٹی تو اچھی خاصی
تھی۔۔۔

"آ اریسٹ کروانہیں۔۔"

اس کی جانب سرد نگاہوں سے دیکھتے عفیرہ نے اپنے ماتحت
انسپکٹر کامران کو آرڈر دیا تھا۔۔۔جو اسے تھوڑی دیر پہلے بھی یہی
کہہ رہا تھا کہ ایسا نہ کرے۔۔۔فصیح عالم کا ریکارڈ بہت اچھا
تھا۔۔

وہ ایک قابل بزنس مین تھا۔۔۔لوگوں کی بہت مدد بھی کرتا تھا۔۔۔اچھوں کے ساتھ بہت اچھا تھا اور برا کرنے والے لوگوں کے ساتھ بہت برے سے پیش آتا تھا۔۔

مگر عفیرہ چاہ کر بھی وہاں کسی کو نہیں بتا پا رہی تھی کہ یہ شخص فریبی تھا۔۔۔

اس کے قریب آکر جو بولا تھا۔۔۔وہ اسی بات کی جانب اشارہ تھا کہ قاتل یہی تھا۔۔۔۔اسے لگا تھا کہ وہ ایک گولی لگنے کے بعد ڈر جائے گی۔۔۔مگر اس شخص کی بھول تھی۔۔اے ایس پی عفیرہ نے ڈرنا اور خوف کھانا نہیں سیکھا تھا۔۔۔

"دیکھیں آفیسر آپ بہت غلط کر رہی ہیں۔۔ ایک معزز شہری کو بلاوجہ بدنام کر رہی ہیں۔۔۔ جانتی بھی ہیں اس کا کیا انجام ہو سکتا ہے۔۔۔"

مہوش غصے سے آگے بڑھی تھی۔۔۔ اور اسے ایسی غلطی کرنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"اگر ان باتوں سے خوف کھانے والی ہوتی تو کبھی یہ فورس جوائن ہی نہ کرتی۔۔ جس میں ہر دم موت کا رسک ہے۔۔۔ مجھے اپنی ڈیوٹی کرنے دیں اور آپ اپنا کام کریں۔۔۔"

عفیرہ نے دیکھا تھا وہاں سب بول رہے تھے۔ سوائے اس شخص کے۔۔۔

جو بس خاموش نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس شخص کا ایسے دیکھنا بہت پر اسرار تھا۔۔

شاید وہ اسے خوفزدہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ عفیرہ کو یہی لگا تھا۔۔

مگر شاید اس بار اس شخص کو پالا بہت غلط انسان سے پڑا تھا۔۔

وہ ڈرنے والوں میں سے نہیں ڈرانے والوں میں سے تھی۔۔۔

ایک بہادر اور ایماندار آفیسر۔۔۔

"اپنے بازو کا زخم تو ٹھیک ہونے دیتی اے ایس پی صاحبہ۔۔۔۔
اتنی بڑی گرفتاری پر ایسا نہ ہو پھر کوئی چوٹ ووٹ لگ گئی تو یہ
نازک وجود برداشت نہیں کرپائے گا۔۔"

اس کے پاس سے گزرتے وہ بہت آہستہ آواز میں بولتا عفیرہ کو
پھر سے ساکت کر گیا تھا۔۔۔

لب ولہجہ مختلف تھا۔۔۔۔۔ مگر انداز ویسا ہی تھا۔۔۔ دھمکی
بھرا۔۔ خوفزدہ کر دینے والا۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔ عفیرہ کتنی ہی دیر وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔

اس کا شک غلط نہیں تھا۔۔۔ یہ وہی شخص تھا۔۔۔

"میم۔۔۔۔"

انسپکٹر کامران کے آکر پکارنے پر وہ ہوش میں آتی تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

تھانے میں پہنچ کر فصیح عالم کو حوالات میں بند کرنے کا کہتی وہ اپنے آفس میں آئی تھی۔۔۔ جہاں ان سے بھی پہلے اس شخص کا وکیل پہنچ چکا تھا۔۔

اس کی ضمانت کروانے۔۔۔ عفیرہ کو ڈی آئی جی کی کالز آرہی تھیں۔۔ جنہیں وہ چاہنے کے باوجود اگنور نہیں کرپائی تھی۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ آپ سے کہا تھا کہ بہت رسکی کام ہے۔۔۔۔ اس بات کی خبر آئی جی صاحب تک پہنچ گئی ہے۔۔۔ وجدان شاہ کا بیٹا اور بیٹی وہ بہت غصے میں ہیں۔۔۔ علینہ شاہ کا کہنا ہے کہ جس وقت وجدان شاہ کا قتل ہوا فصیح عالم انہیں کے ساتھ تھا۔۔۔

آپ کو ابھی اور اسی وقت اسے چھوڑنا ہو گا۔۔۔۔ ورنہ آپ کی نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔۔۔"

ڈی آئی جی صاحب کی بات سنتی وہ اپنے لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ سب اتنا کیوں کھلبلا رہے تھے۔۔۔ اتنے بڑے سیاستدان کا قتل ہوا تھا۔۔۔ جس میں کوئی پیش رفت نہیں کی جا رہی تھی۔۔۔

اس نے اگر پہلا قدم اٹھایا تھا تو اسے ہر طرف سے روکنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔۔۔

اسے اب غصہ آنے لگا تھا۔۔اس کی ضد کیسی تھی یہ لوگ بھی نہیں جانتے تھے۔۔

"سر اتنے لوگوں سے دشمنی مول لے کر گرفتار کیا ہے میں نے اسے۔۔۔مجھے تھوڑا وقت تو دیں۔۔۔میں اس انسان سے سچ اگلوا لوں گی۔۔۔"

بے بسی کے عالم میں وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ان پر اتنا پریشر ڈال دیا جاتا تھا۔۔۔اور پھر آخر میں انہیں ہی بدنام بھی کیا جاتا تھا کہ پولیس فورس کچھ کرتی نہیں تھی۔۔

جب کرنے ہی کچھ نہیں دیا جاتا تھا۔۔۔ اس نے ڈی آئی جی صاحب سے تھوڑے سے وقت کی مہلت لیتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے موبائل پر ایک اور نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"ہیلو عروج۔۔ تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔۔۔"

فون کان سے لگاتے اس نے اپنی کزن جو ایک نیوز چینل میں بطور اینکر جاب کرتی تھی اسے کال ملائی تھی۔۔۔

"جی اے ایس پی صاحبہ حکم کریں۔۔۔"

وہ دونوں ہمیشہ ایسے ہی ایک دوسرے کو سپورٹ کرتی تھیں۔۔۔

"اپنے چینل پر یہ خبر نشر کروادو کہ وجدان شاہ قتل کیس کے سلسلے میں ان کے ہونے والے داماد فصیح عالم کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔۔۔ ایسے الفاظ استعمال کرو کہ عوام اس شخص کو یہاں سے آزاد نہ ہونے دے۔۔۔۔"

عفیرہ نے اسے ساری بات سمجھائی تھی۔۔۔

جو سنتے عروج کچھ دیر کے لیے کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"تم نے فصیح عالم کو گرفتار کر لیا ہے۔۔۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔"

عروج کی اس چیختی ہوئی آواز پر عفیرہ نے فون کان سے دور کیا تھا۔۔

"میں نے جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔"

عفیرہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔ ایسا کونسا فرشتہ تھا یہ شخص جو سب ایسے ری ایکٹ کر رہے تھے۔۔

"تم غلط کر رہی ہو۔۔۔ ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔"

عروج نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"تم میری مدد کر رہی ہو یا میں کسی اور نیوز چینل سے مدد

لوں۔۔۔"

عفیرہ تپ کر بولی تھی۔۔۔ جس پر عروج نے اس کے سامنے ہار

مانتے حامی بھر لی تھی۔۔۔

مگر وہ اسے ساتھ ساتھ سمجھانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد یہ خبر تمام تر سرخیوں کے ساتھ نشر کر دی

گئی تھی۔۔۔

عفیرہ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ کیونکہ لوگ فصیح عالم کو بہت برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔

اس نیوز کے ساتھ ہی اس نے اپنا موبائل فون بھی آف کر دیا تھا۔۔۔

اس کا رخ ابھی انویسٹی گیشن روم کی جانب تھا۔۔۔ جہاں اس شخص کو ہتھکڑیاں لگا کر بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

زرد بلب اس کے سر پر روشن تھا۔۔۔ ٹیبل کے دوسری جانب وہ

کرسی پر بیٹھا سر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔ آہٹ پر اس نے نظریں

اٹھا کر اندر داخل ہوتی پولیس آفیسر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کی سرمئی آنکھوں کی مسکراہٹ اس وقت دیکھنے لائق

تھی۔۔۔ وہ پولیس آفیسر بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔

جیسے اپنا پسندیدہ کھلونا مل جانے پر بچے خوش ہوتے تھے۔۔۔

اس کے بازو پر ابھی بھی بینڈیج لگی ہوئی تھی۔۔۔

زخم کافی گہرا تھا۔۔۔ اتنی جلدی بھرنے والا نہیں تھا۔۔

"جی تو مسٹر فصیح عالم۔۔۔ کچھ بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے یہ سارا کھیل کیوں کھیلا۔۔ جو انسان آپ کو اپنا داماد بنانا چاہتا تھا۔۔ اسے ہی اتنی بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔"

وہ اس کے مقابل کرسی پر آن بیٹھتے اپنے مخصوص سرد لہجے میں بولتی مقابل کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔

وہ شخص جو مسلسل اتنی دیر سے نگاہیں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی بات پر اس نے جیسے ہی چہرا اٹھایا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے عفیرہ شاک میں گھرتی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔

یہ وہ شخص تو نہیں تھا جسے اس نے گرفتار کیا تھا۔۔ یہ تو کوئی اور ہی تھا۔۔

اس کے چہرے پر داڑھی اور مونچھیں بالکل ویسی ہی تھیں۔۔

مگر چہرے کے خدوخال اور جسامت بالکل مختلف تھے۔۔۔

"تت تم۔۔۔کک کون ہو تم۔۔۔؟؟"

بے یقینی کے عالم میں وہ ہکلا کر رہ گئی تھی۔۔۔ یہ وہ تو نہیں تھا جسے اس نے گرفتار کیا تھا۔۔۔۔

"فصیح عالم۔۔۔۔"

اس شخص نے عفیرہ کی آنکھوں میں دیکھتے مکمل پر اعتمادی سے

جواب دیا تھا۔

عفیرہ کا رنگ اڑ چکا تھا۔۔۔ یہ کیا گیم کھیلی گئی تھی اس کے

ساتھ۔۔۔ وہ خود اسی انسان کو گرفتار کر کے لائی تھی۔۔۔ پھر یہ

بدل کیسے گیا تھا۔۔۔

کیا اس کے اپنے محکمے کے لوگ بھی اس شخص کے ساتھ ملے

ہوئے تھے۔۔۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔ تم فصیح عالم نہیں ہو۔۔۔ وہ شخص تو۔۔۔ وہ کوئی اور تھا۔۔۔ تمہاری آواز۔۔۔ لب ولہجہ کچھ بھی ویسا نہیں ہے۔۔۔"

عفیرہ اسے غضبناک نگاہوں سے دیکھتے دھاڑی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں اس شخص کے چہرے پر عجیب دل جلاتی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"ایک ہی ملاقات میں اتنا سب کچھ جیسے جان سکتا ہے کوئی کسی کے بارے میں اے ایس پی صاحب۔۔۔وہ بھی چند لمحوں کی ملاقات۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتا وہ بھی سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ مجھے ٹھیک سے پہچانتی بھی ں ہیں ہیں اور میرے نام اور عزت کا خیال کیے بغیر مجھ پر اتنا بڑا الزام لگا کر گرفتار کر لیا مجھے۔۔میری ریپوٹیشن داؤ پر لگا دی۔۔۔بہت غلط کیا ہے آپ نے۔۔۔اس کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ شخص اسے سرد تاثرات سے گھورتا دھمکا رہا تھا۔۔

جبکہ عفیرہ کا دماغ پوری طرح سے گھوم چکا تھا۔۔۔اس نے ایک بے گناہ شخص کو گرفتار کر لیا تھا۔۔۔۔۔

اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔

مگر جو شخص وہاں آفس میں کھڑا تھا وہ تو وہی تھا۔۔۔ عفیرہ نے جلدی سے انسپکٹر کامران کو کال ملائی تھی۔۔۔

"میم یہاں کوئی ہیرا پھیری نہیں کی گئی۔۔ آپ کیمرے کی فوٹیج دیکھ سکتی ہیں۔۔۔ جس انسان کو آپ نے گرفتار کیا تھا یہ وہی

ہے۔۔۔ اسے ہی لاک اپ میں ڈالا گیا اور پھر وہاں آپ کے

سامنے پیش کیا گیا ہے۔۔۔"

انسپکٹر کامران کے لہجہ میں کسی قسم کی کوئی کپکپاہٹ نہیں تھی۔۔

وہ یہ بات پورے یقین سے بول رہا تھا۔

"تم وہی ہو جو اس دن علینہ شاہ کے ساتھ تھا۔۔۔؟"

عفیرہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"جی اے ایس پی صاحبہ میں وہیں فصیح عالم ہوں۔۔۔ جس کو اس

دن آپ نے مشکوک سمجھ کر انٹرنس پر ہی روکنے کی کوشش کی

تھی۔۔۔ داڑھی مونچھیں رکھنے والے کو پولیس والے بھی مشکوک سمجھتے ہیں یہ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔"

اس شخص کے چہرے پر اس وقت طنزیہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ مگر آنکھوں میں سنگینیت تھی۔۔۔

"جس وقت وجدان شاہ کا قتل ہوا میں علینہ شاہ کے ساتھ اس کے کمرے میں تھا۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی آواز پر باہر نکل کر اوپر آیا۔۔۔ آپ ساری فوٹیج دیکھ سکتی ہیں۔۔۔ آپ نے مجھ پر جھوٹا الزام لگا کر مجھے پھنسانے کی کوشش کی ہے۔۔۔ اب اگلا کیس آپ کے خلاف ہو گا۔۔

اور یہ وردی اترے گی۔۔۔"

فصیح عالم غصے میں تھا۔۔

عفیرہ خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی رہی تھی۔۔۔وہ اتنی بڑی بے وقوف نہیں تھی۔۔۔کہ اس کی آنکھوں کے سامنے سے انسان بدل جاتا اور اسے پتا نہ چلتا۔۔۔۔

"میری وردی اترے گی یا تم پھانسی کے پھندے پر چڑھو گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔۔میں اے ایس پی عفیرہ داور

ہوں۔۔۔جو اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری اور لگن سے کرتی

ہے۔۔۔

جسے آپ جیسے مہذب مجروں کو پکڑنے کے لیے ہی رکھا گیا

ہے۔۔"

عفیرہ اسے سرد نگاہوں سے گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس

کے اشارے پر وہاں کھڑے دو پولیس اہلکار آگے بڑے

تھے۔۔۔

"فصیح عالم ہمارے بہت معزز شہری ہیں۔۔۔ بہت پیار سے ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔۔۔ لاٹھی زرا دھیرے چلایئے گا۔۔ کوئی زخم باہر نظر نہ آئے۔۔۔"

اس کی جانب سرد نگاہوں سے دیکھتی وہ ان اہلکاروں کو اس پر تشدد کرنے کا حکم دیتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ کھیل کھیلنے کی کوشش کی گئی تھی تو چھوڑنے والی وہ بھی نہیں تھی۔۔۔

"آپ بہت غلط کر رہی ہیں اے ایس پی صاحبہ۔۔۔۔ پچھتانا پڑے گا آپ کو اس کے لیے۔۔۔"

اس نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔۔۔

عفیرہ چہرے پر محظوظ کن مسکراہٹ سجائے پلٹی تھی۔

"ایک اتنا مہذب شہری ہمارے لاک اپ میں آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی نہ کریں۔۔۔ اچھا تو نہیں لگتا نا پھر۔۔۔ تھوڑا سا سہہ لیں ہماری خاطر۔۔۔۔ یا پھر سارا سچ اگل دو۔۔۔ کس کے ساتھ مل کر تم نے یہ سب کیا ہے۔۔۔

وہ شخص کون ہے اور کہاں پر ہے۔۔جو اس رات فصیح عالم بن کر وہاں آیا تھا۔۔۔"

اے ایس پی عفیرہ گھبرانے والوں میں سے نہیں تھی۔۔اسے کمزور سمجھ کر اس کے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔

مگر شاید یہ دشمن جانتے نہیں تھے کہ اس بار ان کے سامنے کوئی رشوت خور پولیس والا نہیں بلکہ ایک ایماندار آفیسر کھڑی تھی۔۔۔اس کے سپرد جو کیس کیا جاتا تھا۔۔۔اس کو پورا کرنے کے لیے عفیرہ نے کبھی اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی تھی۔۔

اور یہ کیس تو پھر اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔۔۔ جس کا افسوس اور دکھ ابھی تک اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا کہ وہ وجدان شاہ کو نہیں بچا پائی تھی۔۔

اپنے آفس میں آتے اس نے انسپکٹر کامران اور ایس ایچ او فہیم کو طلب کیا تھا۔۔۔

جو دونوں اس وقت اس کے سامنے کھڑے اس کی مشکوک نگاہوں اور جملوں کا سامنا کر رہے تھے۔۔۔

عفیرہ کے سامنے ساری فوٹیج اوپن تھی۔۔۔جو میں گاڑی سے نکال کر اسی انسان کو اندر لایا گیا تھا۔۔۔وہ پورا وقت گاڑی کے پیچھے ہی رہی تھی۔۔ غلطی کی کوئی گنجائش نہیں بچتی تھی۔۔۔

اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اپنے محکمے کے لوگوں پر شک کرنے کا۔۔۔وجہ ہی نہیں نکلتی تھی۔۔۔

وہ اس کیس پر پوری توجہ اور ایمانداری سے کام کر رہی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی نہیں نہ کہیں کوئی جھول رہ جاتا تھا۔۔۔وہ بہت قریب پہنچ کر پھر سے خالی ہاتھ رہ جاتی تھی۔۔

آنکھیں کھلی رکھنے کے باوجود وہ شخص پھر سے اس کے قبضے سے نکل گیا تھا۔۔۔

ان دونوں کا بھی یہی کہنا تھا کہ یہی فصیح عالم تھا۔۔۔ جسے انہوں نے گرفتار کیا تھا۔۔۔ باری باری اس نے سب اہلکاروں کو اندر بھیج کر پوچھا تھا۔۔۔ سب ہی یہی کہہ رہے تھے۔۔۔

کسی کو کوئی فرق نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی نہیں مان پا رہی تھی۔۔۔

"کہیں میرا ہی دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔"

ہونٹوں کو کاٹتے وہ اسی کشمکش میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔اس نے

ابھی بھی فصیح عالم پر تشدد نہیں رکوایا تھا۔۔۔

اسے ویسے ہی پیٹا جارہا تھا۔۔انسپکٹر کامران نے اسے دوبار آکر

ایسا کرنے سے روکنے کو کہا تھا۔۔۔

مگر وہ کسی کی نہیں سن رہی تھی۔۔۔۔اسکا موبائل بالکل بند

تھا۔۔۔۔

ایس ایچ او کو کالز پر کالز آرہی تھیں۔۔۔

"میم میں کیا جواب دوں ڈی آئی جی صاحب کو۔۔۔"

ایس ایچ او نے اس کے پاس آتے بچارگی بھری صورت بنائے پوچھا تھا۔۔۔ وہ سب ڈر رہے تھے مگر عفیرہ کو اس وقت ایسا کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔

"فون بند کر دیں آپ بھی ایس ایچ او صاحب۔۔۔۔ اگر ان لوگوں کی سن کر بیٹھے رہے تو کبھی کوئی مجرم اپنے انجام کو نہیں پہنچ پائے گا۔۔۔ بلکہ آپ ایسا کریں یہ فون یہیں پڑا رہنے دیں۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ ایس ایچ او صاحب خاموشی سے کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ پر سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ رہی تھی۔ جب ایس ایچ او
کا فون بجا تھا۔۔۔ اپنا فون تو وہ کافی دیر سے آف کیے بیٹھی ہوئی
تھی۔۔

اس نے سکرین پر نگاہیں گاڑھے بنا موبائل پر آتی کال کو دیکھے
فون اٹھا کر آن کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ داور سپیکنگ۔۔۔۔"

اس کی شائستگی بھری مترنم آواز سپیکر پر ابھری تھی۔۔۔

"ایسے وقت میں فون بند کر دینا اچھی بات نہیں ہے اے ایس پی صاحب۔۔۔ آپ ہم سے ملنے کو تڑپ رہی ہیں۔۔۔ ہم آپ سے بات کرنے کو بے قرار ہیں۔۔۔ اوپر سے ظلم کی انتہا کے آپ نے فون ہی بند کر دیا ہے۔۔۔ اپنا فون آن کریں۔۔۔ بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"

وہی لب ولہجہ۔۔۔ جسے پہچاننے میں وہ غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ وہی تھا۔۔۔ عفیرہ نے فون کان سے ہٹاتے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔ جب تک دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

عفیرہ کی رنگت اس پل زرد ہوئی تھی۔۔۔ اگر اصل مجرم باہر تھا تو وہ کس بے گناہ کو تشدد کا نشانہ بنا رہی تھی سچ اگلوانے کے لیے۔۔۔ شاید وہ کچھ نہ جانتا ہو۔۔۔

عفیرہ کا سر چکرا گیا تھا۔۔۔

اس نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اپنا فون آن کیا تھا۔۔۔

فون آن کرتے ہی اسی نمبر سے کال آنے لگی تھی۔۔۔ عفیرہ نے فوراً سے پہلی یس کا بٹن پریس کیا تھا۔

"تم۔۔۔ تم وہی قاتل ہو نا۔۔۔۔ جس نے اس رات وجدان شاہ کا قتل کیا تھا۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر دوسری جانب سے ایک جاندار قہقہ گونجا تھا۔۔

"کیسے کیسے لوگوں کو بھرتی کر لیتے ہیں آفیسرز کے طور پر۔۔۔ اے ایس پی صاحبہ کبھی فون کال پر اقبال جرم نہیں کروائے جاتے۔۔۔اس کام کے لیے مجرم کو گرفتار کیا جاتا ہے۔۔۔ جس بچارے بے گناہ کو گرفتار کر کے ظلم کر رہی ہیں اس پر۔۔۔ اس نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

مجھے اچھے نہیں لگتے وہ لوگ۔۔۔جو بے گناہوں پر ظلم ڈھاتے

ہیں۔۔"

اس شخص کی بات پر عفیرہ نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔اس نے جلدی

سے ریسور اٹھاتے تشدد رکوادیا تھا۔۔۔جب اسے خبر ملی تھی کہ

وہ شخص بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔

عفیرہ کی چہرے کی رنگت تشویشناک حد تک سرخ ہو چکی

تھی۔۔۔یہ کیا کیا تھا اس نے۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم جرم کر کے سر عام پھرتے رہو گے۔۔ تم تک کوئی نہیں پہنچ پائے گا۔۔۔ تو بھول ہے یہ تمہاری۔۔۔ بہت جلد تم سلاخوں کے پیچھے ہو گے۔۔"

عفیرہ غضبناکی سے دھاڑی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں دوسری جانب سے پھر سے قہقہ گونجا تھا۔۔

"میں نے کوئی جرم نہیں کیا اے ایس پی صاحبہ۔۔۔۔"

وہ ماننے سے انکاری تھا۔۔۔ عفیرہ نے انسپکٹر کامران کو بلاتے اسے یہ نمبر ٹریس کروانے کو کہا تھا۔۔

وہ آج اور اسی وقت اس شخص کو پکڑنا چاہتی تھی۔

"میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تمہیں قتل کرتے ہوئے۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔۔

"آپ کی تڑپ بتا رہی ہے آپ ملنا چاہتی ہیں مجھ سے۔۔۔۔ مجھے پولیس والے کچھ خاص پسند نہیں ہیں۔۔۔ مگر آپ سے ملنے میں کوئی برائی بھی نہیں ہے۔۔۔ میری طرح اپنے پروفیشن کے ساتھ بہت ایماندار ہیں آپ۔۔۔

اچھی بنے گی ہم دونوں کی۔۔۔"

اس شخص کی بات سنتے عفیرہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔وہ خود اسے ملنے کے لیے بلا رہا تھا۔

مگر ساتھ اس کی بات سن کر وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"پیسے لے کر بے گناہ لوگوں کی جانیں لیتے ہو تم۔۔۔یہ پروفیشن نہیں درندگی ہے۔۔۔جس دن تم میرے ہاتھ لگ گئے۔۔اس دن بچ نہیں پاؤ گے۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر دوسری جانب سے پھر قہقہہ گونجا تھا۔۔۔اس کی سحر انگیز ہنسی اسپیکر پر چھا گئی تھی۔۔

"آپ کے نازک ہاتھ میرا کچھ نہیں بگاڑ پائیں گے۔۔۔جس دن آپ کے ہاتھ لگا اس دن آپ کے ہاتھوں پر اپنے نام کی مہندی کے رنگ دیکھنا چاہوں گا۔۔۔

خیر چھوڑیں ان باتوں کو۔۔۔آپ غصہ کر جائیں گی۔۔۔

ویسے میری بات کا جواب نہیں دیا آپ نے۔۔۔ملاقات کرنا چاہیے گی مجھ سے۔۔۔"

وہ شخص بے باکی سے بولا تھا۔۔

شاید اس لڑکی کو زچ کرنا اور اس کا غصے سے چیخنا اسے مزا دے رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کے غصے کی شدت اس کے لیے بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔
اس شخص کو اب وہ کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔ اب دشمنی پرسنل ہو چکی تھی۔۔۔

عفیرہ جانتی تھی اس میں بہت بڑا رسک تھا۔۔۔ مگر وہ یہ رسک لینا چاہتی تھی۔۔۔۔ اسے یہ الجھا ہوا پر اسرار کیس سلجھانے کے لیے کچھ بھی کرنا تھا۔۔۔

"میں ملنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔ کب اور کہاں ملنا ہے۔۔۔؟؟"

عفیرہ کے سوال پر دوسری جانب پھر سے قہقہ گونجا تھا۔۔۔ اس شخص کی یہ ہنسی عفیرہ کو زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی۔۔۔

شاید وہ یہ بات جانتا تھا تو اسی وجہ سے اسے بار بار زچ کر رہا

تھا۔۔۔

"آپ تو مجھ سے بھی زیادہ بے قرار ہیں مجھ سے ملنے کے

لیے۔۔۔"

اس شخص کا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا تھا۔۔۔

"کیوں اب ڈر لگ رہا ہے مجھ سے ملنے سے۔۔۔"

عفیرہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ انکار کرے۔۔۔

اس کے اس سوال پر دوسری جانب گہر اسناٹا چھا گیا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ داور سے ملاقات کرتے ہوئے کوئی بھی ڈر سکتا ہے۔۔

اس کا لہجہ بہت گھمبیر سا تھا۔۔۔۔اب پہلے جیسا نا سیریس انداز نہیں تھا۔۔۔۔شاید وہ خود ہی کہہ کر اب پچھتا رہا تھا۔۔۔۔

عفیرہ کو یہ بات حوصلہ دے گئی تھی۔۔۔

"آپ کو اکیلے آنا ہو گا۔۔۔ میر اڈرائیور آپ کے گھر سے پک کرے گا۔۔۔ آج رات آٹھ بجے۔۔۔"

وہ بول رہا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ کی رنگت اس پل سرخ ہوئی تھی۔۔۔ وہ اتنا بڑا اسٹار گٹ کلر اسے اکیلے اپنے پاس آنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔

یہاں کوئی بھی گھبرا سکتا تھا۔۔۔ تھوڑی بہت گھبراہٹ عفیرہ کے چہرے پر بھی آئی تھی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ مان گئی تھی۔۔۔اس شخص نے اس پر گولی چلائی تھی۔۔۔وہ گولی کہیں بھی لگ سکتی تھی۔۔۔

شاید وہ اسے جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا ہو اور نشانہ چوک گیا ہو۔۔

دشمن سے وہ کسی بھی بات کی توقع رکھ سکتی تھی۔۔۔

مگر عفیرہ پھر بھی یہ رسک لینا چاہتی تھی۔۔۔اسے دیکھنا تھا اس شخص کو۔۔۔

"میں تیار ہوں آنے کے لیے۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر دوسری جانب پھر سے خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔۔

اور پھر کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔

وہ کچھ دیر گم صُم سی کرسی کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھی رہی تھی۔۔۔۔

یہ کیسا کیس ملا تھا اسے۔۔۔وہ اپنی زندگی کی تمام پریشانیاں ہی بھول چکی تھی۔۔۔۔ پچھلے دو دن سے وہ اپنے گھر میں اس وقت جاتی تھی جب سب سو چکے ہوتے تھے۔۔۔

یقیناً اس کے گھر والے اس سے بہت زیادہ ناراض تھے۔۔۔ مگر وہ کیا کرتی۔۔۔ اسے اپنی ڈیوٹی بھی تو پوری ایمانداری سے سرانجام دینی تھی۔۔۔ ارحم سے بھی دوبارہ اس کی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

اپنی چیزیں اٹھاتی وہ آفس سے نکلی تھی جب اس کی نظر فصیح عالم پر پڑی تھی۔۔۔۔ جس بیچارے کا تھوڑی ہی دیر میں بہت برا حال کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

"آئم رئیلی سوری۔۔۔۔ مجھ سے غلطی سے یہ۔۔۔۔"

اس نے بولنا چاہا تھا جب وہ لڑکھڑاتا ہوا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس سے ٹھیک سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"اچھا نہیں کیا آپ نے میرے ساتھ۔۔۔۔بہت جلد آپ کو اس کا حساب دینا ہو گا اے ایس پی صاحب۔۔۔"

اس کو وارننگ دیتی نگاہوں سے گھورتا وہ وہاں آئے اپنے وکیل کے سہارے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کو شدید پچھتاوا ہوا تھا۔۔۔اس نے نظریں موڑ کر انسپکٹر کامران اور ایس ایچ او فہیم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو خاموش

نگاہوں سے اپنی اس جذباتی اور سر پھری آفیسر کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔

جو ان کی سوچ سے زیادہ الٹی کھونپڑی کی مالک تھی۔۔۔انہیں تو خوف محسوس ہونے لگا تھا یہ اپنے ساتھ ساتھ ان کی وردی بھی اتروا دے گی۔۔۔

"ایسی غلط فہمیاں ہوتی رہتی ہیں۔۔۔ہٹا کٹا انسان ہے۔۔ایک ہفتے میں ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اور جو گرفتاری سے اس کی بے عزتی ہوئی ہے۔۔۔وہ بھی میں دیکھ لوں گی۔۔۔"

اے ایس پی عفیرہ کے چہرے پر ابھی بھی پچھتاوا کچھ خاص دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔

ایک اس قدر زہین اور قابل آفیسر سے ایسی غلطی کی امید نہیں کی جاسکتی تھی۔۔۔

یقیناً کچھ ایسا تھا اس کی دماغ میں جو وہ ظاہر نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ کبھی بھی اپنا کوئی کیس ادھورا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔۔اپنے اسی جذبے اور لگن کی وجہ سے وہ اپنے محکمے میں بہت مشہور بھی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اسلام و علیکم۔۔۔۔"

گھر میں داخل ہوتے ہی اسے سامنے اکبر صاحب بیٹھے نظر آئے تھے۔۔۔اس کی آواز پر انہوں نے اخبار کا صفحہ پلٹتے اپنا چشمہ درست کیا تھا۔۔۔۔ سلام کا جواب دیتے انہوں نے اس کی جانب دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

یہ ان کی ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔

"ماموں۔۔۔۔ ہمارا سسٹم اتنا کرپٹ کیوں ہے۔۔۔کیسے ٹھیک ہو گا یہ سب۔۔۔۔؟؟"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔ موبائل اور باقی چیزیں ٹیبل پر رکھتی وہ ان کے برابر آن بیٹھی تھی۔۔۔

اس کی تھکی تھکی پریشان آواز پر اکبر صاحب نے اخبار سائیڈ پر رکھتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کو بغیر تصدیق کے ایک اتنی بڑی شخصیت کو گرفتار نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔ ارحم اپنی جگہ بالکل ٹھیک سمجھا رہا تھا تمہیں۔۔۔ سینئر ہے تمہارا۔۔۔ تم سے زیادہ تجربہ ہے اسے۔۔ بات سن لیا کرو اس کی۔۔"

بات کلیئر ہو جانے کے بعد لوگ پولیس محکمے کے ساتھ ساتھ اسے بھی گالیاں دے رہے تھے۔۔۔

اس کی راستے میں ڈی آئی جی صاحب سے بات ہوئی تھی۔۔۔جو اس پر بہت زیادہ غصے میں تھے۔۔

اسے اچھی خاصی باتیں سنائی تھیں۔۔۔اپنا کام ایمانداری سے کرنے کی کوشش میں وہ دن رات ایک کر چکی تھی۔۔۔پچھلی دو راتوں سے سوئی نہیں تھی۔۔۔بازو اس کا زخمی تھا۔۔۔جس کی تکلیف نے الگ اس کا جینا مشکل کیا ہوا تھا۔۔۔

اوپر سے رہی سہی کسر لوگوں کی الٹی سیدھی باتوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔

ڈی آئی جی صاحب نے اسے آخری وارننگ دی تھی۔۔۔ کہ اگر دوبارہ اس کی جانب سے ایسی کوئی غلطی کی گئی تو اسے سسپنڈ کر دیا جائے گا۔۔۔

علینہ شاہ کی جانب سے بھی بہت غصے بھرا بیان آیا تھا۔۔۔ نائل شاہ کی جانب سے بھی اسے کال کی گئی تھی۔۔۔ مگر اس نے وہ کال پک نہیں کی تھی۔۔۔۔

نائل شاہ اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس کا دماغ اس وقت بالکل الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

"مجھے نائٹی پرسنٹ اسی پر ڈاؤٹ تھا۔۔۔ مگر شاید میری جانب سے اٹھائے قدم ہی پہلے سے کی خبر کر دی گئی تھی۔۔۔ کچھ ایسی حرکت کی گئی ہے۔۔ جو ابھی تک میری نظروں میں نہیں آ پا رہی۔۔۔۔ مگر مجھے یقین ہے پورا کہ میں غلط نہیں ہوں۔۔۔ کوئی بہت بڑی چال چلی گئی ہے۔۔

ارحم کو تو رہنے ہی دیں ماموں۔۔۔ وہ تو چاہتا ہے میں یہ جاب ہی چھوڑ دوں۔۔"

وہ منہ بسورتے بولی تھی۔۔۔ تھکن سے چور پژمردگی بھرا انداز

تھا۔۔۔

وحیدہ بیگم کو وہ اپنی سگی اولاد کی طرح عزیز تھی۔۔

دل ہی دل میں اس کی سلامتی کی ڈھیروں دعائیں کی تھیں۔۔۔۔

وہ ہر معاملے میں ایسی ہی جنونی تھی۔۔۔

اکبر صاحب سے ان کا کوئی دوست ملنے آگیا تھا تو وہ اٹھ کر چلے

گئے تھے۔۔

"زخم کیسا ہے؟؟ درد ہے ابھی بھی۔۔۔"

اس کے زخم کو چھوتے انہوں نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔

"زخم ٹھیک ہو رہا ہے۔۔۔ مگر درد کی شدت ابھی بھی بہت

ہے۔۔۔"

اس نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔ جیسے یہ درد کوئی معنی ہی نہ رکھتا

ہو۔۔۔

وحیدہ بیگم نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ دس

سال کی تھی جب سے ان کے ساتھ رہ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بہت صبر والی تھی۔۔۔ ورنہ جو حالات اس نے اپنی زندگی میں دیکھے تھے۔۔وہ کسی اور نے دیکھے ہوتے تو اب تک وہ انسان ختم ہو چکا ہوتا۔۔۔

لیکن وہ بہت مضبوطی کے ساتھ ڈٹی ہوئی تھی۔ ان کی دعا تھی کہ یہ لڑکی ایسے ہی مضبوط رہے۔۔

مزید کوئی غم اور اذیت نہ ملے اسے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اب تک تم ہماری ہر بات مانتے آئے ہو آصف۔۔۔ اب اس معاملے میں بغاوت مت کرو۔۔۔ ہم جو فیصلہ کر چکے

ہیں وہی ہو گا۔۔۔ تمہاری بیٹی کی شادی ہمارے پوتے

ارباب سے ہی ہو گی۔۔۔ ورنہ بھول جانا کہ تم ہمارے

خاندان کا حصہ رہو گے اور تمہاری بیٹی اس دنیا کا۔۔۔"

ظفر صاحب کی بات پر آصف صاحب نے بے یقینی سے ان کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بابا جان آج تک آپ کا ہر حکم مانا ہے۔۔۔ آپ نے جسے

چھوڑنے کا کہا چھوڑ دیا۔۔۔ جسے اپنانے کا حکم دیا اسے اپنی زندگی

کا حصہ بنایا۔۔ آپ پھر بھی ایسا بول رہے ہیں۔۔۔ بابا جان رحم

کریں مجھ پر۔۔۔ آپ چاہتے ہیں میں اپنی بیٹی کی شادی ایسے شخص سے کر دوں۔۔۔

جس کے کردار کی گواہی آپ بھی نہیں دے سکتے۔۔۔"

ان کا ضبط جواب دینے لگا تھا۔۔۔ جبکہ ظفر صاحب کو آج بیٹے کا اس طرح سے اپنے دوبدو آکر بولنا غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے خود پر ضبط کر کے بیٹھے تھے۔۔۔ وہاں بیٹھے باقی افراد خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔۔۔ کوئی

بھی اس معاملے میں بول کر اپنے لیے مصیبت نہیں کھڑی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آصف صاحب تن تنہا اپنے باپ کی عدالت میں اکلوتی بیٹی کا مقدمہ لڑ رہے تھے۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ آخر میں اسے ہارنے والے تھے۔۔

"یہ فیصلہ تمہارے سامنے تمہاری رضا سے ہوا تھا آصف۔۔۔ تمہاری اپنی بیٹی کی مرضی شامل تھی اس میں۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری بیٹی ایسے ہی میرے پوتوں کو ٹھکراتی رہے گی۔۔۔ ان کا تماشا بناتی رہے گی۔۔۔

اور میں خاموش رہوں گا۔۔جب اس نے اپنی مرضی سے

ارباب کو چنا تھا تب کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا تمہیں۔۔۔تب کچھ

نہیں بولے اور اب تمہاری بیٹی کا دل اگر کسی اور شے کو چاہ رہا ہے

تو پھر سے اس کی وکالت کرنے پہنچ گئے۔۔۔کیونکہ تم جانتے ہو

کہ تمہاری بیٹی تمہاری بات نہیں مانے گی۔۔بے لگام ہو گئی ہے

وہ۔۔۔

میرا پوتا بات ماننے کو تیار ہے مگر تمہاری خود سر بیٹی تمہارے کہے

میں نہیں آ رہی۔۔۔"

ظفر صاحب کے لہجے میں غصہ اور اشتعال انگیزی واضح محسوس کی جاسکتی تھی۔۔۔ جبکہ آصف صاحب کی بے بسی اس گھر کے سبھی لوگ دیکھ رہے تھے۔۔۔ کوئی ان کے حق میں چاہنے کے باوجود نہیں بول پارہا تھا۔۔۔

اس گھر میں ظفر صاحب کے فیصلوں کے آگے کبھی کوئی نہیں بول پاتا تھا۔۔۔ وہ انسان جب ضد پر آتا تھا تو سفاکی کی انتہا پر پہنچ جاتا تھا۔۔۔ آصف صاحب کو آج پہلی بار اپنے باپ کی سفاکی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

ورنہ اس سے پہلے وہ ان کے ہر فیصلے میں برابر کے حامی تھے۔۔۔

آج ان کی یہ بے بسی دیکھ وہاں موجود ایک انسان کو بہت مزا آرہا تھا۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ بہت مزے سے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔۔۔جو باپ بیٹا ایک ساتھ سفاک بنے سب کے حق میں سنگین فیصلے سناتے آئے تھے۔۔۔ی

وہ آج آپس میں لڑ رہے تھے۔۔۔

"آپ کے پوتوں کے کردار ہمیشہ مشکوک رہے ہیں۔۔ پھر کیسے دے دوں ان کو اپنی بیٹی۔ جانتے ہیں آپ کا پوتا آج کل کس کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے۔۔ کیسے کیسے لوگوں کے ساتھ تعلقات ہیں اس کے۔۔۔"

آصف صاحب بھی اب کی بار پیچھے نہیں رہے تھے۔۔۔ کل ارباب نے شراب کے نشے میں دھت ان کے ساتھ جو بدتمیزی کر چکا تھا۔۔۔ وہ اسی کی بنیاد پر آج یہ محاذ کھولے کھڑے تھے۔۔۔

"جوانی میں سب ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔ سدھر جائے گا وہ بھی۔۔۔ جیسے تم سدھر گئے۔۔۔ اپنی جوانی کے قصے تو تم بھولے نہیں ہو گے ابھی۔۔۔ اگر بھولے ہو تو یاد کروا دوں۔۔۔"

اس کی جانب کافی غصے سے دیکھتے انہوں نے سب کی موجودگی کا خیال کرتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

"احسان مند ہونا چاہیے تمہیں ہمارا۔۔۔ الٹا تم ہمیں ہی برا بھلا کہہ رہے ہو۔۔۔"

ظفر صاحب لحاظ رکھنے والوں میں سے ہرگز نہیں تھے۔۔۔ ان کی بات کے جواب میں آصف صاحب کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ کس بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔ اس گھر کے چند ایک لوگ ہی جانتے تھے۔۔

"جتنی جلدی ہو سکے اپنی بیٹی کو راضی کرو۔۔۔ ہم چاہتے ہیں تمہاری بیٹی ہی ہمارے ارباب کی بیوی بنے۔۔۔۔ اسی خاندان کا خون ہے۔۔۔ کوئی زیادتی نہ ہو اس کے ساتھ۔۔۔"

انہوں نے بیٹے پکو دبے لفظوں میں وارن کرتے کہا تھا۔۔۔ اور
وہاں سے اٹھ گئے تھے۔۔۔

آصف صاحب اس وقت چیرا جھکائے گہری سوچ میں گم
تھے۔۔۔ آج تک ہر ایک کو اپنے پیر کی جوتی پر رکھنے والا آج
زندگی میں پہلی بار بے بسی کا شکار نظر آرہا تھا۔۔

ان کی یہ بے بسی اس گھر کے کچھ لوگوں کے دل کو بہت سکون
پہنچا رہی تھی۔۔

جن میں سہر فہرست تھی زوبیہ یوسف زئی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پچھلی دوراتوں سے نہ سونے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی۔۔۔

الارم پر بھی اس کی آنکھ نہیں کھل پائی تھی۔۔۔اسے آٹھ بجے جانا تھا۔۔۔نو بجے کے قریب مسلسل بجتے فون پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔

اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔۔۔اس نے کمر پر بکھرے اپنے دراز بالوں کو سمیٹتے گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا۔۔۔جس پر نظر پڑتے ہی وہ بوکھلا اٹھی تھی۔۔۔آٹھ بجے اسے نکلنا تھا۔۔۔اور وہ ابھی تک سو رہی تھی۔۔

اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔۔افسوس کرنے کے ساتھ ہی اس کا دھیان موبائل کی جانب گیا تھا۔۔۔۔جہاں ایک ان نون نمبر سے اسے مسلسل کالز آرہی تھیں۔۔۔اس نے جلدی سے بنا سوچے سمجھے کال پک کی تھی۔۔۔۔

"دوسروں کو ڈرانے والی اے ایس پی صاحبہ خود ڈر گئیں۔۔۔ آنے کا وعدہ کرکے مکر گئیں آپ۔۔۔اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔۔۔مجھے وعدہ خلاف لوگ بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔"

وہی پر اسرار گھمبیر لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔جس کی بات سنتے عفیرہ بیڈ سے اٹھ آئی تھی۔۔

وہ اب اسے کیا بتاتی اپنی نیند کے بارے میں کہ وہ گھوڑے گدھے بیچ کر پچھلے سات گھنٹوں سے سو ہی رہی تھی۔۔۔

"میں دس منٹ میں تیار ہو کر باہر آ رہی ہوں۔۔۔ تم اپنے ڈرائیور کو بھیج دو۔۔۔"

بنا کوئی اور بات کیے اس نے اپنے مخصوص تیکھے لہجے میں کہتے حکم جاری کیا تھا۔۔ جیسے وہ اس کا کوئی ماتحت ہو۔۔۔

دوسری جانب اس لڑکی کی اس بہادری کو کافی انجوائے کیا گیا تھا۔۔

"جی ٹھیک ہے مادام۔۔۔۔ آپ کے لیے ڈرائیور آٹھ بجے ہی بھیج دیا گیا تھا۔۔۔وہ پچھلے ایک گھنٹے سے آپ کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔ دس منٹ اور کر لے گا۔۔۔میں اپنے لوگوں کو جو لینے بھیجتا ہوں۔۔۔۔وہ اس شے کو لے کر ہی واپس لوٹتے ہیں۔۔۔ وہ جانتے ہیں ان کے باس کو ان کا خالی ہاتھ آنا پسند نہیں ہے۔۔۔

"

بہت عجیب سا انداز تھا۔۔۔۔ عفیرہ کو لگا تھا وہ اسے دھمکی دے رہا ہے۔۔۔

عفیرہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔ بس ایک بار یہ شخص اس کے ہاتھ لگ جائے۔۔

وہ ایسے چمڑی ادھیڑے گہ کے نسلیں یاد رکھیں گے اس کی۔۔۔

"سنو۔۔۔"

وہ فون بند کرنے لگی تھی جب اچانک بڑے عجیب سے انداز میں اسے پکارا گیا تھا۔۔۔

کال کاٹتے کاٹتے اس کا ہاتھ ایک جگہ پر تھم سا گیا تھا۔ گھمبیر بھاری دلربائی میں ڈوبا لہجہ تھا۔

عفیرہ کے چہرے کی رنگت میں ایک دم سے بدلاؤ آیا تھا۔۔۔

"اگر ہو سکے تو بلیک ساڑھی پہن کر آجانا۔۔ ہمیشہ فل یونیفارم میں دیکھا ہے آپ کو۔۔۔ دیکھنا چاہتا ہوں ساڑھی کس قدر جچتی ہے آپ پر۔۔۔"

گھمبیر بھاری متبسم لہجہ۔۔۔۔ جو کسی کی بھی سانسیں چھین لینے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔

عفیرہ کچھ لمحے کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔ وہ اسے ایسے اپنی فرمائش کہہ رہا تھا جیسے وہ اس کی گرل فرینڈ ہو اور اسے ڈیٹ پر ملنے آ رہی ہو۔۔۔۔

عفیرہ کی غصے سے مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔ یہ شخص بولنے سے پہلے بالکل بھی نہیں سوچتا تھا۔۔۔

اسے اس بات کا تو اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہتی۔۔۔۔ کال ہی کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

مگر مارے غصے کے عفیرہ کے چہرے کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

اسے علینہ شاہ یاد آئی تھی۔۔۔ جس نے اس دن ایسے ہی بلیک ساڑھی پہن رکھی تھی۔۔۔ یقیناً اسی شخص کی فرمائش پر۔۔۔

پورا وقت اس کا دماغ غصے سے گھومتا رہا تھا۔۔۔

"گھٹیا انسان۔۔۔ تمہاری سزا بہت دردناک ہو گی۔۔۔ کیا میں وہاں اکیلے جا کر کوئی غلطی تو نہیں کر رہی۔۔۔ وہ مجھے کیوں بلا رہا

ہے اس طرح۔۔۔ کہیں وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا کر خاموش تو

نہیں کروانا چاہتا۔۔۔

صرف میں ہی ہوں جو اس کی شناخت کر سکتی ہوں۔۔۔ وہ مجھے بلا

کر خود سے میرے سامنے کیوں آئے گا بھلا۔۔۔ اتنا بے وقوف تو

نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ کپڑے بدل کر مرر کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ نیوی

بلو کلر کے سادہ سے ڈریس میں اس نے دوپٹے کو اچھے سے اپنے

گرد اوڑھ لیا تھا۔۔۔ اس کا بازو بھی زخمی تھا۔۔۔

وہ جس انسان سے ملنے جا رہی تھی۔۔۔ وہ ایک خطرناک ٹارگٹ کلر تھا۔۔۔

عفیرہ کی چھٹی حس اسے روک رہی تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکی اپنے کام میں ایسی ہی تھی۔۔۔ اس نے خوف کھانا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔ اگر اسے زرا سا بھی کسی بات کا خوف ہوتا تو وہ یہ فورس جوائن ہی نہ کرتی۔۔۔

وہ سادہ سے حلیے میں تھی۔۔۔ جس کے باوجود اس کی دودھیا رنگت کی چمک دمک دیکھنے لائق تھی۔۔

اس کے گلابی گالوں پر دونوں جانب سیاہ تل تھے۔۔۔جو ان کی دلکشی کو مزید بڑھا دیتے تھے۔۔۔

اپنے دوپٹے کو درست کرتی وہ باہر نکل آئی تھی۔وہ جب بھی رات کو کہیں باہر جاتی تھی۔۔تو فل یونیفارم میں ہی کسی آفیشل کام سے جاتی تھی۔۔۔

آج پہلی بار وہ اس طرح سے جا رہی تھی۔۔۔۔اسی خاطر باہر نکلتے ہی اسے ڈنر کے لیے بیٹھے سب گھر والوں کی نگاہوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔

"کہاں جا رہی ہے ہماری بیٹی۔۔۔؟؟"

اس کے ماموں نے بہت محبت سے اس کے سر پر پیار کرتے پوچھا تھا۔۔۔

"ماموں سٹاف کا آفیشل ڈنر ہے وہیں جا رہی تھی۔۔ آفس کی گاڑی پک کرنے آئی ہے۔۔۔ وہی ڈراپ بھی کر دے گی۔۔۔ آپ فکر مت کیجئے گا۔۔۔ میڈیسن لے کر ٹائم پر سو جائیے گا۔۔۔"

اس نے بہت مشکل سے ان سب کے سامنے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

اندر ہی اندر وہ ڈر بھی رہی تھی۔۔۔ نجانے اس کا یہ فیصلہ ٹھیک بھی تھا یا غلط۔۔۔

لیکن وہ شخص مزید تباہی بھی پھیلا سکتا تھا۔۔۔ وہ ایک بار اس سے مل کر اس کی شناخت کرلینا چاہتی تھی۔۔۔

اپنے گھر والوں کو مطمین کرتی وہ باہر آگئی تھی۔۔۔ جہاں ڈرائیور پہلے ہی اس کا منتظر کھڑا تھا۔۔۔

عفیرہ نے کافی گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس کے چہرے پر ماسک لگا ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔

عفیرہ نے اپنا پرس بہت مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔ اس نے احتیاطاً اپنے پاس دو گنز رکھی تھیں۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اسے یہ پسٹل شاید اندر نہ لے جانے دیا جائے۔۔۔ اسی خاطر اس نے دوسرا پسٹل اپنی شرٹ کی اندرونی پاکٹ میں رکھ لیا تھا۔۔۔۔ دوپٹہ اس نے ایسے سیٹ کیا تھا کہ وہ پسٹل کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر براجمان ہوتے۔۔۔وہ بیک ویو مرر سے اس ڈرائیور کو گھورتی رہی تھی۔۔۔

"کب سے کام کر رہے ہو تم اس شخص کے لیے۔۔۔؟؟"

اس نے پہلا سوال داغا تھا۔۔۔جس کا دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

"ڈرائیوری کے علاوہ بھی کچھ کرتے ہو یا تم صرف اسی کام کے لیے رکھے گئے ہو۔۔۔"

اس نے دوبارہ مخاطب کیا تھا۔۔ کہ شاید اس بات کا جواب دے

دے وہ۔۔۔

مگر وہ پورے دھیان اور قدرے تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرتا

اس کی باتوں پر کان بند کیے ہوئے تھا۔۔۔ عفیرہ کر بہت غصہ آتا

تھا جب کوئی اسے اس کی بات کا جواب نہ دے۔۔۔

اس وقت بھی اس کا چہرا غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔ گال تپ

اٹھے تھے۔۔

"یقیناً تمہارے باس نے منع کیا ہو گا۔۔۔ لگتا ہے اس کمینے شخص نے بہت ڈرا کر رکھا ہوا ہے تم لوگوں کو۔۔۔"

اس نے یہ لفظ جان بوجھ کر استعمال کیا تھا۔۔۔ اسے بولنے پر اکسانے کے لیے۔۔۔

جب اسی پل اس شخص نے اتنے زور سے بریک لگائی تھی کہ عفیرہ جو اپنے ہی دھیان بیٹھی تھی۔۔۔ اس کا سر بہت بری طرح سے ڈرائیور کی سیٹ کی پشت سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔

"کیا طریقہ ہے یہ۔۔۔؟؟ گاڑی چلانی نہیں آتی تمہیں۔۔۔؟؟"

وہ غصے سے چلا اٹھی تھی۔۔۔

"میم مطلوبہ جگہ آچکی ہے۔۔۔ آپ باہر آسکتی ہیں۔۔۔
پلیز۔۔۔"

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا شخص اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ باہر سے ایک شخص نے عفیرہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اسے باہر آنے کو کہا تھا۔۔تب عفیرہ کا دھیان باہر کی جانب گیا تھا۔۔۔ اس گاڑی کے سارے شیشے اس قدر سیاہ تھے کہ اسے باہر کے مناظر ٹھیک سے دکھائی نہیں دیئے تھے۔۔۔

ہاں اسے اتنا پتا تھا کہ یہ شخص مین روڈ سے نہیں آیا تھا۔۔۔ مین روڈ پر عفیرہ نے جگہ جگہ چیک پوسٹیں لگوا رکھی تھیں۔۔۔ اس نے متبادل راستہ اختیار کیا تھا۔۔۔

عفیرہ سوچ چکی تھی کہ کل ان سب راستوں پر وہ اپنی نفری بیٹھانے والی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلتے اس نے جگہ کا تعین کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہاں ہر جانب صرف تاریکی کا راج تھا۔۔۔ اسے وہ بلڈنگ تک دکھائی نہیں دی تھی جس کے باہر وہ کھڑی تھی۔۔

صرف گاڑی کی لائٹس کی روشنی تھی۔۔۔

پوری تیاری کے ساتھ بیٹھا تھا یہ شخص۔۔۔وہ گہرا سانس بھرتی اللہ کو یاد کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

نجانے کون کون سی راہداریوں سے گزرتے اسے ایک بڑے سے حال کمرے میں لایا گیا تھا۔۔۔جہاں ہر جانب تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ایک کرسی رکھی گئی تھی جہاں اسے بیٹھنے کو کہا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ خاموشی سے وہاں ٹک گئی تھی۔۔ نگاہیں گھما کر ارد گرد دیکھنے پر بھی اسے کچھ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔ یہاں ہر جانب اندھیرے کا راج تھا۔۔

عفیرہ کا پرس بھی اس سے نہیں لیا گیا تھا۔۔۔ نہ اس کی کوئی چیکنگ کی گئی تھی۔۔۔

اسے لگا تھا شاید وہ ابھی آجائے گا۔۔۔ مگر آدھا گھنٹہ گزر جانے کے باوجود اس شخص کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

عفیرہ زچ ہونے لگی تھی ابھی۔۔۔اس نے فون اٹھاتے اسی ان نون نمبر پر کال ملائی تھی۔۔۔

"تم کہاں پر ہو۔۔۔؟؟میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے کہ تمہارے انتظار میں ضائع کروں۔۔۔"

وہ بنا خوف کھائے غصے سے بولی تھی۔۔۔

مقابل اس لڑکی کی اس بے خوفی سے خوب متاثر ہوا تھا۔۔۔

"میرا وقت آپ سے بھی کہیں زیادہ قیمتی ہے۔۔۔ آپ نے بھی تو میرا ایک گھنٹہ ضائع کروایا ہے۔۔۔ اب تھوڑا سا صبر آپ بھی کر لیں۔۔۔ دس بجے ملاقات ہوتی ہے آپ سے۔۔۔"

اس کا جواب سنتے عفیرہ کا خون کھول کر رہ گیا تھا۔۔۔۔ وہ جان بوجھ کر صرف بدلہ لینے کے لیے انتظار کروا رہا تھا۔۔۔

"گھٹیا انسان۔۔۔۔"

وہ دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔ نجانے کیوں مگر اسے لگ رہا تھا کہ اس نے یہاں آ کر غلطی کی تھی۔۔۔

ایک عادی مجرم پر بھروسہ کر کے۔۔۔

عفیرہ نے اسی سوچ کے ساتھ اپنا موبائل نکالتے انسپکٹر کامران کو کال کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کی کال جا ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

یہاں جیمرز لگے ہوئے تھے۔۔۔ اس کا نیٹ ورک جام کر دیا گیا تھا۔۔۔ اس نمبر پر کال گئی تھی۔۔۔ مگر یہاں سے باہر کسی نمبر پر اس کی کال نہیں جا پا رہی تھی۔۔۔

عجیب سسٹم تھے یہاں کے۔۔۔۔بہت گھور گھور کر دیکھنے پر بھی

اسے کچھ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

عفیرہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔

اسے اے ایس پی عفیرہ کو ان لوگوں نے یہاں یر غمال بنالیا تھا

اس کی اپنی بے وقوفی کی وجہ سے۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے اب مکمل طور پر تیار تھی کہ آنے والے وقت

میں جو بھی ہونے والا تھا دیکھا جائے گا۔۔۔

اس کی گرفت اپنے پرس پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔اس کی گردن میں پہنا لاکٹ وہ شرٹ کے اندرونی حصے میں جانب کیے ہوئے تھی۔۔۔جو دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ مگر یہاں اس کا بہت بڑا محافظ تھا۔۔۔

اس کا دشمن شاید اسے کوئی کمزور لڑکی سمجھ کر یہاں اکیلے بلا چکا تھا۔۔۔لیکن اس کے دشمن کو اندازہ نہیں تھا کہ اس بار اس کا سامنا کس سے ہوا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر بعد اسے قدموں کی آواز آئی تھی۔۔

وہ الرٹ ہو کر بیٹھی ہی تھی۔۔۔جب اس کے سامنے ایک ٹھنڈا ٹھار جوس کا گلاس رکھ کر وہ شخص ویسے ہی واپس چلا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی سرد نظریں گلاس میں پڑی برف پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

یہ شخص جان بوجھ کر اس کا ضبط آزما رہا تھا۔۔۔اس نے گلاس کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔۔جس کی برف آہستہ آہستہ مشروب میں گھل رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی اسے وہاں بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔ عفیرہ نے پلٹ کر دیکھنا چاہا تھا مگر اسے کچھ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔اس کے سامنے رکھے ٹیبل کی دوسری جانب اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

فاصلہ بہت کم تھا۔۔۔ مگر تاریکی اس قدر زیادہ تھی کہ وہ صرف ٹیبل کے آدھے حصے کو دیکھ پارہی تھی۔۔۔

وہ شخص کرسی گھسیٹ کر اس کے مقابل بیٹھ چکا تھا۔۔۔ مگر عفیرہ آنکھیں پھاڑنے کے باوجود اسے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اس کے اوپر روشنی تھی۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اسے مکمل طور پر دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

"کیسی ہیں اے ایس پی صاحبہ۔۔۔؟"

کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھتے اس نے عفیرہ کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

گھمبیر سحر انگیز بہت خوبصورت آواز تھی اس کی۔۔۔شاید یہ آواز وہ پہلی بار سن رہی تھی۔۔۔

یا شاید پہلے بھی سن چکی تھی۔۔۔یا پھر وہ لہجے بدل کر بات کرنے کا عادی تھا۔۔۔

اس کا دماغ الجھنے لگا تھا۔۔۔

"وجدان شاہ کو کیوں قتل کیا تم نے۔۔۔؟؟ وہ ایک بہت ہی ایماندار اور اپنی عوام سے محبت کرنے والے سیاستدان تھے۔۔۔ ان سے کیا دشمنی تھی تمہاری۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔ اس کے سوال کا جواب صاف نظر انداز کیا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا ایماندار۔۔۔۔ بس یہی دشمنی تھی کہ وہ شخص بہت زیادہ ایماندار تھا۔۔۔ اور اتنا خالص پن اور ایمانداری ہضم نہیں ہوتی مجھ سے۔۔۔"

اس شخص نے قہقہہ لگاتے ابھی بھی غیر سنجیدہ انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔وہ شاید اس کا صبر آزما رہا تھا۔۔۔یا پھر اسکے دماغ کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔

"مجھے تمہارا چہرا دیکھنا ہے۔۔۔"

عفیرہ اس کے فضول جواب کے بدلے سنجیدگی سے بولی تھی۔۔۔

"میں اسی انسان کی فرمائش پوری کرتا ہوں جس نے میری فرمائش پوری کی ہو۔۔۔آپ اگر ابھی ساڑھی پہن کر آجاتیں تو میں بھی آپ کو اپنا چہرا دکھا دیتا۔۔۔"

گھمبیر بوجھل لہجے میں کہتا وہ عفیرہ کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ کر گیا تھا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ایک غنڈے بدمعاش سے وہ بھلا اور کیا ہی توقع کر سکتی تھی۔۔۔

وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"واپس بیٹھ جائیں۔۔۔میری مرضی کے بغیر آپ یہاں سے ہل بھی نہیں سکتیں۔۔۔"

وہی سنجیدگی بھرا انداز تھا۔۔۔

"آپ کو یہاں بلانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ اور آپ کا محکمہ میرے بارے میں جو معلومات اکٹھی کر رہا ہے کہ میں آگے کیا کرنے والا ہوں اسی کے بارے میں آگاہ کرنا تھا۔۔۔

تا کہ میرے بارے میں سوچ سوچ کر آپ اپنی نیندیں خراب نہ کریں۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

عفیرہ کو محسوس ہوا تھا جیسے وہ ٹیبل پر آگے کو جھکا تھا۔۔۔خوشبو کا ایک بہت ہی دلفریب جھونکا عفیرہ کے نتھنوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔

وہ ایک دم سے پیچھے ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ مقابل کے اعنابی لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

عفیرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ بس خاموشی سے اندھیرے میں نگاہیں گاڑے آواز کی سمت تکے گئی تھی۔۔۔۔

"اگلی باری وجدان شاہ کے مزید دو قریبی ساتھیوں کی باری ہے۔۔۔ ان دونوں کو باری باری موت کے گھاٹ اتارا جائے گا۔۔۔ بچا سکتی ہو تو بچا لو۔۔۔"

اس شخص نے اسی پارٹی کے دو اور سیاسی لیڈروں کا نام لیا

تھا۔۔۔

عفیرہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یی۔۔۔یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔؟؟کک کس کو مارنے کا ارادہ

ہے؟تت تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"

عفیرہ نے بولنے کی ساتھ ساتھ اپنے پرس سے پسٹل نکالا

تھا۔۔۔جو اس کی گود میں رکھا ہونے کی وجہ سے مقابل کی

نگاہوں سے اوجھل تھا۔۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"

وہ پسٹل پر اپنی گرفت مضبوط کرتے بولی تھی۔۔۔ چہرے پر ایسے ہی خوف بھرے تاثرات سجائے اس نے لمحے کے ہزارویں حصے میں مقابل پر پسٹل تانا تھا اور ایک ساتھ کئی وار کر دیئے تھے۔۔

یہاں تک کے اس کے پسٹل سے ساری گولیاں ختم ہو گئی تھیں۔۔۔ اس کے چہرے پر انتہائی قہر آلود تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ کسی مشن کو نکلے اور اسے پورا نہ کر سکے۔۔۔

موبائل کی ٹارچ آن کرتے اپنی جگہ سے اٹھتے وہ جیسے ہی اس کرسی کی جانب بڑھی تاکہ اس شخص کا چہرا دیکھ سکے۔۔۔۔ آگے بڑھتے ہوئے اس کے چہرے کی رنگت فق ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ کرسی خالی پڑی تھی۔۔۔

وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

عفیرہ اپنی جگہ پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔ وہ جیسے ہی مڑنے لگی مقابل نے اس کو ایک جھٹکے سے دور دھکیلا تھا۔۔

وہ سیدھی دیوار سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔اس کے ماتھے سے درد کی ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔اس کا بازو پہلے شدید زخمی تھا۔۔۔وہ اس لڑائی میں اس شخص کے مقابلے میں کمزور تھی۔۔۔

وہ اس کی گردن کو پشت سے اپنے شکنجے میں لیتا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں عفیرہ کی گردن کو جھلسانے لگی تھیں۔۔

"مجھے مارنا اتنا ہی آسان لگتا ہے آپ کو اے ایس پی صاحب۔۔۔۔"

سفاکیت میں ڈوبی آواز اس پل عفیرہ کی سانسیں چھین گئی تھی۔۔۔یہ شخص پہلے بھی اس پر اپنی بے رحمی دکھا چکا تھا۔۔۔

ایک بار پھر سے وہ اس کے ساتھ وہی کرنے جا رہا تھا۔۔۔

عفیرہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس شخص کی آہنی گرفت میں وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہے۔۔۔کب تک بھاگو گے۔۔۔"

وہ لڑکی موت کا خوف نہیں رکھتی تھی۔اس کی بات پر اس شخص کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔اس نے عفیرہ کو اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔مگر وہ ابھی بھی اس کے اتنے ہی قریب کھڑا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں عفیرہ کا چہرا جھلسانے لگی تھیں۔۔۔

وہ اس کے دونوں اطراف ہتھیلیاں جمائے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے پا رہا تھا۔۔اسے لگا تھا جیسے وہ اندھی ہو چکی ہو۔۔۔

"میں دیکھنا چاہتی ہوں تمہیں۔۔۔"

وہ پھر سے بولی تھی۔۔۔

"محبوبہ نہیں ہیں آپ میری جو آپ کی بات مانوں۔۔۔۔"

اس نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ آگ کے اس شعلے پر عفیرہ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جب اسے اعنابی لب دکھائی دے پائے تھے صرف۔۔۔

مگر اس شخص کو بات کرنے کی بالکل بھی تمیز نہیں تھی۔۔۔ عفیرہ سرخ چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اس کی جانب سے رخ موڑ چکا تھا۔۔۔

وہ یہاں اسے دیکھنے آئی تھی۔۔۔اور یہ شخص اسے بالکل کوئی موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اس شخص کا لہجہ ایک دم سے سرد ہوا تھا۔۔۔جیسے اس لڑکی کی حرکت اس کے مزاج پر سخت گراں گزری تھی۔۔۔

اس پل اگر وہ اس شخص کی آنکھوں کی سفاکیت دیکھ لیتی تو شاید خوف سے سکڑ جاتا تھا۔۔۔

"میں نے آپ کو یہاں جس کام کے لیے بلایا تھا۔۔۔وہ بتا چکا ہوں۔۔۔۔اب جا سکتی ہیں آپ یہاں سے۔۔۔۔"

اس نے باہر کا راستہ دکھایا تھا۔۔اس کی چوڑی پشت عفیرہ دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔

چوڑے کسرتی کندھے اور مضبوط سراپا۔۔۔اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔۔۔

"تم کیوں مارنا چاہتے ہو انہیں۔۔۔؟؟"

عفیرہ اس سے مزید بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ اب اسے لفٹ ہی نہیں کروا رہا تھا۔۔۔۔ شاید گولیاں چلائے جانے کی وجہ سے اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔ وہ جس مہذب انداز میں اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کا خوف بہت حد تک کم ہو چکا تھا۔۔۔۔ اس کی جانب سے گولی چلانے پر بھی اس شخص نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔۔۔ عجیب سنکی دماغ کا بندہ تھا وہ۔۔۔

"آپ کیوں مارنا چاہتی ہیں مجھے۔۔۔؟؟"

سوال کے بدلے سوال داغا گیا تھا۔۔۔

"کیونکہ میرا کام ہے تم جیسے جرائم پیشہ افراد کو مار کر اپنے لوگوں کو محفوظ کرنا۔۔۔"

عفیرہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"ہمہ جاری رکھیں اپنی ڈیوٹی۔۔۔ دیکھتا ہوں کب کامیاب ہوتی ہیں اس میں۔۔۔"

سیگریٹ کا گہرا کش لیتے اس نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔۔

"انشاءاللہ بہت جلد۔۔۔ تم میری گولی سے ہی مرو گے۔۔۔"

وہ اس کو وارن کرتی جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔ اس نے ابھی چند قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ کمرہ ایک دم روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔ وہ بہت ہی خوبصورت کمرہ تھا۔۔۔

عفیرہ کے قدم ساکت ہوئے تھے۔۔۔

"مجھے دیکھنے کو اتنا تڑپ رہی تھیں۔۔۔ اور اب بنا دیکھے ہی جا رہی ہیں۔۔۔"

اس کی سحر طاری کرتی آواز عفیرہ کو اپنی پشت پر سنائی دی تھی۔۔۔ وہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر ہی آن کھڑا ہوا

تھا۔۔۔ نجانے کیوں مگر عفیرہ کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا

تھا۔۔۔

"سوچ سمجھ کر واپس پلٹنا اے ایس پی صاحبہ۔۔۔ آپ کا دیکھنا

بھاری پڑ سکتا ہے آپ کے لیے۔۔۔"

اس کی بات پر عفیرہ نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں اور ایک جھٹکے

سے پلٹی تھی۔۔۔ اسے لگا تھا یہ شخص جان بوجھ کر اسے پھر سے

زچ کرنے کے لیے ایسا کر رہا ہو گا۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ پلٹی سامنے کھڑے شخص کو تکتی اس کی آنکھیں کتنے ہی لمحے اس منظر سے ہٹ ہی نہیں پائی تھیں۔۔۔وہ وجاہت اور دلکشی کا شاہکار بے پناہ خوبصورت مرد تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر سجی بیئرڈ اسے مزید پرکشش بنا رہی تھیں۔۔۔ہیزل آنکھیں، بے انتہا پرکشش پٹھانوں جیسی سفید رنگت۔۔

عفیرہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بھی نہیں بدل پائی تھی۔۔۔کہاں سے لگتا تھا یہ شخص ٹارگٹ کلر۔۔۔غفیرہ کو لگا تھا شاید اس کے سامنے

کوئی اور شخص کھڑا کر دیا گیا ہے۔۔۔اسے دھوکا دینے کی خاطر۔۔۔

"نن نہیں تم۔۔۔کک کون۔۔؟؟؟"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

جب مقابل اس کی حیران آنکھوں میں اپنی مقناطیسی آنکھیں گھاڑتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا اے ایس پی صاحب۔۔۔اب نگاہیں نہیں ہٹا پا رہیں نا

آپ۔۔۔میں جانتا تھا۔۔۔مجھے دیکھ کر ہمیشہ لڑکیوں کی یہی

حالت ہوتی ہے۔۔۔اسی لیے کہہ رہا تھا کہ مت دیکھیں میرا

چہرا۔۔۔"

اس کے کان کی لوح کے قریب جھکتا وہ اپنی گرم سانسوں سے

دہکاتا اس پل عفیرہ کو ایک اور جھٹکا دے گیا تھا۔۔۔

یہ وہی لب ولہجہ تھا جو اس رات وجدان شاہ کو قتل کرنے اور اس

پر گولی چلانے کے بعد اس کے قریب آتے بولا گیا تھا۔۔۔

یہ وہی قاتل ہی تھا۔۔۔ عفیرہ کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔

وجدان شاہ کا قاتل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔ اور وہ چاہ کر بھی اسے پکڑ نہیں سکتی تھی۔۔۔

"تم نے وجدان شاہ کو کیوں قتل کیا۔۔۔؟؟"

عفیرہ اس کی جانب دیکھتی غصے سے چیخ پڑی تھی۔۔۔ اس نے مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔۔۔ اس کی رنگت بالکل سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"آپ جانتی ہیں اے ایس پی صاحبہ۔۔۔ میں اپنی شناخت کسی کو نہیں دیتا۔۔۔ جسے دیتا ہوں وہ سیدھا اوپر جاتا ہے۔۔۔"

اس نے پسٹل ان لاک کرتے عفیرہ کی کنپٹی پر رکھا تھا۔۔۔ عفیرہ کی آنکھوں میں اب بھی خوف نہیں تھا۔۔۔ اسے مرنے سے ڈر نہیں لگتا تھا۔۔۔ مگر وہ اس شخص کو دنیا کے سامنے بے نقاب کرنا چاہتی تھی۔۔

"اتنا بڑا ٹارگٹ کلر اس قدر ڈرپوک ہوگا مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔ اتنی جلدی کیوں خوف کھا گئے۔۔۔ ایک بار برابری کی سطح پر آکر لڑنے کی کوشش تو کرو۔۔۔"

عفیرہ اس کے چہرے کو گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔

اس نے نوٹ کیا تھا کہ مقابل کی آنکھوں میں اس کے لیے بے پناہ غصہ تھا۔۔وہ ہیزل آنکھیں اس کی جانب جب بھی اٹھتی تھیں۔۔۔ان میں وحشت ناکی واضح ہوتی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ عفیرہ کی بات کو کوئی جواب دیتا۔۔۔اسی لمحے مقابل کے موبائل پر بپ بجی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اس نے پہلے سے بھی زیادہ نفرت آنکھوں میں بھرے عفیرہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ سے کہا تھا اکیلے آیئے گا اے ایس پی صاحب۔۔۔ اتنا خوف ہے آپ کو۔۔۔ پوری نفری کو ساتھ لے کر آئی ہیں۔۔۔"

نیچے گولیوں کی آوازیں چلنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ جب غفیرہ نے اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اپنی اندرونی پاکٹ میں چھپائی پسٹل نکال کر اس کے اوپر تان لی تھی۔۔۔

وہ اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ ایک ٹارگٹ کلر کے بلانے پر ایسے ہی منہ اٹھا کر چلی آتی۔۔۔ اس نے ایس ایچ او فہیم کو پہلے سے

ہی آرڈرز دے رکھے تھے۔۔۔اس کے گلے میں پہنے لاکٹ میں ٹریکر لگا تھا۔۔۔

جس سے وہ لوگ آسانی سے اس کی لوکیشن معلوم کر کے یہاں تک پہنچ چکے تھے۔۔۔نیچے پولیس والوں اور اس کے آدمیوں کے بیچ تصادم جاری تھا۔۔۔

فائرنگ کی انتہائی خوفناک آوازیں آرہی تھیں۔۔۔اوپر وہ اس شخص کی کنپٹی میں نشانہ باندھے کھڑی تھی۔۔۔جس کی آنکھوں میں قہر آلود تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

"مجھے دھوکے باز لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔"

وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔ عفیرہ کی گرفت پسٹل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

"اپنے قدم وہیں روک لو۔۔۔ ورنہ میں گولی چلا دوں گی۔۔۔"

عفیرہ نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔ اس کے پاس موقع تھا۔۔۔ وہ اس شخص کو زندہ گرفتار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"چلاؤ گولی۔۔۔"

وہ بے خوفی سے بولا تھا۔۔۔ عفیرہ نے نوٹ کیا تھا کہ اس کی آنکھوں میں موت کا کوئی خوف نہیں تھا۔۔

وہ ایک ایک قدم اٹھاتا اس کی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔۔

"ایک قدم اور بڑھایا تو گولی چلے گی۔۔۔"

اُس نے خبر دار کیا۔۔۔۔

"بے شک چلا دو گولی۔۔۔ مگر میرے سوالات کا جواب بھی دو۔۔۔"

اس نے سکون سے کہا۔۔۔

"تم قاتل ہو۔۔۔ قانون شکن۔۔۔ اور مجھ سے سوال کرو گے؟"

عفیرہ نے گہری سانس لی۔۔

"میں قاتل ضرور ہوں۔۔۔ مگر ان لوگوں کا جن کے جرم عدالتیں سن بھی نہیں سکیں۔۔ انصاف دینا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔"

اس نے تھوڑا قریب آ کر کہا۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اتنا برا انسان موت سے خوفزدہ نہ ہو۔۔۔

عفیرہ نے اپنا ہاتھ ٹریگر پر رکھ دیا تھا۔۔۔جب اگلے ہی لمحے گولی اس کے دائیں بازو میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا اور تم جج ہو۔۔ تم انصاف فراہم کرو گے۔۔۔"

عفیرہ کی آواز میں سختی تھی۔

"نہیں ...میں صرف ایک بیٹا ہوں، ایک بھائی ...ان کے لیے جن کا انصاف اس نظام نے چھین لیا۔"

اس کی سحر انگیز آنکھوں کی سرخی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر عفیرہ سے پسٹل چھین لیا تھا۔۔۔

اس نے جو سمجھ کر اس لڑکی کو یہاں بلوایا تھا۔۔۔ وہ ویسی نہیں تھی۔۔۔ وہ بھی ان سب بے حس لوگوں جیسی ہی تھی۔۔۔ جسے حقیقت کو سمجھنا نہیں تھا۔ مجرم پکڑ کر اپنے کندھے پر میڈلز لگوانے تھے۔۔

عفیرہ نے اس سے بچنے کی پوری مزاحمت کی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص زخمی ہونے کے باوجود اس پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

وہ جتنی بھی بہادر بن لیتی مگر جسمانی طاقت میں وہ اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جو اس سے پسٹل چھین کر اس کو پوری طرح سے اپنی قبضے میں لیتا اس کی گردن کی جانب ہاتھ بڑھا گیا تھا۔۔۔ عفیرہ نے نگاہیں اٹھا کے زہریلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی انگلیوں کا لمس عفیرہ کو اپنی گردن پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت مارے غصے کے خطرناک ہوئی تھی۔۔۔

وہ شخص اس کی گردن سے اس کا نیکلس اتار کر پھینک چکا تھا۔۔۔

"میرے اہلکار تمہارے اس ٹھکانے پر پہنچ چکے ہیں۔۔۔اب تمہیں تباہ کر کے ہی واپس جائیں گے۔۔اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔"

وہ اپنی تمام مہارتیں آزماتی اس کی گرفت میں قید ہونے سے خود کو بچا رہی تھی۔

نیچے فائرنگ کی آوازیں اب بھی آ رہی تھیں۔۔۔جب وہ اس پر حاوی ہوتا اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال چکا تھا۔۔۔عفیرہ پوری طرح سے ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔۔۔مگر وہ اس کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔

جس نے بہت آرام سے اس کے ناک پر کلوروفارم بھرا رومال

رکھتے اسے وہیں بے ہوش کر دیا تھا۔۔۔ عفیرہ ہوش وحواس سے

بیگانہ ہوتی اس کے کندھے پر ہی لڑھک گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک سنسان ویرانے میں وہ آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ ہاتھ

میں سگریٹ، آنکھوں میں تھکن اور ماضی کا درد۔۔۔

وہ خود کو دیکھ رہا تھا جیسے اپنے اندر کے کسی زخم سے بات کر رہا

ہو۔۔۔

"ایک اور کام مکمل۔ مگر سکون اب بھی نہیں آیا تھا۔"

اُس نے آہستہ سے کہا۔۔۔

قریب رکھے موبائل کی سکرین جل اٹھی تھی۔۔۔

اگلا ٹارگٹ ملک اسلم۔۔۔

اس نے فون بند کیا اور اپنا چہرہ آدھا رومال سے ڈھانپ لیا۔۔۔

اُس کی نظروں میں بے رحمی تھی... لیکن کہیں نہ کہیں، ایک

ادھورا سا خلا بھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عفیرہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اپنے بستر پر پایا تھا۔

"اٹھ جاؤ بیٹا۔۔۔ آج پورا دن سونے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ باہر ارحم کب سے آکر بیٹھا ہے۔۔۔۔ اس کو بھی تھوڑا سا وقت دے دو۔۔۔"

وحیدہ بیگم اس کو اٹھتے دیکھ پیار سے اس کا سر تھپتھپاتے کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔۔ جبکہ وہ غائب دماغی سے اپنے کمرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ یہاں کیسے پہنچی تھی۔۔۔ وہ شخص اسے باحفاظت اس کے گھر پر چھوڑ گیا تھا۔۔

عفیرہ کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔ اگر وہ اتنا ہی برا انسان تھا تو اس نے اسے بغیر نقصان پہنچائے کیسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

عفیرہ نے بے چینی کے عالم میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

وہ اسے اس وقت کچھ بتانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس نے پوری بات سنی ہی نہیں تھی۔۔

عفیرہ نے جلدی سے اپنا موبائل اٹھاتے وہ نمبر ڈھونڈنا چاہا تھا۔۔ جس سے اس شخص نے اسے کال کی تھی۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔اس کے کال لاگ سے وہ نمبر غائب تھا۔۔

"اوہ گاڈ۔۔یہ کیا کیا میں نے۔؟؟اس شخص کے اتنے قریب پہنچ کر بے وقوفی کر دی میں نے۔۔۔"

وہ افسوس کرنے کے سوا اس وقت کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اس شخص کا خوبرو چہرا آرہا تھا۔۔۔جس انسان کو دیکھ کر نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ ایک قاتل تھا۔۔۔

آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ جس نے اس انسان کو یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ عفیرہ کو خود پر شدید غصہ آرہا تھا۔ وہ بات کی تہہ تک پہنچ سکتی تھی۔۔۔ اس کی اپنی جذباتی پن اور ہوشیاری نے سارا کام خراب کر دیا تھا۔۔۔

"آپی ارحم بھائی کب سے انتظار کر رہے ہیں آپ کا۔۔۔"

ردا اسے بلانے آئی تھی۔۔ جس پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آتی بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔

"کل رات ریڈ کی ہے تم نے۔۔۔ کسی خفیہ مقام پر۔۔۔؟؟"

ارحم اسے لنچ کے لیے لینے آیا تھا۔۔۔اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔ مگر وہ اس وقت انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔۔

ارحم کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔۔

وہ منانے آیا تھا اور عفیرہ کو ماننا پڑا تھا۔۔۔

اس کے ماموں مامی اس سے بہت محبت کرتے تھے۔۔ لیکن ماں باپ کا خلا کوئی نہیں پورا کر سکتا تھا۔۔

کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی اسے مجبور ہونا پڑتا تھا۔۔ جیسے وہ اس رشتے کو نبھانے کے لیے مجبور تھی۔۔۔

"ہاں۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"پھر کچھ ہاتھ لگا۔۔۔؟؟"

ارحم اس کی خفگی دور کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔اس کے سوال پر عفیرہ کے دماغ میں رات کے مناظر گھوم گئے تھے۔۔۔اس شخص پر گولی چلائی تھی اس نے۔۔۔

اسے اب ایسا محسوس ہو رہا تھا۔۔ جیسے اس نے خود ایسا ہونے دیا تھا۔۔

وہ چاہتا تھا وہ اس پر گولی چلائے۔۔۔ ورنہ وہ اسے آرام سے روک سکتا تھا۔۔۔

عفیرہ کو اپنی گردن پر اس کی گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوتا تھا تو وہ بے چین ہو اٹھتی تھی۔۔۔ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ آخر ہو کیا رہا تھا۔

وہ کیوں اس شخص کی خیالوں سے نہیں نکل پا رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں ملا۔۔۔ کسی نے جھوٹی مخبری کی تھی۔۔۔"

عفیرہ نے لہجے کو مضبوط اور بے لچک رکھتے جواب دیا تھا۔۔

"تمہیں اندر اکیلے نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔ تمہارے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔"

ارحم نے گاڑی ریسٹورنٹ کے سامنے روکتے کہا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر عفیرہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم میری خبریں رکھ رہے ہو۔۔۔؟؟"

عفیرہ نے خفگی سے کہا تھا۔

"منگیتر ہو میری اور ہونے والی بیوی۔۔ اتنا تو حق رکھتا ہوں نا کہ تمہاری حفاظت کا خیال رکھ سکوں۔۔۔"

ارحم کے لہجے میں اسکے لیے فکر تھی۔جو دیکھ وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے اس کے سامنے ایک دم سے علینہ شاہ آگئی تھی۔۔۔

عفیرہ اسے دیکھ کر پل بھر کے لیے ساکت ہوئی تھی۔۔۔جو کافی خفگی بھرے تاثرات سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ارحم نے خوشدلی سے اسے سلام کرتے بات کا آغاز کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس نے نخوت سے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی جانب دیکھتے علینہ شاہ کا انداز بہت عجیب سا تھا۔۔۔ وہ مڑ کر پیچھے کسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

عفیرہ نے بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں جیسے ہی پیچھے کی جانب دیکھا۔۔۔ وہاں سے آتے شخص کو دیکھ اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

وہ لمبا چوڑا مضبوط سراپا۔۔۔وہ پہچاننے میں غلطی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ بے اختیاری کے عالم میں اس کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی۔۔

جب ارحم نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔

علینہ نے بھی اس کی یہ بے اختیاری گھور کر دیکھی تھی۔۔

"فار گاڈ سیک۔۔۔ہم لنچ پر آئے ہوئے ہیں۔۔ابھی نکل آو اس سب سے۔۔۔"

ارحم نے خفگی بھرے انداز میں اس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔اس کا انداز انتہائی جارحانہ تھا۔۔۔

فصیح عالم قریب آچکا تھا۔۔

کریم کلر کی شرٹ اور نیوی بلو ٹراوزر میں ملبوس اس وقت بھی اس کا چہرا داڑھی مونچھوں اور بالوں سے پوری طرح ڈھکا ہوا تھا۔۔۔عفیرہ اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی سرد نگاہوں میں ارحم کی یہ جارحانہ حرکت قید ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس سے بھی کہیں زیادہ ناگواری اس وقت اس کی آنکھوں میں اے ایس پی عفیرہ کے لیے تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

ان دونوں کو صاف اگنور کرتا وہ علینہ کے گرد بازو حمائل کرتا اسے ساتھ لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ مگر اس شخص نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔

"تمہیں لگتا نہیں ہے کہ تم اس کیس میں کچھ زیادہ ہی انوالو ہو

رہی ہو۔۔۔؟؟"

ارحم کو اس کا فصیح عالم کے سامنے وہ بے خود انداز بہت برا لگا

تھا۔ جس پر وہ اسے ٹوکے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

"تو کیا نہیں ہونا چاہئے۔۔۔؟؟ڈیوٹی ہے میری۔۔۔"

عفیرہ نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔اس کو غصہ آرہا تھا

کہ وہ اس شخص کا پیچھا نہیں کر پائی تھی۔۔۔یہ وہی تھا۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔۔"

یہ فصیح عالم نہیں تھا۔۔۔علینہ شاہ اس کے ساتھ اب بھی

تھی۔۔۔

تو کیا وہ بھی اپنے باپ کی قتل میں ملوث تھی۔۔۔

اسے دھیان ہی نہیں رہا تھا کہ ارحم کیا بول رہا ہے۔۔اس کا دماغ

اسے کہیں اور ہی متحرک تھا۔۔۔

نائل شاہ۔۔۔اس شخص سے اسے شاید کوئی سراغ مل سکتا

تھا۔۔۔

رات کے اندھیرے میں، عفیرہ اپنی چھت پر بیٹھی چائے کے کپ میں چمچ ہلاتی رہی تھی۔۔۔

ہر سو گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

دور آسمان پر چاند ادھورا تھا۔۔۔۔بالکل اُس کی اپنی طرح۔۔۔۔

اس نے بوجھل سانس ہوا میں خارج کی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے اُس کے فون پر ایک خفیہ نمبر سے میسج آیا تھا۔۔۔۔

"تم جو تلاش کر رہی ہو۔۔وہ تمہارے آس پاس ہے۔۔۔بس اسے دشمن مت سمجھو۔۔۔"

وہ میسج پڑھ کر عفیرہ چونکی تھی۔۔۔

نمبر کا سراغ ناممکن تھا، مگر لہجہ۔۔نرم، لیکن پراسرار تھا۔۔۔۔

وہ میسج کو بار بار پڑھتی رہی۔۔۔۔

دل کہتا تھا۔۔۔۔شاید یہ خانزادہ ہی ہے۔۔۔۔

اور دل کے اندر عجیب سی ہلچل تھی۔۔۔

خوف؟

تجسس؟

یا... کوئی اور احساس؟

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آج شام پانچ بجے شہر کی سب سے مصروف شاہراہ پر ملاقات ہو گی آپ سے۔۔۔ فکس پانچ بجے پہنچ جایئے گا وہاں۔۔۔"

وہ ایک میٹنگ نبٹا کر اپنے آفس میں آ کر بیٹھی ہی تھی۔۔جب انجان نمبر سے اسے یہ میسج موصول ہوا تھا۔۔۔

عفیرہ نے سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھا تھا۔۔وہ ایسے نمبر استعمال کرتا تھا۔۔۔جو ٹریس نہیں کیے جا سکتے تھے۔۔۔۔

وہ اسے اپنی ہر قدم سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔اور وہ پھر بھی اسے روک پانے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کا خیر خواہ تھا یا دشمن۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔مگر اس شخص نے اب تک جتنے قتل کیے تھے۔۔۔

عفیرہ کی اس پر تفتیش جاری تھی۔۔۔۔جس سے اسے بہت کچھ مل بھی رہا تھا۔۔

"میم یہ ایک فوٹیج ملی ہے ہمیں۔۔۔سو فیصد کنفرم ہے اس ویڈیو میں موجود شخص وہی ہے۔۔۔خانزادہ۔۔۔۔"

وہ ابھی اسی فون کال کے زیرِ اثر بیٹھی تھی جب اس کی فورسز کا اس کا سب سے قابلِ اعتبار انسپکٹر ذیشان ہاتھ میں یو ایس بی لیے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کی بات پر اتنے عرصے بعد عفیرہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

یو ایس بی لیتے اس نے جلدی سے اپنے لیپ ٹاپ میں لگائی تھی۔۔۔

اے ایس پی عفیرہ داور انٹیلیجنس برانچ کی سب سے ذہین آفیسر سمجھی جاتی تھی۔ نہایت سنجیدہ، سخت گیر اور انصاف کی قسم کھائے ہوئے۔ لیکن اس کیس میں وہ ناکام ٹھہر رہی تھی۔۔

تھانے کے اندر وہ اپنے آفس میں سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ رہی تھی۔ چہرے پر الجھن تھی، آنکھوں میں بے چین تجسس۔۔۔

ویڈیو میں ایک سیاہ لباس میں ملبوس، لمبے قد کا شخص، چہرہ آدھا ڈھکا ہوا تھا۔۔

وہ چلتا تھا اور گولی مارتا تھا۔۔ تین سیکنڈ کے اندر اندر منظر سے غائب ہو چکا تھا۔۔

پیشہ ور، پر اعتماد، جیسے موت اس کے ساتھ چلتی ہو۔۔۔

"یہ عام قاتل نہیں ہے۔۔"

عفیرہ نے زیرِ لب کہا تھا۔۔۔

"اس کا اصلی نام؟؟ یا کچھ اور معلومات۔۔۔"

اس نے انسپکٹر ذیشان کی جانب پر امید نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔ جسے اس نے یہ خاص کام سونپ رکھا تھا۔۔۔

"نہیں میڈم۔۔۔نہ کوئی فنگر پرنٹس، نہ کوئی آڈیو، اور نہ ہی کوئی پچھلا ریکارڈ ملا ہے۔۔۔ مگر انڈر ورلڈ میں اس کے حوالے سے ایک نام گردش کر رہا ہے۔۔۔خانزادہ۔۔۔۔"

انسپکٹر ذیشان نے بچارگی سے کہا تھا۔۔۔ اس نے بہت محنت کی تھی مگر کچھ نہیں مل پایا تھا۔۔۔

عفیرہ نے چونک کر اسکرین کی طرف دوبارہ دیکھا۔

"خانزادہ۔۔۔"

وہ زیرلب بڑبڑائی تھی۔۔

یہ لفظ جیسے اُس کے دل میں اتر گیا ہو۔۔۔

اسے ایک دم سے ابھی کچھ دیر پہلے ملا میسیج یاد آیا تھا۔۔۔

وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ وائرلیس اٹھا کر اس نے انسپکٹر کامران کو فوری گاڑیاں نکالنے کا حکم دیا تھا۔۔۔

"جلدی سے چیک کرو اس وقت شہر کی کس بڑی شاہراہ پر سب سے زیادہ رش ہے یا پھر کسی وی آئی پی شخصیت کا وہاں سے گزر ہونا ہے۔۔۔ ہری اپ۔۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھتے اس نے حکم دیا تھا۔۔۔

گاڑی کے پچھلے حصے میں بیٹھی اس کی ٹیم فوراحرکت میں آئی تھی۔۔۔

"میم شاہراہ شادرہ سے پانچ بجے کے قریب سیاسی لیڈر ریاض چوہان کا قافلہ گزرنا ہے۔۔۔۔"

اس کے ماتحت نے جیسے ہی یہ الفاظ ادا کیے اس کا ماتھا ٹھنکا تھا۔۔۔

وہ شخص بھی تو پانچ بجے کا ہی کہہ رہا تھا۔۔۔اس کے حکم پر فوراً گاڑیاں اس جانب موڑ دی گئی تھیں۔۔۔

عفیرہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔ پانچ بجنے میں سے دس منٹ رہتے تھے۔۔۔

مطلوبہ جگہ پر پہنچنے کے لیے انہیں مزید پانچ منٹ کا وقت لگنا تھا۔۔

وہ مسلسل فون ملاتے ہوئے ریاض چوہان کے سیکورٹی آفیسر یا کسی بھی آفیسر سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر ناکام ٹھہری تھی۔۔۔۔

گاڑیاں تیز رفتاری سے اس جانب بڑھ رہی تھیں۔۔ جہاں قافلہ ابھی تک نہیں پہنچا تھا۔۔

ہاتھ میں گن اٹھائے وہ تیزی سے گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔ اس کی پولیس اہلکار ارد گرد پھیل گئے تھے۔۔۔ اس کی ذہین آنکھیں چاروں جانب گردش کر رہی تھیں۔۔۔

شہر کی مصروف شاہراہ پر باقی ساری گاڑیاں روک دی گئی تھیں۔۔ جب چند لمحوں بعد قافلہ وہاں سے گزرا تھا۔۔

وہ سب اپنی جگہ چونکے تھے۔۔ جب اچانک سے ریاض چوہان کی

گاڑی کا ٹائر پھٹ گیا تھا۔۔۔

گاڑی ڈس بیلنس ہوتی رکھی تھی۔ اسی لمحے ایک سنائپر فائر۔۔۔

ایک اور قتل۔۔۔

ریاض چوہان کا بھیجہ چیرتی ہوئی وہ گولی دوسری جانب سے نکل

گئی تھی۔۔۔۔

عفیرہ نے سر اٹھا کر قریبی عمارت کی چھت پر کسی کو ہٹتے ہوئے

دیکھا۔

سیاہ لباس۔۔۔ دراز کسرتی سراپا۔۔۔ لمبا قد۔۔۔

تیز رفتار حرکت جیسے وہی ہو۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔۔"

اس کے گلابی لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

"پکڑو اُسے۔۔۔"

وہ چلائی تھی۔۔۔۔ اس کے اہلکار حرکت میں آئے تھے۔۔۔

مگر تب تک قاتل جا چکا ہوتا ہے۔۔۔ عفیرہ ہار نہیں ماننا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اکیلی پیچھے بھاگی تھی۔۔۔۔

شہر کی فضا میں عجیب سا خوف رچا بس گئی تھی۔۔۔ کراچی کی وہ سڑکیں جو کبھی روشنیوں کی پہچان تھیں۔۔ اب موت کی چاپ سے گونج رہی تھیں۔

ایک ماہ میں پانچ ٹارگٹ کلنگز۔۔۔ سب کے سب با اثر، لیکن سسٹم کے سیاہ پہلو سے جُڑے۔۔۔

جس بات کا اندازہ اسے مزید تفتیش کرنے پر ہو رہا تھا۔۔۔ ندیم قریشی، پولیس آفیسر، وجدان شاہ اور اب ریاض چوہان۔۔۔۔

ان سب کے بارے میں تفتیش کرنے پر اسے بہت تاریک پہلو ملے تھے۔۔۔ ان سب کا آپس میں لنک تھا۔۔۔

بہت ساری باتیں تھیں جواب بھی چھپی ہوئی تھیں۔۔

عفیرہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

اس بھاگتی دوڑتی گلی میں ایک سیاہ لباس پہنے، لمبے قد کا آدمی چھت سے چھلانگ مار کر زمین پر اترا۔۔۔

اس کی چال میں ایک عجیب سا سکون تھا۔۔۔ جیسے وہ موت کو چھو کر آیا ہو۔۔۔۔

عفیرہ نے ایک لمحے کو اُسے دیکھا تھا۔۔۔

مقناطیسی ہیزل آنکھوں میں چمک، چہرہ آدھا ڈھکا ہوا۔۔۔ مگر اس کی موجودگی غیر معمولی تھی۔۔۔

"رکو۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔اور اس کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

وہ وہیں رک گیا۔۔

ایک لمحے کو دونوں کی نظریں ٹکرائیں۔۔۔

عفیرہ کا دل انجانے خوف سب دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

جیسے اس شخص سے کوئی ناطہ ہو۔۔۔۔

وقت جیسے تھم سا گیا۔۔۔

عفیرہ کی انگلی ٹریگر پر تھی۔۔۔۔

مقابل کا ہاتھ خالی۔۔۔۔ مگر آنکھوں میں ایک انتہا کا سکون۔۔۔۔ جو سکون اے ایس پی عفیرہ کو بے چین کر گیا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔ تم خانزادہ ہو۔۔۔"

عفیرہ نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ وہ اس کی آواز سننا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ صرف نظریں گاڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

جیسے وہ اُس کے دل کے اندر اترنا چاہتا ہو۔۔۔۔

اس کی نگاہیں عفیرہ کو عجیب سے احساس سب دوچار کر رہی تھیں۔۔۔

"وہیں رک جاؤ۔۔۔ ہتھیار ڈال دو۔۔ یا گولی چلے گی۔"

عفیرہ نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

وہ حیران تھی یہ شخص بھاگ سکتا تھا۔۔۔ پھر اس طرح سے اس کے آگے کھڑا کیوں تھا۔۔۔

"گولی چلا دو۔۔۔۔ مگر شاید تمہیں اُس وقت افسوس ہو۔۔۔۔ جب تم سچائی جان جاؤ گی۔۔۔۔"

اسکے سوالوں کے جواب دینے کے بجائے وہ اسے مزید الجھا گیا تھا۔۔

عفیرہ نے اس نقاب میں ڈھکے اس کے خوبرو چہرے کو تکا تھا۔۔۔

"تم اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں اگر تم سچے ہوئے تو میں تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔"

عفیرہ نے اب کی بار اپنا انداز بدلہ تھا۔۔۔۔

وہ ایک بہت بڑا اٹارگٹ کلر۔۔ایک قاتل تھا۔۔۔اسے ضد دلا کر اس سے کوئی بات نہیں منوائی جا سکتی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات کے جواب میں وہ شخص عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔۔۔

"جب بلایا تھا پاس۔۔۔تب ویسے تو کیا نہیں جو میں چاہتا تھا۔۔

اب کیسے بھروسہ کر لوں اے ایس پی صاحبہ آپ پر۔۔۔"

اس شخص کی نگاہوں میں ایک دم سے سرخی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس کہ گہری دلچسپی بھری نگاہیں اپنے وجود میں اترتی محسوس

کرتے اے ایس پی عفیرہ کا دل جیسے خوف سے دھڑک اٹھا

تھا۔۔۔

"بلیک ساڑھی اچھی لگے گی آپ پر۔۔۔"

بے باکی سے کہا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔یہ شخص پاگل سنکی شخص موت کے منہ میں کھڑا یہ کیا باتیں کر رہا تھا۔۔۔

بھاگتے قدموں کی آوازیں قریب آ رہی تھیں۔۔۔عفیرہ کے ساتھی پہنچ رہے تھے۔۔۔

عفیرہ کی انگلی ٹریگر پر تھی۔۔۔مگر وہ گولی نہیں چلا پا رہی تھی۔۔۔وہ شخص اپنی مقناطیسی نگاہوں سے اس پر عجیب سا اثر چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اسی لمحے، پیچھے سے ایک دھماکہ ہوا۔۔۔

شعلہ، شور، اور بھاگتی ہوئی چیخیں۔۔۔

ہر طرف گرد و غبار پھیل گیا تھا۔۔

مقابل نے اس لمحے کا فائدہ اٹھایا اور گلی کے اندھیرے میں غائب ہو گیا۔۔

عفیرہ آنکھیں ملتی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔

لیکن وہ جا چکا تھا۔۔۔

اس کا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔ خوف سے نہیں، کسی اور انجانے احساس سے۔

اس نے پہلی بار کسی مجرم کی آنکھوں میں وحشت کے ساتھ ساتھ

درد بھی دیکھا تھا۔۔۔

تھانے واپس آکر جب سب افسران نے رپورٹ لکھی۔۔۔تو

عفیرہ چپ چاپ بیٹھی رہی۔

"کیا تم نے خانزادہ کو پہچان لیا ہے۔۔۔؟ کیا تم نے دیکھا ہے

اسے۔۔۔؟؟"

اس سے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

ایس پی ارحم بھی اسی میٹنگ میں موجود تھا۔۔۔

ایس پی وجاہت کی گہری جانچتی نگاہیں اس پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

اس نے سر ہلا کر نفی میں جواب دیا۔۔۔۔

مگر دل میں کچھ اور تھا۔۔۔۔

"میں نے صرف ایک قاتل نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ میں نے ایک کہانی دیکھی ہے۔۔۔جو ابھی کھلنی باقی ہے۔۔"

وہ خود سے مخاطب تھی۔۔۔۔

مگر وہاں اس کا گم صُم انداز سب نے نوٹ کیا تھا۔۔۔۔

وہ کوئی عام لوگ نہیں تھے۔۔۔

انٹیلیجنس کے سینئیر آفیسرز تھے۔۔۔ان کی کھوجتی نگاہوں

سے بچ پانا آسان نہیں تھا۔۔۔

وہ سمجھ چکے تھے کہ کچھ ایسا تھا جو وہ چھپا رہی تھی۔۔۔

"ہمارے لیے اس وقت سب سے زیادہ اہم ہے خانزادہ کی

شناخت۔۔۔جس نے ہر جانب خوف وہراس پیدا کر رکھا

ہے۔۔

جس انسان کے شر سے ہمارے عوامی لیڈر محفوظ نہیں ہیں۔۔

اس سے ہم اپنی عوام کو کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔۔یہ بہت بڑا سرکل ہے۔۔۔

جس کا کنٹرول اس ایک انسان کے ہاتھ میں ہے۔۔۔

اسے ختم کرنے کا مطلب اس پورے سرکل کا خاتمہ ہے۔۔۔

ہمیں جلد از جلد اسے ختم کرنا ہو گا۔۔۔ورنہ اس نے وہ تباہی مچانی ہے۔۔۔

جس پر کنٹرول پانا ہمارے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔۔۔

میں بس اتنا چاہوں گا کہ ہم سب مل کر ایک ہو کر پوری

ایمانداری کے ساتھ کام کریں۔۔۔"

اے آئی جی جاوید بہت سنجیدگی کے ساتھ بول رہے تھے۔۔۔

آخر میں ان کی نظریں عفیرہ پر آن ٹھہری تھیں۔۔

جو اس پورے وقت میں بالکل خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

ورنہ وہ ہمیشہ بڑھ چڑھ کر بولتی تھی۔۔۔

اس کی خاموشی وہاں سب نے نوٹ کی تھی۔۔۔

اے آئی جی صاحب نے میٹنگ ختم کرتے سب کو جانب کا کہا

تھا۔

مگر اسے وہیں روک لیا تھا۔۔۔ان کے ساتھ ساتھ ارحم بھی وہیں

رک گیا تھا۔۔۔

"عفیرہ بیٹے کیا بات ہے۔۔۔؟؟کوئی بات پریشان کر رہی ہے

آپ کو۔۔؟؟اگر کوئی مسئلہ ہے تو ہم سے ڈسکس کرو۔۔۔

ایسے خود کو ہلکان مت کرو۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے انہوں نے بہت محبت سے پکارا تھا

اسے۔۔۔

عفیرہ نے نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ارحم بھی فکر مندی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"نن نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میں بس اس کیس

کی وجہ سے ڈسٹرب ہوں۔۔۔ہر روز کوئی نہ کوئی اہم شخصیت

ماری جا رہی ہے۔۔۔

اور ہم اس ایک انسان کے آگے بے بس ہو چکے ہیں۔۔۔ کچھ

نہیں کر پا رہے ہم۔۔۔"

اس کے روہانسے انداز پر اے آئی جی جاوید ہولے سے مسکرائے

تھے۔۔۔

"بہت جلد وہ زندہ یا مردہ حالت میں ہمارے قبضے میں ہو گا۔۔ یہ

وعدہ ہے میرا آپ سے۔۔۔ ارحم ابھی جاؤ اور ہماری بیٹی کو

شاپنگ اور پھر اچھا سا ڈنر کرواؤ۔۔۔

تاکہ اس کا موڈ بحال ہو سکے۔۔"

اس کو سر تھپتھپاتے وہ بیٹے کو حکم جاری کر گئے تھے۔۔

جس پر وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

عفیرہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

جاوید انکل اس سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔۔۔اکثر اس کی وجہ سے ارحم کو بھی ڈانٹ پڑ جاتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اسے پریشان دیکھ وہ بھی پریشان ہوئے تھے۔۔۔

"یہ قاتل کوئی عام مجرم نہیں ہے۔۔ وہ وقت سے آگے سوچتا ہے اور موت کو آرٹ کی طرح برتتا ہے۔۔۔ اُسے پکڑنا ہے تو مجھے اُس کی طرح سوچنا ہو گا۔ لیکن یہ کھیل صرف قانون کا نہیں دل اور دماغ دونوں کا امتحان ہے۔۔۔"

آج تک اسے کبھی ایسا کوئی کیس نہیں ملا تھا۔۔۔ جس نے اسے ایسے ڈسٹرب کر کے رکھ دیا ہو۔۔۔

کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے۔۔ عفیرہ کو خبر نہیں تھی کہ جسے وہ پکڑنا چاہتی ہے... وہی اس کی زندگی کا سب سے گہرا باب بننے جا رہا ہے۔۔۔

اس نے اپنا موبائل نکالتے وہ نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ جس سے اس شخص نے اسے میسج کیا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا یہ نمبر بند ہو گا۔۔۔ مگر حیرت انگیز طور پر کال جا رہی تھی۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اس کی کال کاٹ دی گی تھی۔۔۔اس نے دوبارہ کوشش کی تھی۔۔۔

اب کی بار نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔غصے کے مارے اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اس موبائل کو ہی دور پھینک دے۔۔۔

جب اچانک سے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

ایک بار پھر نامعلوم نمبر سے کال آئی۔۔۔۔ آواز لب ولہجہ وہی تھا۔۔۔

وہ اب اسے باآسانی پہچان سکتی تھی۔۔۔۔

جو تم ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔وہ تمہارا دشمن نہیں ہے۔۔ لیکن اس کا سچ تمہیں جلائے گا۔۔۔اگر ذہنی طور پر تیار نہ ہوئیں تو۔۔۔"

سرد ٹھٹھرتا لہجہ۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔تت تم کون ہو۔۔۔پلیز میں جاننا چاہتی ہوں تمہارے بارے میں۔۔۔ایک بار مجھ پر اعتبار کر لو۔۔۔آخری بار۔۔۔"

اس کی التجاء کے جواب میں دوسری جانب خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

"کبھی بلیک ساڑھی پہنی ہے تم نے۔۔۔ کتنی قیامت خیز لگو گی اس میں تم۔۔۔"

انتہائی سنجیدہ گفتگو میں اس کا دلربائی بھرا انداز۔۔۔ عفیرہ کی گرفت موبائل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ یہ شخص کیسے کیسے روپ بدلتا تھا۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔؟؟؟ تم۔۔۔"

عفیرہ غصے سے کچھ بولنے ہی والی تھی جب وہ اسے ٹوک گیا

تھا۔۔۔

"مجھے غصے بھرے لہجے سمجھ میں نہیں آتے۔۔۔پیار کی بولی سنتا

اور سمجھتا ہوں میں۔۔۔مجھ سے بات کرنی ہے تو وہی لہجے اختیار

کرو۔۔۔ویسے میں سوچتا ہوں جس دن تم واقعی بلیک ساڑھی

پہن کر میرے سامنے آ گئی۔۔۔

کیا حال ہو گا میرا اس دن۔۔۔اور پھر تمہارا کیا ہو گا۔۔۔؟؟"

آخر میں انداز کچھ زیادہ ہی بے باک ہوا تھا۔۔۔ عفیرہ کو اپنی ہتھیلیاں بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔

کسی کی جرأت نہیں تھی کہ اس سے ایسے بات کرے۔۔۔ اس نے ارحم کو بھی اس کی حد میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

لیکن اس شخص کی بے باکی کے خیال سے وہ اب اتنا تو سوچ چکی تھی کہ دوبارہ اکیلے نہیں جانا تھا اس شخص کے پاس۔۔۔

"مجھے تمہارا سچ جاننا ہے۔۔۔"

اس کی تمام تر بکواس کے جواب میں وہ بہت تحمل سے بولی تھی۔۔۔

"تم جس سچ کی محافظ بننا چاہتی ہو۔۔۔ تو اس سچ کا سامنا کرنے کے لیے دلِ مضبوط رکھو۔۔۔ عفیرہ داور۔۔۔۔"

سنگین لہجے میں کہتے وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ بے چینی کے عالم میں مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ پھر سے اس شخص نے بنا کچھ بتائے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

وہ کیوں اسے اتنا الجھا رہا تھا۔۔۔

اسی کے سامنے آتا تھا۔۔۔اسی سے بات کرتا تھا۔۔۔اور اسے

بہت سی باتوں سے پہلے آگاہ بھی کر دیتا تھا۔۔۔

لیکن وہ کبھی بھی اسے روک پانے میں کامیاب نہیں ہو سکی

تھی۔۔۔۔

اس کا موبائل دوبارہ بجا تھا۔۔۔جوش کے عالم میں بنا نمبر پر غور

کیے اس نے جلدی سے کال پک کی تھی۔۔۔

"ہیلو خانزادہ تم مجھے۔۔۔۔"

عفیرہ کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔اس نے موبائل کان سے ہٹاتے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

وہ خانزادہ نہیں تھا۔۔۔ایس پی وجاہت کی کال تھی۔۔جو اس کے لبوں سے خانزادہ نام سن کر چونک گیا تھا۔۔۔۔

"لگتا ہے آپ کے خوابوں میں بھی وہ مجرم آنے لگا ہے۔۔۔خیر سوری اس وقت آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔۔آپ کو ابھی ایک ریڈ کے لیے نکلنا ہو گا۔۔۔"

ایس پی وجاہت کے طنز پر وہ کچھ نہیں بول سکی تھی۔۔۔بہت بڑا بلنڈر کر چکی تھی وہ۔۔۔

وہ اچھی خاصی ذہین آفیسر تھی۔اس ایک شخص نے اسے گھن چکر بنادیا تھا۔۔۔

چند لمحوں میں تیار ہوتی وہ باہر کے لیے نکل چکی تھی۔۔۔

رات کا وقت تھا۔کراچی کی ایک پُر ہجوم مارکیٹ کے پیچھے واقع خستہ حال گلی میں پولیس کی خفیہ ٹیم نے ایک بڑے اسمگلنگ نیٹ

ورک کی خفیہ اطلاع پر چھاپہ مارا تھا۔۔۔ چاروں طرف سائرن کی آوازیں، چیخ وپکار، اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ۔۔۔

اے ایس پی عفیرہ داور اپنی ٹیم کے ساتھ کمر کس کر کھڑی تھی۔۔۔ پستول ہاتھ میں، نظریں شکار کی تلاش میں تھیں۔۔۔ وہ کسی بڑے مجرم کو پکڑنے آئی تھی۔۔۔ مگر اسے خبر نہیں تھی کہ وہ پہلی بار اپنے مقدر کے سب سے خطرناک اور پراسرار باب سے ٹکرانے والی ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کل کی میٹنگ اتنی کامیاب ہونی چاہیے کہ مخالفین کے پاس افسوس کرنے کے سوا کچھ نہ ہو۔۔۔"

وہ فون کان سے لگاتے اپنے سیکرٹری کو ہدایت کرتا گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔ مینشن میں آج وہ پورے ایک ہفتے بعد لوٹا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات تنے ہوئے تھے۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ جب ظفر صاحب ڈرائینگ روم سے نکلتے اس کے راستے میں آئے تھے۔۔۔

"بات کرنی ہے مجھے تم سے۔۔۔"

اس کی جانب سنجیدہ نگاہوں سے دیکھتے انہوں نے حکم صادر کیا تھا۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

وہ اب بھی موبائل میں مصروف تھا۔۔۔جو بات ظفر صاحب کو مزید طیش دلا گئی تھی۔۔۔

"تم یہ جو انجان بلے پھر رہے ہو۔۔۔بہت نقصان اٹھاؤ گے اس کی وجہ سے۔۔سب کچھ جب ہاتھ سے نکل جائے گا۔۔۔پھر ہاتھ ملتے رہ جانا۔۔۔"

وہ غصے سے کہتے اپنی کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔جب ارباب نے آئی بر واٹھاتے پیشانی مسلی تھی۔۔۔اس کے دادا صاحب اگر کسی سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے تو وہ وہی تھا۔۔

وہ ہر بات سے غافل رہتا تھا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ظفر صاحب کے ہوتے ہوئے کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔۔۔

وہ موبائل بند کرتا ان کے پیچھے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے دادا صاحب۔۔۔؟؟"

ان کے کمرے میں داخل ہوتے ارباب ان کے قریب صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔جو اس وقت انتہائی غصے میں بیٹھے تھے۔۔۔

"آصف اپنی بیٹی کی شادی تمہارے ساتھ کروانے سے انکار کر رہا ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے کہ تم اس کی بیٹی کے قابل نہیں ہو۔۔۔ اور تمہارا کردار ٹھیک نہیں ہے۔۔۔کتنی بار تمہیں نشہ کرتے بھی دیکھ چکا ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے کہ تمہارا دوسری لڑکیوں کے ساتھ۔۔۔"

ظفر صاحب بات اُدھوری چھوڑ گئے تھے۔۔۔ان کا پوتا اتنا سمجھدار تو ضرور تھا کہ ان کی بات سمجھ جاتا۔۔۔

ظفر صاحب کی بات پر صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھتا وہ اس وقت بھی سیگریٹ نکالتا ان کی بات پر ہنسا تھا۔۔۔

"آصف چچا کو اچانک سے اپنی بیٹی کی اتنی فکر کیوں ہونے لگی۔۔ پہلے تو ہمارے فیصلوں میں ہمارے ساتھ تھے۔۔۔یہ اچانک سے اتنی محبت کیسے جاگ گئی۔۔۔"

وہ مذاق اڑاتے ہوئے بولا تھا۔۔

"جس بھی وجہ سے جاگی ہے۔۔ مگر وہ میری بات سننے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔۔وہ کہتا ہے اپنی بیٹی کی شادی تم سے نہیں کرے گا۔۔۔اس کی بیٹی راضی نہیں ہے۔۔ لیکن ماضی میں اس گھر میں جو کچھ ہو چکا ہے۔۔

میں مزید رسک نہیں لے سکتا۔۔۔اب یہ شادی جلد از جلد ہو گی۔۔۔اس سے پہلے کہ کوئی طوفان آجائے۔۔۔"

ظفر صاحب کی بات پر ارباب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ جس طوفان کے لیے پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔ وہ تو کبھی بھی آسکتا ہے۔۔۔ اس کو روکنا ممکن نہیں ہے۔۔

اگر آپ چاہتے ہیں میری شادی آپ کی پوتی سے ہو تو اس میں اتنی مشکل بات کیا ہے۔۔۔ منگیتر ہے میری۔۔۔ اٹھوا لیتے ہیں اسے اور آپ کی سرپرستی میں نکاح کروا لیتے ہیں۔۔ ہر بات میں اتنے پریشان کیوں ہوتے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

وہ سیگریٹ کا دھواں چھوڑتا ظفر صاحب کی خفگی کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔

"بولنے سے پہلے تھوڑا سوچ لیا کرو۔۔۔ وہ کوئی غیر لڑکی نہیں ہے۔۔ پوتی ہے ہماری۔۔ اسے زبردستی راضی کرنا آسان نہیں ہے۔۔ جب تک وہ اس شادی کے لیے ہاں نہیں کرے گی۔۔۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔ تم سدھارو خود کو۔۔

ورنہ جیسی تمہاری حرکتیں ہیں عنقریب ہم نے بھی اس منگنی کو توڑ دینا ہے۔۔۔ اپنی پوتی کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہم بھی نہیں دیکھ سکتے۔۔"

ظفر صاحب کی بات پر ارباب نے حیرت و بے یقینی سے دادا کی جانب دیکھا تھا۔

"آپ بول تو ایسے رہے ہیں۔۔ جیسے بہت پاک صاف ہے آپ کی پوتی۔۔۔ کتنے پانی میں ہے وہ۔۔۔ بہت اچھے سے جانتا ہوں میں۔۔۔ زیادہ وقت گھر پر نہیں ہوتا۔۔۔ مگر جانتا ہوں کہ آپ کی پوتی کے دل میں کوئی اور بستا ہے۔۔ اس کے باوجود اسے اپنا رہا ہوں تو اسے احسان سمجھیں میرا آپ لوگ۔۔۔

ورنہ ایسی پاگل دیوانی لڑکیوں کو کوئی قبول نہیں کرتا۔۔۔"

وہ جب بولنے پر آیا تھا تو بولتا چلا گیا تھا۔۔۔ ظفر صاحب اس کی باتیں سنتے بالکل خاموش ہو چکے تھے۔۔۔

جس کا ذکر انجانے میں ارباب کر گیا تھا۔۔۔ وہ ذکر اتنا جان لیوا تھا

کہ ظفر صاحب کے چہرے کی پھیکی پڑتی رنگت دیکھ وہ مزید آئینہ

دکھائے بغیر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اے ایس پی عفیرہ حد سے تجاوز کر رہی ہے۔۔۔ یہ ہمارے لیے

خطرہ ہو سکتی ہے۔۔۔ اس کا خاتمہ کرنا ہو گا۔۔۔"

تاریک کمرے میں اس وقت وہ لوگ آمنے سامنے بیٹھے اسی

بارے میں فیصلہ کر رہے تھے۔۔

"یہ بہت بڑا اقدم ہو گا۔۔۔"

شاید مقابل اس بات کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

"کیوں اب تک ہمارے اتنے لوگ مارے جا چکے ہیں۔۔ جب ان کی موت پر کوئی نہیں بولا تو اس کی موت پر بھی خاموشی اختیار کر لی جائے گی۔۔۔"

لاپرواہی اور بے زاریت سے کہا گیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اے ایس پی عفیرہ کی تصویر اور کچھ معلومات آگے بھیج دی گئی تھی۔۔

جہاں اب تک جس انسان کی بھی معلومات بھیجی گئی تھی۔۔۔۔ وہ انسان ایسے ہی کاغذوں کا حصہ بن کر رہ گیا تھا۔۔۔

رات کا پچھلا پہر تھا۔ شہر کے ایک سنسان کونے میں واقع خفیہ پناہ گاہ میں خانزادہ اپنے مخصوص انداز میں چپ چاپ بیٹھا تھا۔ میز پر کھلی ہوئی فائل میں اے ایس پی عفیرہ داور کی تصویر رکھی تھی۔ ساتھ چند رپورٹس، کچھ اخباری تراشے اور ایک سرخ قلم سے لکھے گئے نوٹس۔۔۔۔۔

وہ قاتل جو ہمیشہ شکار کی آنکھوں سے پہلے وار کرتا تھا، آج خود کسی کی آنکھوں میں الجھ گیا تھا۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ داور۔۔۔انٹیلیجنس برانچ کی سب سے تیز آفیسر۔۔۔"

اس نے ہلکی آواز میں جیسے خود سے کہا۔۔۔

"بہت کچھ کھو چکی ہے۔۔۔اور شاید خود کو مار کر زندہ رہ رہی ہے۔۔۔"

اس نے تصویر کو دوبارہ دیکھا۔۔۔وہ ساری معلومات رکھتا تھا۔۔۔

وردی میں سخت گیر نظر آتی تھی۔۔ مگر آنکھوں میں ایک ضد لیے ایک خالص سچ کی خواہاں تھی۔۔۔

"یہ وہ انسان نہیں، جسے مارا جاسکے۔۔۔"

اس کے دل نے کہا۔۔۔

اس نے زندگی میں کئی چہرے دیکھے۔۔۔ مگر عفیرہ کا چہرہ جیسے دل میں ٹھہر گیا تھا۔۔۔

یہ وہ پہلی اور شاید آخری لڑکی تھی جسے دیکھ کر اُس کا ضمیر جاگا تھا۔

"یہ لڑکی بہت الگ ہے قمر۔۔۔ یہ وہ نہیں جسے دھمکایا جا سکتا ہے اور نہ خریدا جا سکتا ہے۔۔۔"

اس نے اپنے ساتھی قمر سے کہا۔۔۔

"پھر کیا کرو گے؟ اسے چھوڑ دو گے۔۔۔؟؟ یہ تمہاری شناخت پا چکی ہے۔۔۔ بہت بڑا خطرہ بن سکتی ہے تمہارے لیے۔۔۔"

قمر نے چونک کر کہا تھا۔۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔ پر یہ جنگ اب یک طرفہ نہیں رہی۔۔۔"

اس نے نظریں چرا کر کہا۔۔۔

سیگریٹ لبوں میں دباتا وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔اس کے

چہرے پر اس وقت وحشت ناکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

رگ وپے میں بے سکونی سی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔وہ ایک

خطرناک ٹارگٹ کلر تھا۔۔۔ جس کے نشانے سے آج تک کوئی

بچ نہیں پایا تھا۔۔۔ مگر آج کیا کام سونپا گیا تھا اسے۔۔۔

اے ایس پی عفیرہ کو قتل کرنے کا کہا گیا تھا اسے۔۔۔

اسے خانزادہ کو کہا جارہا تھا کہ وہ اے ایس پی عفیرہ کو قتل کر

دے۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔اس ویرانے میں اس کی پر اسرار ہنسی بہت دور تک گونج رہی تھی۔۔۔

کیسے بزدل مرد تھے وہ۔۔جن کو ایک لڑکی سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس نازک سی لڑکی نے ان سب کو ڈرا دیا تھا۔۔۔

وہ شخص وہاں کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔۔یہاں تک کہ اس کی آنکھوں میں سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے سے وہ حسین چہرا ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس رات وہ شخص سو نہ سکا۔۔۔۔۔

پہلی بار، اُس کے ہاتھوں سے کسی کو مارنے کا ارادہ دل نے روک دیا تھا۔

پہلی بار اُس نے کسی عورت کو کمزور نہیں، خطرہ نہیں، بلکہ برابر کا انسان جانا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ عام نہیں تھی۔۔۔ وہ خاص تھی۔۔۔ بالکل خانزادہ کی طرح۔۔۔

اور خانزادہ کو عام لوگ پسند نہیں تھے۔۔۔ وہ ہمیشہ خاص لوگوں کی جانب اٹریکٹ ہوتا تھا۔۔۔

اگلی صبح عفیرہ داور ایک خفیہ ملاقات میں شرکت کے لیے

نکلی۔۔۔اسے خبر نہ تھی کہ دور ایک بلڈنگ کی چھت پر ایک

دور بین سے کوئی اُسے دیکھ رہا ہے۔۔

جس کی انگلی رائفل کے ٹریگر پر تھی۔۔۔

نظریں دور بین پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔اس کے چہرے کو تکتے وہ

ٹریگر سے ہاتھ ہٹا گیا تھا۔۔۔

"یہ وہ نہیں تھی۔۔۔جسے ختم کرنا ہے۔۔۔"

اعنابی لب ہولے سے ہلے تھے۔۔

نظریں دوربین سے اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔

وہ کتنے ہی پل اسے ایسے ہی تکے گیا تھا۔۔

اس نے رائفل نیچے رکھ دی تھی۔۔۔اور چھت سے اُتر گیا تھا۔۔۔

صبح کی روشنی ابھی مکمل طور پر پھیلی نہ تھی۔ عفیرہ داور اپنے آفس کی کھڑکی کے سامنے کھڑی شہر کی جاگتی سڑکوں کو دیکھ رہی تھی، مگر اُس کے ذہن میں اب بھی پچھلی رات کی جھلکیں چل رہی تھیں۔۔۔

خانزادہ کی آنکھیں۔۔۔

اُس کی خاموشی۔۔۔۔

اُس کی باتیں۔۔۔۔

"گولی چلادو۔۔ مگر شاید تمہیں اُس وقت افسوس ہو۔۔۔جب تم سچائی جان جاؤ گی۔"

یہ جملہ اُس کے دل میں عجیب سی خلش بن چکا تھا۔

عفیرہ کسی بھی مجرم کو صرف کیس فائل نہیں سمجھتی تھی۔۔۔بلکہ ایک انسانی نفسیات کا نمونہ سمجھتی تھی۔م۔وہ جرائم کی گہرائی میں

جاتی تھی قاتل کی ذہنیت پڑھتی اور ہر سراغ کو اپنی زبان میں ڈھالتی۔ تھی۔۔۔

اس وقت اس کا دماغ ایک ہی نام پر اٹکا ہوا تھا۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔"

وہ جانتی تھی کہ یہ قاتل عام قاتلوں جیسا نہیں۔۔۔

اُس کا ہر وار سلیقے سے ہوتا تھا۔۔۔ ہر ہدف سوچا سمجھا اور ہر فرار منصوبہ بندی کے تحت ہوتا تھا۔۔

عفیرہ نے اپنے آفس کی دیوار پر موجود بورڈ پر پانچ تصویریں ٹانک رکھی تھیں۔۔۔پانچ مقتولین، پانچ مختلف جرائم، ایک

قاتل۔۔۔

مگر آج ایک نیا ربط ابھرا تھا۔۔۔

پانچوں ہدف کرپشن، طاقت کے غلط استعمال یا انسانی اسمگلنگ

سے وابستہ تھے۔۔۔

یعنی وہ سب غیر قانونی کاموں میں ملوث انسانیت کی دشمن

تھے۔۔۔

"یہ قاتل جرم کر رہا ہے۔۔۔ لیکن شاید کسی انصاف کے احساس کے ساتھ۔۔"

وہ آہستہ سے بڑبڑائی تھی۔۔۔

عفیرہ اندرون سندھ کے ایک پرانے تھانے میں آئی تھی۔۔۔ جو کب سے بند ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اسے خبر ملی تھی کہ اس کے تہہ خانے میں اب بھی کچھ تھا۔۔۔

وہ اجازت لے کر آئی تھی۔۔۔ اس لیے باہر کھڑے اہلکار نے اسے اندر جانے دیا تھا۔۔۔

عفیرہ کو ایک پرانی، غیر سرکاری فائل ہاتھ لگی، جس میں پچھلے دس سالوں میں ہونے والے چند نامعلوم قاتلانہ حملوں کی تفصیل تھی۔۔۔اور ہر کیس میں ایک قدر مشترک تھی۔۔۔

مقتول کرپٹ، بااثر اور قانون سے بالاتر لوگ تھے۔۔۔

عفیرہ نے جلدی جلدی صفحات پلٹے۔ہر صفحے کے نیچے ہاتھ سے لکھا گیا ایک کوڈ نظر آرہا تھا۔۔۔

"13-Z"

اسی نام سے اس نے ڈیپارٹمنٹ کی خفیہ فائلز میں تلاش کیا اور ایک سنسنی خیز حقیقت سامنے آئی۔

یہ ایک غیر رسمی کوڈ تھا۔۔۔ ایک ایسے شخص کے لیے جس کا نام ریکارڈ میں نہیں مگر حرکات سسٹم کو ہلا دیتی تھیں۔۔۔

ایک پرانی سی تصویر فائل سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔ دھندلی۔۔ لیکن چہرے کے خدوخال نمایاں تھے۔۔۔

عفیرہ کی آنکھیں چونک گئیں۔

یہ وہی تھا۔۔۔

وہی آنکھیں۔۔۔۔وہی چپ۔۔۔وہی خوفناک سکون۔۔۔

تصویر کے نیچے نام درج تھا۔۔۔

نام صاف سمجھ نہیں آرہا تھا پہلا نام وہ نہیں سمجھ سکی تھی۔۔۔

آگے لکھا تھا۔۔۔۔خانزادہ۔۔۔

"مر چکا ہے۔۔۔یا مٹ چکا ہے۔"

عفیرہ کے ذہن میں سوالوں کا طوفان تھا۔۔۔

اگر وہ مر چکا ہے تو وہ شخص کون تھا؟

ہر بار اس شخص کی شناخت کے طور پر یہ ایک نام ہی اس کے سامنے آتا تھا۔۔۔

عفیرہ ابھی وہیں تہہ خانے میں کھڑی تھی جب اسے پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

وہاں درمیان میں ایک زرد رنگ کا بلب جل رہا تھا۔۔۔ جس کی ٹمٹماتی روشنی میں وہ بہت مشکل سے دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

"کیسی ہیں ایس پی صاحبہ۔۔۔۔؟؟"

سیگریٹ سلگھاتا وہ وجیہہ نقوش سے سجے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ سجائے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کی سانسیں ایک پل کے لیے رک سی گئی تھیں۔۔

"خانزادہ۔۔۔۔"

اس کے لب ہولے سے ہلے تھے۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟؟"

اس وقت اسے اپنے سامنے دیکھ عفیرہ کو خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اس ملاقات کے لیے کب سے بے چین تھی۔۔۔

"وہی جس نے بنا پاس آئے بھی آپ کی نیندیں حرام کر رکھی

ہیں۔۔۔"

اس کی جانب بے باک مسکراہٹ اچھالتا وہ عفیرہ کی رنگت سرخ

کر گیا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔۔"

عفیرہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔وہ اس وقت بھی فل یونیفارم میں

ملبوس تھی۔۔۔

باہر اس کے اہلکار کھڑے تھے۔۔۔یہ شخص اندر کیسے آگیا تھا۔۔۔وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔

"ایک طرف میرے بارے میں جاننے کے لیے اتنی بے قرار ہیں۔۔اور دوسری جانب میری زبان بندی بھی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔"

اس نے عفیرہ کے مقابل آتے کہا تھا۔۔۔وہ دونوں اس وقت آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

عفیرہ کی نظریں اس کے وجیہہ چہرے پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔وہ اسے اچھے سے ازبر کر رہی تھی۔۔۔

"تم خانزادہ ہو؟ پھر فصیح عالم۔۔۔؟؟ کون ہو تم۔۔۔سچ سچ کیوں نہیں بتاتے۔۔۔میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔۔۔میں جانتی ہوں تم نے ان لوگوں کو مارا ہے جو غلط کاموں میں ملوث تھے۔۔

لیکن دیکھو انصاف ایسے نہیں لیا جاتا۔۔۔"

عفیرہ اس شخص کے انداز میں اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔جب اس نے نوٹ کیا تھا مقابل تو اس کی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔اس کا دھیان عفیرہ کے مسلسل بولتے ہونٹوں کی جانب تھا۔۔۔

عفیرہ کے چہرے کی رنگت ایک دم سے خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس نے گھبرا کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس کے لبوں کی جانب ہاتھ بڑھا چکا تھا۔۔۔

"یہ آج بھی اتنے ہی گلابی اور ملائم ہیں۔۔۔۔"

عفیرہ کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کے لبوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے چھو گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی مارے غصے کے حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔۔اس نے لمحے کے ہزارویں مقابل کا ہاتھ اپنے لبوں سے جھٹک دیا تھا۔۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے وہ اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب تر کھینچ گیا تھا۔۔۔عفیرہ کو اس شخص سے قطعاً ایسی امید نہیں تھی۔۔۔مگر وہ یہ بات کیوں فراموش کر گئی تھی کہ وہ ایک قاتل تھا۔۔۔

جو کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔ یہ کیا بیہودہ حرکت ہے۔۔۔؟؟"

اپنی کمر کو اس کی گرفت میں جکڑا محسوس کرتے وہ تڑپ گئی

تھی۔۔

"میرے بارے میں جاننا چاہتی ہو تو میرے ساتھ تعاون کرنا

ہو گا۔۔۔"

اس نے عفیرہ کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتے اسے اوپر اٹھایا

تھا۔۔۔

"کیسا تعاون۔۔۔؟؟"

عفیرہ اس کی مضبوط گرفت پر ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ ہمیشہ اس شخص کے سامنے آتے ہوئے اسے اپنی بے بسی کا احساس ہوتا تھا۔۔۔ ورنہ اب تک وہ کئی مردوں سے بھڑ چکی تھی۔۔۔

اس شخص کا انداز عفیرہ کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔

یہ تعاون کسی بھی طرح کا ہو سکتا تھا۔۔۔

"ایک رات کے لیے میرے پاس آنا ہو گا۔۔۔"

وہ اس کی گردن پر انگلی پھیر تا بے باکی سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ کی رنگت ایسی ہو چکی تھی جیسے ابھی اس کے چہرے سے خوں چھلک پڑے گا۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ایسی بکواس کرنے کی۔۔"

عفیرہ غصے سے بپھرتی ایک بار پھر سے اس کی گرفت سے نکلنے کی تگ و دو شروع کر چکی تھی۔۔

عفیرہ نے اس کے پیٹ میں اپنی ٹانگ رسید کی تھی۔۔ جب اگلے ہی پل وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

"تم سے جب بھی ملتا ہوں ایک عجیب سا سکون ملتا ہے اے ایس پی عفیرہ داور۔۔۔'

وہ کبھی اس کی گردن کو چھوتا تھا کبھی اس کے گال پر بنے تلوں کو ہتھیلی کی پشت سے چھو جاتا تھا۔۔۔

عفیرہ اس کے حرکت پر لرز سی گئی تھی۔۔۔یہ شخص کر کیا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

"بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ میں بلاوجہ تم سے ہمدردی محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔ تم ایک گھٹیا خونی درندے

ہو۔۔۔جو اپنے اندر نجانے مزید کتنے گناہ چھپائے ہوئے ہو۔۔۔

"

عفیرہ اس کی گرفت سے نکلتی چیخ پڑی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے باہر کا دروازہ دھڑ دھڑایا تھا۔۔۔

عفیرہ تیزی سے اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"آپ پھر سے سچ جانے بغیر جا رہی ہیں۔۔۔میں نے اتنی بڑی آفر کی ہے آپ کو۔۔۔جسے ٹھکرا کر پچھتائیں گی آپ۔۔۔کیونکہ

ایک دن آنا تو آپ کو میری بانہوں میں ہی ہے۔۔ کیوں اس نازک جان کو اتنا ہلکان کر رہی ہیں۔۔۔

آئیں خود کو ان پناہوں میں سونپیں۔۔۔ اس سینے پر سر رکھیں۔۔۔ آپ کے کر سوال کا جواب دے دوں گا۔۔"

اس شخص کی اس بے حیائی پر عفیرہ کا دروازے تک جاتا ہاتھ کانپ گیا تھا۔۔۔

چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔

وہ بنا پلٹے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی وہاں کھڑے شخص کے چہرے پر عجیب سی وحشت ناکی آن ٹھہری تھی۔

چند لمحوں کا سکون پھر سے رخصت ہو چکا تھا۔۔۔ وہ ہر بار اپنی سوچ کر اس کے پاس آتی تھی۔۔۔ اور وہ ہر بار اسے ایسے ہی غصے سے آگ بگولا کر دیتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت عجیب سا احساس چھایا ہوا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑے سے خوبصورت یوسف زئی ہاؤس میں اس وقت مہمانوں

کی آمد جاری تھی۔۔۔ آصف صاحب اس گھر کے باقی مکینوں کی

طرح باپ کے فیصلے کے آگے ہار گئے تھے۔۔۔

انہوں نے اپنی عزت کا واسطہ دے کر اپنی بیٹی کو اس شادی کے

لیے راضی کر لیا تھا۔۔۔

جو ان سے سخت خفا تھی۔۔۔ مگر اسے ایک امید تھی۔۔۔ ایک

انتظار تھا۔۔۔

کسی کے لوٹ آنے کا۔۔۔ شاید وہ آجاتا تو سب ٹھیک ہو جاتا۔۔۔

"ماشاءاللہ ماہین بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔بہت روپ آیا ہے تم پر۔۔۔"

اس کی جانب محبت بھری نگاہوں دیکھتے اس کی چچی نے نظر اتارتے کہا تھا۔۔۔

جن کی آج وہ بہو بننے جارہی تھی۔۔۔

اس کی باقی کزنز بھی آس پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔جب زوبیہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔

پنک کلر کے خوبصورت شرارے میں وہ سجی سنوری بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ماہین کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جس کا چہرا آج کچھ زیادہ ہی کھلکھلا رہا تھا۔۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔"

زوبیہ نے اس کے قریب آتے عجیب سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

ماہین نے پہلو بدلتے بے چینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں تو خوش ہونا چاہیے آج۔۔۔ جس انسان کی چاہت تھی

تمہیں۔۔۔۔وہی مل رہا ہے۔۔۔ یہ اداسی کس بات کی

ہے۔۔۔"

اس کے قریب بیٹھتے زوبیہ نے اپنے بالوں کو جھٹکتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے طنز پر ماہین کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔۔۔ کیا معافی نہیں مل سکتی۔۔۔پلیز

بھابھی۔۔۔ میری مدد کریں۔۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔۔"

اس نے زوبیہ کا ہاتھ پکڑتے بے چینی سے کہا تھا۔۔ جس پر زوبیہ استہزایہ انداز میں مسکرائی تھی۔۔

"کس بات کی معافی اور کیسی تکلیف ماہین۔۔۔۔ تم نے تو خود ارباب کو اپنے جیون ساتھی کے روپ میں چنا تھانا۔۔۔ اب پچھتاوا کس بات کا ہے۔۔۔"

زوبیہ کی آنکھوں میں ماہین کے لیے غصے اور ناگواری کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں اس سے۔۔"

ماہین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔جو اس وقت زوبیہ کو ناٹک کے سوا کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔محبت۔۔۔۔جسے خود پورے خاندان کے سامنے ٹھکرایا ہے تم نے۔۔۔"

زوبیہ غصے سے بولی تھی۔۔۔

"غلطی ہو گئی ہے۔۔۔مگر وہ معافی مانگنے کا موقع بھی تو نہیں دے رہا نا۔۔۔"

ماہین کی تکلیف اس کے ہر انداز سے واضح ہو رہی تھی۔۔

"وہ معاف کر چکا ہے تمہیں۔۔۔ اور یہ بھی کہہ چکا ہے کہ اس کے دل میں اب تمہارے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ نہ نفرت، نہ غصہ اور نہ ہی محبت۔۔۔ اس کے دل میں تمہارے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ اس لیے بلاوجہ اپنے ہونے والے شوہر کے دل میں اپنے لیے کوئی شک پیدا مت کرو۔۔۔

اس کی وفادار نہیں رہ سکی۔۔۔ اب ارباب کی رہ لو۔۔۔ ہر مرد ازمیر یوسف زئی جیسا نہیں ہوتا۔۔۔ جو معاف کر دے۔۔۔۔"

زوبیہ سرد لہجے میں کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

ماہین کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔اس نے دل توڑا تھا جس کی سزا تو اسے ملنی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کا نکاح ارباب یوسف زئی کے ساتھ پڑھوا دیا گیا تھا۔۔۔

اس نے بھیگتی آنکھوں سے نکاح نامے پر سائن کر دیا تھا۔۔۔اگر اسے زرا سی بھی امید ہوتی کہ وہ شخص دوبارہ سے اس کا ہاتھ تھام لے گا تو وہ ایسا کبھی نہ کرتی۔۔۔

مگر اس کے پاس امید نام کی کوئی شے نہیں بچی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے نیچے لے جایا گیا تھا۔۔۔ جہاں کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ وہ سیڑھیوں پر کھڑی تھی۔۔۔ آگے بڑھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

ازمیر یوسف زئی اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔ سب سے پہلے اسے اپنے سینے سے لگانے والے ظفر صاحب تھے۔۔۔ ان سے ملنے کی بعد وہ آگے بڑھتا وہاں کرسی پر بیٹھی ہاجرہ بیگم کے سینے سے جا لگا تھا۔۔۔

جو اس سے ملتے اس پل شدت سے رو دی تھیں۔۔۔ کتنا تڑپتی تھیں وہ اس سے ملنے کے لیے۔۔۔ مگر وہ ان کے ساتھ نہیں رہتا تھا۔۔

"ہماری زرا سی یاد بھی نہیں آتی تمہیں۔۔۔"

اس سے شکوہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا۔۔ اس عورت نے اپنی زندگی میں بہت اذیتیں دیکھی تھیں۔۔

وہ کب کی ٹوٹ جاتیں۔۔ کب کی زندگی کی جنگ ہار جاتیں۔۔۔ مگر ان کا پوتا انہیں ایسا کرنے نہیں دیتا تھا۔۔

اس کا کہنا تھا کہ اسے اپنی دادی کی دعاؤں کی ضرورت تھی۔۔۔
وہ اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھیں۔۔۔

ہاجرہ بیگم کا کوئی ایسا وقت نہیں گزرتا تھا جب وہ اس کے لیے دعا نہ کرتی ہوں۔۔۔۔ اگر ظفر صاحب کو ارباب عزیز تھا تو ہاجرہ بیگم کی جان ازمیر میں بستی تھی۔۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر اس کے ساتھ لگی رہی تھیں۔۔۔

کبھی اس کے چہرے کو اپنے بوڑھے ہاتھوں میں لے کر چومنے لگتی تھیں تو کبھی اس کی روشن پیشانی پر ان کے بوڑھے لب آن ٹھہرتے تھے۔۔۔

زوبیہ اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔خوشی کے مارے وہ جیسے کھل اٹھی تھی۔۔۔

ایک جانب کھڑے صفیان نے مسکراتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔جو اتنی خوش کبھی اسے دیکھ کر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔
لیکن اسے اپنی بیوی کی یہ خوشی دیکھ دل کو سکون پہنچا تھا۔۔۔

یہی ایک قریبی ترین رشتہ بچا تھا زوبیہ کے پاس۔۔۔۔وہ کیسے نہ اسے دیکھ کر خوش ہوتی۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

ازمیر کے قریب پہنچ کر اس نے پکارا تھا۔۔۔

جب ازمیر نے ہاجرہ بیگم سے دور ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس ہنسی کھلکھلاتی لڑکی کو دیکھ ازمیر کی آنکھوں میں سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔شدت سے کسی کی یاد آئی تھی۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور اس آنسوؤں کے ساتھ ہنستی لڑکی کو اپنے سینے میں چھپا گیا تھا۔۔۔کاش وہ دیر نہ کرتا تو آج اس کے دل کا ایک حصہ اتنی اذیت میں نہ ہوتا۔۔۔

جہاں اس وقت آگ جل رہی تھی۔۔۔

زوبیہ کی پیشانی پر لب رکھتے وہ اس سے اس کی خیریت دریافت کرنے لگا تھا۔۔۔۔

ازمیر یوسف زئی کی انٹری ایسی تھی کہ لوگ اس وقت دلہن کی انٹری فراموش کر گئے تھے۔۔۔

گھر کے سبھی لوگ باری باری اسے ملنے آئے تھے۔۔۔سب کے چہرے ہی خوشی سے جگمگا رہے تھے اسے دیکھ کر۔۔۔۔

آصف صاحب بھی شرمندہ شرمندہ سے آگے بڑھے تھے۔۔۔

سوائے ارباب یوسف زئی کے۔۔۔۔

جو سٹیج پر کھڑا بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کی شخصیت اب پہلے سے بھی کہیں زیادہ پر کشش ہو گئی تھی۔۔۔

ماہین کے قدم بھی سیڑھیوں پر پتھر کے ہو چکے تھے۔۔۔ وہ آگے بڑھ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ کیوں آگیا تھا یہاں۔۔۔ اس کا تماشا دیکھنے۔۔۔

وہ ٹھیک نکاح کے بعد آیا تھا۔۔۔ شاید وہ خود بھی کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ماہین کو سٹیج پر لا کر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ ارباب نے ایک نظر اس کا سجا سنوار روپ دیکھا تھا۔۔ اور پھر نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔

ماہین کے اندر بھی اس کی توجہ کی ایسی کوئی چاہ نہیں تھی۔۔۔

جس کی چاہ تھی وہ اب پہنچ سے بہت دور ہو چکا تھا۔۔۔

"شادی مبارک ہو۔۔۔"

سٹیج پر آتے اس نے ان دونوں کو بہت خوشگواریت بھرے انداز میں شادی کی مبارکباد دی تھی۔۔۔

"اپنی محبوبہ کو میری بیوی کے روپ میں میرے پہلو میں بیٹھا دیکھ

کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔یقیناً اندر سے آنسو گر رہے ہونگے

تمہارے۔۔۔جنہیں اس جھوٹی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا رکھا

ہے تم نے۔۔۔"

ارباب نے بنا لحاظ کیے واضح الفاظ میں کہا تھا۔۔اس کی بات پر

ماہین اپنی مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔اس کے اندر سے چیخیں نکل

رہی تھیں۔۔۔مگر وہ اپنی سزا بھگت رہی تھی۔۔

کسی سے شکوہ نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔

ارباب کی بات پر اسے ازمیر کا قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔ماہین خود کو اس کی جانب دیکھنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"تم بچپن سے رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔ہمیشہ میری چھوڑی ہوئی شے حاصل کرنے کا بہت شوق رہتا تھا تمہیں۔۔۔ تمہاری پوری زندگی میری چھوڑی ہوئی چیزوں کو حاصل کر کے ان پر خوش ہوتے گزری ہے۔۔۔اب باقی کی زندگی اسی بات پر خوش ہوتے رہو۔۔۔"

ازمیر کی آواز دھیمی تھی۔۔۔ مگر اتنی بھی نہیں کہ ماہین تک نہ پہنچ پاتی۔۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

ارباب کی رنگت بھی بالکل سیاہ ہو چکی تھی۔۔۔وہ ان دونوں کا بچا کچا سکون بھی غارت کرتا وہاں سے اتر گیا تھا۔۔۔

ظفر صاحب فاصلے پر کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

ازمیر یوسف زئی سائیڈ پر ہوتا ایک ضروری فون کال سننے لگا تھا۔۔۔وہاں بہت سارے لوگوں کی نگاہیں اس خوبرو شخص پر ہی جمی رہی تھیں۔۔جو بہت کم کبھی اس خاندان کی کسی تقریب میں شرکت کرتا تھا۔۔۔

وہ سائیڈ پر کھڑا فون سن رہا تھا۔۔۔ جب باہر پولیس کا سائرن بجا تھا۔۔۔

اندر موجود سبھی لوگ پریشان ہوئے تھے۔۔۔ ظفر یوسف زئی کے پوتے کی شادی میں پولیس کا آنا۔۔۔

پولیس گیٹ پر کھڑی تھی۔۔۔ وہاں سب کے چہروں پر گھبراہٹ تھی۔۔۔ سوائے ازمیر یوسف زئی کے۔۔۔

زوبیہ گھبرا کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"بھائی باہر پولیس آئی ہے۔۔۔"

زوبیہ نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔جب وہ اسے اپنے بازو کے حلقے میں کے لے گیا تھا۔۔۔

"پولیس ہماری محافظ ہے بیٹا۔۔۔آنے دو پولیس کو۔۔۔کسی اچھے کام کے لیے ہی آئی ہو گی۔۔۔۔"

ازمیر نے اسے تسلی دیتے انٹرنس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں سے اے ایس پی عفیرہ داور اپنے ساتھی اہلکاروں کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔۔سب کی نظریں اس لیڈی پولیس آفیسر پر جم سی گئی تھیں۔۔۔

وہ بہت زیادہ پیاری تھی۔۔۔۔اس کے دودھیا گلابی ہاتھوں میں قانون کی چھڑی تھی۔۔۔

فل یونیفارم میں ملبوس وہ ظفر صاحب کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کے پوتے کا اریسٹ وارنٹ ہے ہمارے پاس۔۔۔۔انہیں ابھی اور اسی وقت ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا۔۔۔"

اس پولیس آفیسر کی بات پر ظفر صاحب نے انتہائی غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"واہ کتنی ہمت ہے اس لڑکی میں۔۔۔"

ظفر صاحب کے سامنے وہ جس طرح سے نڈر انداز میں کھڑی تھی۔۔۔ عندلیب کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

ازمیر کی نظریں اس پولیس آفیسر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔

جو وہاں کسی کی نہیں سن رہی تھی۔۔۔ اس کا یہی کہنا تھا کہ اس کے پاس اریسٹ وارنٹ تھے۔۔۔۔

ظفر صاحب کا چہرا اس وقت مارے بے عزتی کے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔انہوں نے ارباب کی جانب خفگی بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

جو خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے۔۔۔

سب گھر والے پریشان ہو رہے تھے۔۔۔مگر ازمیر آگے نہیں بڑھا تھا۔۔۔۔وہ وہاں ایسے ہی کھڑا تھا۔۔۔

عندلیب نے نگاہیں موڑ کر بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ہمیشہ ان لوگوں کے معاملے میں خود کو ایسے ہی لاتعلق رکھتا تھا۔۔۔

عفیرہ کے اشارے پر پولیس اہلکار نے ارباب کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگادی تھی۔۔۔

مارے بے عزتی کے اس کا چہرا لال ہو رہا تھا۔۔۔ اتنے سارے مہمانوں کے بیچ میں سے اسے بنا وجہ بتائے لے جایا جا رہا تھا۔۔ اس نے عفیرہ کو سخت نتائج کی دھمکی دی تھی۔۔۔

جبکہ ماہین وہاں کھڑی اپنے شوہر سے زیادہ نگاہیں ازمیر پر گاڑھے ہوئے تھی۔ جس نے دوبارہ ایک بار بھی مڑ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

ارباب کو وہاں سے لے جایا گیا تھا۔۔۔

"یہ تم نے کیا ہے نا۔۔۔؟"

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔جب اس کے پیچھے جاتے ماہین نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"کیا مطلب؟؟؟؟"

ازمیر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ دلہن بنی اس کے سامنے کھڑی اس کی توجہ پانے کی منتظر تھی۔۔۔

"ارباب کو تم نے اریسٹ کروایا ہے نا۔۔میں جانتی تھی تم مجھے اس کے ساتھ نہیں دیکھ سکو گے۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔جس دن سے تم سے تعلق توڑا ہے۔۔۔ایک پل سکون سے نہیں گزار پائی۔۔۔پلیز معاف کر دو مجھے۔۔

میں جانتی ہوں تم اب بھی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔"

ماہین اس وقت ہر لحاظ بھلائے اس کے بہت قریب ہوتی اس کے چوڑے سینے پر اپنی ہتھیلیاں جما گئی تھی۔۔۔

ازمیر نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم اب کسی کی بیوی ہو۔۔۔؟؟"

وہ اس لڑکی کے ایک دم سے بدلتے انداز دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں اس سے طلاق لے لوں گی۔۔۔"

ماہین نے فوراً سے کہا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے طلاق لو۔۔ پھر میرے پاس آنا۔۔۔"

ازمیر نے اپنے سینے پر رکھے اس کے ہاتھوں کو دور جھٹکا تھا۔۔ اس کی بات ماہین کو حوصلہ دے گئی تھی۔۔

"میں جانتی تھی۔۔۔ تم مجھے نہیں بھول سکتے۔۔۔"

اس کی بات سن کر ماہین کو حوصلہ ہوا تھا۔۔۔وہ اس کے مزید قریب سرک آئی تھی۔۔۔

اس لڑکی کی بے باکی پر ازمیر یوسف زئی کے خوبرو چہرے پر ناگواریت بھرے تاثرات سج گئے تھے۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

آصف صاحب کی آواز پر ماہین گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔جبکہ ازمیر کے تاثرات میں اب بھی کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا۔۔۔

"تم کیا کر رہے تھے میری بیٹی کے ساتھ۔۔ وہ بیوی ہے اب کسی اور کی۔۔۔"

آصف صاحب غصے سے اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔ مگر ماہین نے بیچ میں آتے بہت مشکل سے انہیں روکا تھا۔

ازمیر اب بھی چہرے پر ویسے ہی پُرسکون تاثرات سجائے کھڑا آصف صاحب کا یہ بپھرا انداز دیکھتا مسکرایا تھا۔

"یہ بات آپ مجھے نہیں اپنی بیٹی کو سمجھائیں۔۔۔"

شور سن کر وہاں باقی لوگ بھی آچکے تھے۔۔۔

زوبیہ بھی حیرت زدہ سی قریب آئی تھی۔۔۔وہاں اس وقت گھر کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔

تبسم بیگم نے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

ان سمیت وہاں موجود سبھی لوگوں کے چہروں پر ماہین کے لیے ناگواری کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔

"بابا یہ یہاں آتا ہی کیوں ہے۔۔۔ہماری زندگیوں میں زہر بھرنے۔۔نفرت کرتا ہے یہ ہم سے۔۔برباد کرنا چاہتا ہے ہمیں۔۔انجانے میں جو غلطی ہوئی ہے ہم سے۔۔۔اس پر۔۔۔"

آصف صاحب نے مڑ کا باپ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ایک جانب کھڑے خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

"انجانے میں۔۔۔۔؟؟"

ان کے مقابل آن کھڑا ہوتا وہ ہنسا تھا۔۔۔

"آپ کی غلطی انجانے میں کی جانے والی ہرگز نہیں تھی۔۔۔اور یہ گھر میرا ابھی ہے۔۔میرے باپ کا حصہ ہے اس میں۔۔میں جب چاہوں یہاں آسکتا ہوں۔۔۔اور آپ نے جو کیا ہے نا

آصف صاحب اس کی سزا تو آپ کو ساری زندگی بھگتنی پڑے گی۔۔

اسی دولت اور گھر کے لیے وہ سب کیا تھا نا۔۔۔وعدہ کرتا ہوں کچھ بھی نہیں رہنے دوں گا آپ کے پاس۔۔اور آپ کی جو یہ بیٹی ہے۔۔۔لگام ڈال کر رکھیں اسے۔۔۔ کبھی ایک مرد چاہیے ہوتا ہے اور کبھی دوسرا۔۔۔

نکاح ہوا ہے ارباب سے اس کا۔۔۔بیوی ہے اب یہ اسکی۔۔ دوسروں سے نفرت اور حسد کرنے سے اگر فرصت ملتی تو پتا ہوتا کہ بیٹی کی تربیت کیسے کی جاتی ہے۔۔

اور تم۔۔۔پہلے جو میرے ساتھ کیا تھا وہی اب ارباب کے ساتھ کر رہی ہو۔۔۔اگر اس کے دل میں بھی تمہارے لیے ویسی ہی نفرت آن ٹھہری جو میرے دل میں ہے تو پھر کہیں کی نہیں رہو گی۔۔۔"

وہ جب بولنے پر آیا تھا تو ان سب کی بولتی بند کر گیا تھا۔ ظفر صاحب خاموشی سے ایک جانب کھڑے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔شدت سے انہیں کسی کی یاد آئی تھی۔۔۔

آنکھوں کے کنارے پر نمی آن ٹھہری تھی۔۔

بظاہر اس سے لاتعلق بنے کھڑے دل ہی دل میں اس کی سلامتی کی دعا کر گئے تھے۔۔۔

"ازمیر۔۔۔۔ تم آج رک جاؤ کل چلے جانا۔۔۔"

وہ واپسی کے لیے مڑنے لگا تھا۔۔۔ جب تبسم بیگم نے اس کا بازو پکڑتے اسے روک دیا تھا۔۔۔ ان کی خفگی بھری نگاہوں وہاں سے واپس پلٹتے آصف صاحب پر تھیں۔۔

اپنے بھائی کو قبر میں اتارنے کے بعد بھی اس شخص کا لالچ ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

ان سب کو اکثر اس بات کا ڈر لگتا تھا کہ ازمیر نے اس شخص کو اب تک کیسے کوئی نہیں دی تھی۔۔ ایسا کیا تھا جو اس روکے ہوئے تھا۔۔

"نہیں پھوپھو میرا اس گھر میں دم گھٹتا ہے۔۔۔ زیادہ وقت نہیں رک سکتا یہاں۔۔۔ آپ سب سے ملنے آیا تھا۔۔۔ آپ لوگ میرے گھر آکر رک سکتے ہیں۔۔۔ مجھے خوش ہو گی آپ آئیں گے۔۔۔"

ان کی پیشانی چومتا وہ ہاجرہ بیگم کی جانب گیا تھا۔۔

"بس کچھ وقت مزید۔۔ پھر آپ میرے ساتھ میرے گھر میں رہیں گی۔۔"

ان کی پیشانی چومتے وہ ان کی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو صاف کر گیا تھا۔۔۔

ماہین ایک جانب کھڑی اس خوبرو شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔ جسے اس نے خود اپنی بے وقوفی اور خود غرضی کی عنہ سے کھو دیا تھا۔۔ وہ جتنی دیر وہاں کھڑا رہا تھا۔۔۔ ماہین ایسے کی دیوانوں کی طرح اسے تکے گئی تھی۔۔۔

جو باقی سب کزنز سے ملنے کے بعد احسان صاحب سے ملتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ ظفر صاحب اس کے ساتھ باہر کی جانب گئے تھے۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔ بیٹے کو کھو کر زندہ ہوں۔۔۔ تمہارا دکھ برداشت نہیں ہو گا۔۔۔ اپنے دادا پر یہ ظلم مت کرنا۔۔۔"

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

ازمیر ان کے قریب ہوا تھا اور ان کی کمزور وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں بھرتا انہیں اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

اس کا لہجہ مضبوط اور بے خوف تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عفیرہ جب منگنی ہو چکی ہے تو شادی ہو جانے میں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

ارحم نے اس کے مسلسل انکار پر خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ان کی شادی ایک سال بعد کے لیے طے پائی تھی۔۔۔ مگر ارحم اب چاہتا تھا کہ شادی اسی سال ہو اور وہ بھی ایک مہینے کے اندر اندر۔۔۔ مگر عفیرہ اس وقت دماغی طور پر اس قدر الجھی ہوئی تھی کہ وہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"جب شادی ایک سال بعد کے لیے طے ہوئی تھی تو تم اب کیوں ایسے ضد کر رہے ہو۔۔۔مجھے اپنی بات سے پلٹنے والے لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"

عفیرہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ ارحم نے اچانک سے فیصلہ کیوں بدل دیا تھا۔۔۔

"جو شادی ایک سال بعد ہونی وہ ابھی ہو جائے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ تم جان بوجھ کر میری ہر بات کے مخالف ہو کر ضد کر رہی ہو۔۔۔ میں نہیں جانتا تم ایسا کیوں کر رہی ہو۔۔۔

مگر میں تمہارے ماموں مامی سے بات کر چکا ہوں۔۔۔ انہیں بھی اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ اور ویسے بھی تم کب تک ان کے گھر میں مزید ایسے رہو گی۔۔۔ تمہیں خود بھی خیال کرنا چاہیے۔۔۔ اگر وہ کچھ نہیں کہتے تو تم نے بھی ان کی مروت کا کچھ زیادہ ہی فایدہ اٹھالیا ہے۔۔۔"

ارحم کی بات پر عفیرہ نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ارحم نے ایسی بات

کیوں کی تھی۔۔۔؟؟

کیا ماموں مامی نے ایسا کچھ کہا تھا۔۔؟؟

نہیں وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے وہ ایسا نہیں کہہ سکتے

تھے۔۔۔

عفیرہ ماننے سے انکاری تھی۔۔۔

وہ ارحم کے کہنے پر اس کے ساتھ باہر کافی شاپ پر آئی تھی۔۔۔
مگر اس وقت وہ شخص اس کا موڈ بہت بری طرح سے غارت کر چکا تھا۔۔۔ارحم اس کے انکار پر غصے سے وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔
اس لڑکی میں اپنے حسن اور ذہانت کو لے کر بہت زیادہ گھمنڈ تھا۔۔۔ارحم کو محبت تو تھی ہی مگر اب اس سے عجیب سی ضد ہونے لگی تھی۔۔۔وہ اب ہر وہ بات کرنے لگا تھا جو عفیرہ کی مرضی کے خلاف ہو۔۔

وہ جا چکا تھا۔۔ مگر عفیرہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔جب ویٹر نے اس کے آگے کافی رکھی تھی۔۔۔

خوبصورت سی ٹرے میں کافی مگ رکھا گیا تھا۔۔ عفیرہ نے اپنی سوچوں میں گم مگ اٹھایا تھا۔۔

جب اس کی نظر مگ کے نیچے رکھی گولڈن رنگ کی چٹ پر پڑی تھی۔

"کیسی ہیں اے ایس پی صاحبہ۔۔؟؟ اداسی اچھی نہیں لگتی آپ پر۔۔ اس حلیے میں اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔ پر بالوں کو باندھ

لیں۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا سب لوگ آپ کے کھلے بالوں کو دیکھیں اور سراہیں۔۔۔"

چٹ پر لکھی تحریر پڑھ کر اس نے مگ ٹیبل پر رکھتے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔

مگر وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔ابھی مجھے کونسے ویٹر نے یہ کافی سرو کی ہے۔۔۔"

اس نے وہاں سے گزرتے ویٹر کو بلایا تھا۔۔۔

سب لوگ حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ جس کے چہرے کی رنگت بدل چکی تھی۔۔۔

وہ گھور گھور کر اس کافی شاپ میں موجود ویٹرز کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔۔

عفیرہ نے فوراً سے پہلے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

"مجھے خبر نہیں تھی میری ایک جھلک دیکھنے کی خاطر اتنی بے قرار رہتی ہیں آپ۔۔۔"

گھمبیر بھاری پر اسرا لہجہ۔۔۔

"کہاں ہو تم۔۔۔؟"

عفیرہ نے وہیں کھڑے کھڑے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کے بہت پاس۔۔۔"

لہجے میں خمار سا بھر گیا تھا۔۔۔ عفیرہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔

وہاں بیٹھے لوگ اب مڑ مڑ کر اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

عفیرہ کافی شاپ سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص دور دور کہیں نہیں تھا۔۔

عفیرہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

اس کا دماغ بھٹک چکا تھا۔۔۔وہ بہت مضبوط اعصاب کی مالک تھی۔۔۔اسی وجہ سے اب تک سب کچھ برداشت کر رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی گاڑی سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھی جب ایک تیز رفتار گاڑی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ عفیرہ نے گھبرا کر گاڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسے کچلنے کے ارادے سے سیدھی اسی کی جانب بڑھتی اسے سنبھلنے کا موقع بھی نہیں دے پائی تھی۔۔

عفیرہ نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔ جب اسی لمحے کسی نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ عفیرہ جو یہی سوچ چکی تھی کہ اس کی موت کا وقت آچکا ہے۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے خود کو کسی کی بانہوں میں مقید پایا تھا۔۔۔

گاڑی سے ان کی جانب فائرنگ بھی کی گئی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص اسے لے کر دوسری گاڑی کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔۔۔

مارنے والے یہی سمجھے تھے کہ وہ مر چکی ہے۔۔۔۔

گاڑی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ لوگ فائرنگ کی آواز سن کر ویسے ہی دور بھاگ گئے تھے۔۔۔

عفیرہ اس شخص کی مضبوط پناہوں میں مقید اس کے اوپر گری تھی۔۔۔ وہ زمین پر چت لیٹا تھا۔۔۔

اس شخص کا چہرا عفیرہ کے بہت قریب تھا۔۔۔

عفیرہ کچھ دیر تو سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں اے ایس پی صاحبہ۔۔۔"

اس کے چہرے کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔ جبکہ عفیرہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی ایک دم سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

وہ اب بھی زمین پر ایسے ہی لیٹا ہوا تھا۔۔۔ عفیرہ نے نگاہیں موڑ کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔وہاں اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔

عفیرہ نے فوراً سے اپنا پسٹل نکالتے اس کی جانب کیا تھا۔۔۔

جواب سر کے نیچے دونوں بازو فولڈ کرتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"آپ کی جان بچائی ہے۔۔۔بدلے میں میری جان لے لیں گی۔۔۔"

اس کے چہرے پر زرا سی پریشانی یا خوف نہیں تھا۔۔۔ جیسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ اب اس پر گولی نہیں چلائے گی۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کر کے مجھے بے وقوف بنالو گے۔۔۔ تم نے مجھ پر گولی چلائی تھی۔۔۔ مجھے مارنے کی کوشش کر چکے ہو تم۔۔۔ اور اب یہ جان بچانے کا ناٹک کر کے کیا لگتا ہے میرا اعتبار حاصل کر لو گے۔۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔ ساتھ ہی اس نے وائرلیس نکالتے اپنی ٹیم کو فوری وہاں پہنچنے کا حکم دیا تھا۔۔۔

وہ اب بھی سر کے نیچے ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے دیکھنے کا انداز سے عفیرہ کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔ وہ بس یہی چاہتی تھی کہ اس کی ٹیم جلدی سے پہنچ جائے۔۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے میں آپ کو اتنی آسانی سے گرفتاری دے دوں گا۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اسے اٹھتے دیکھ عفیرہ کی گرفت ٹریگر پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

"اپنی جگہ سے ہلنا مت۔۔۔ میں گولی چلا دوں گی۔۔۔"

عفیرہ نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔جب اس کی جانب دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا اپنی گہری مقناطیسی نگاہوں کو ان میں گاڑھتا اس پل اسے ساکت کر گیا تھا۔۔۔۔وہ بے پناہ وجیہہ تھا۔۔۔۔

عفیرہ سے کہیں زیادہ فیئر کلر تھا اس کا۔۔۔اس نے ہمیشہ مردوں کے سانولے رنگ میں ہی کشش دیکھی تھی۔۔مگر اس شخص کی دلکشی کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔۔۔

وہ بے پناہ پر کشش اور وجیہہ مرد تھا۔۔۔ اگر اس نے اس شخص کے کارنامے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے ہوتے تو وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ یہ شخص ایک خطرناک ٹارگٹ کلر ہو سکتا تھا۔۔۔

"اگر مجھے گرفتار کرنا چاہتی ہیں تو میری شرط مان لیں۔۔۔ آپ کو خود اپنی مرضی سے گرفتاری دوں گا۔۔۔ اور ایک اہم

بات۔۔۔۔ آپ کے فادر وہ نہیں تھے جو آپ کو اور دنیا والوں کو بتایا گیا۔۔۔۔

یہاں سب جھوٹ ہے۔۔۔ سب فریب ہے۔۔۔"

عفیرہ چاہنے کے باوجود اس پر گولی نہیں چلا پائی تھی۔۔۔ اسکے بولے جانے والے الفاظ پر وہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو گہرا جھٹکا دیتا وہ وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ۔۔۔

اس کی حالت ایسی تھی جیسے اس کو پتھر کا بنا دیا گیا ہو۔۔۔

پولیس کے سائرن پر وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔ اس نے پلٹ کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ جا چکا تھا۔۔۔

عفیرہ کے چہرے کی رنگت بالکل زرد ہو رہی تھی۔۔۔

پولیس گاڑیاں تیزی سے قریب آرہی تھیں، سائرن کی آوازیں فضا کو چیر رہی تھیں۔ عفیرہ نے خود کو سنبھالنے کی بھرپور کوشش کی۔۔ مگر اس کے ہاتھ اب بھی ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔۔۔

اس نے دوبارہ اردگرد دیکھا۔۔ شاید وہ شخص کہیں چھپا ہو۔۔ مگر چاروں طرف سنّاٹا تھا۔ سڑک کے کنارے موجود سٹریٹ لائٹس کی پیلی روشنی میں اس کا سایہ بھی کمزور سا لگ رہا تھا۔

"میڈم! آپ ٹھیک ہیں؟"

انسپکٹر کامران سب سے پہلے دوڑ کر اس کے قریب پہنچا۔

عفیرہ نے دھیرے سے سر ہلایا۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں اب بھی خلا میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔

"یہاں سے فائر ہوا تھا۔ شاید کوئی کلر ٹارگٹ کرنے آیا تھا۔

جلدی سے پورا ایریا سیل کروا دیں۔"

عفیرہ کی آواز اب بھی سخت مگر تھکی تھکی سی تھی۔

"اوکے میڈم!"

کامران نے فوراً ٹیم کو ہدایات دینا شروع کی تھیں۔۔۔

عفیرہ آہستہ سے سڑک کے کنارے ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔ اس کی نظریں اب بھی خالی تھیں۔۔ جیسے وہ وہاں موجود ہو کر بھی نہیں تھی۔

"آپ کے فادر وہ نہیں تھے جو آپ کو اور دنیا والوں کو بتایا گیا۔۔۔ یہاں سب جھوٹ ہے۔۔۔ سب فریب ہے۔۔۔"

یہ جملے اس کے دماغ میں مسلسل گونج رہے تھے۔

"کیا مطلب تھا اس کا؟ میرے بابا کے بارے میں؟"

اس نے خود سے سوال کیا۔ مگر جواب ندارد۔

اتنے میں ایک ویٹر دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"میڈم۔۔یہ شاید آپ کی ہے۔۔۔کافی کی ٹرے کے نیچے سے ملی ہے۔"

اس نے ایک اور چٹ تھمائی۔۔۔۔ جس پر خفیہ کوڈ میں کچھ لکھا تھا۔

"رات 1 بجے۔۔۔ تنہا آنا۔۔۔ تمہیں اپنی اصل شناخت جاننی ہے۔۔۔تو ہمت کرو۔"

عفیرہ نے چٹ مٹھی میں بھینچ لی۔

اب یہ بات کسی کیس یا کسی عام مجرم کی نہیں تھی۔۔۔

یہ بات اب اس کی اپنی ذات سے جڑی تھی۔۔۔

اس کی شناخت۔۔۔اس کا ماضی۔۔۔اور شاید وہ سچ۔۔۔جو آج تک اس سے چھپایا گیا تھا۔

وہ دھیرے سے اٹھی تھی۔۔ایک نظر اس سڑک پر ڈالی جہاں کچھ دیر پہلے اس کی موت لکھی گئی تھی۔۔۔

پھر آسمان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جیسے کہہ رہی ہو۔۔۔

"کھیل تم نے شروع کیا ہے۔۔۔اب یہ ختم میں کروں گی۔۔۔"

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اسلام وعلیکم اے ایس پی عفیرہ۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔؟سنا ہے آج کل بہت اہم مشن سنبھالا ہوا ہے آپ نے۔۔۔"

ان کا آج ایک آفیشل ڈنر تھا۔۔۔جس میں اس نے ارحم کے ساتھ شرکت کی تھی۔۔۔

اس رات اس شخص کی کہی گئی شرط اس نے نہیں مانی تھی۔۔۔وہ جس طرح سے اسے دیکھتا تھا۔۔۔جو اس کی گفتگو تھی۔۔۔

وہ سوچ کر ہی عفیرہ کی ساری بہادری اور ہمت دھری کی دھری رہ جاتی تھی۔۔۔جو بھی تھا وہ ایک لڑکی تھی۔۔۔

وہ اس طرح سے ایک کیس کے لیے اپنی عزت اپنا وقار داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔

مگر وہیں اس کا دماغ اڈ شخص کی کہی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

جو بالکل پہیلیوں کی طرح ہوتی تھیں۔۔۔اس قدر سوچنے کے باوجود ان کا کوئی سجھاؤ نہیں ملا تھا۔۔

اس کا ٹکراؤ جب سے خانزادہ کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔وہ ہر وقت ایسے ہی اس شخص کے خیالوں میں الجھی رہتی تھی۔۔۔وہ عام مجرموں جیسا نہیں تھا۔۔۔کچھ تو خاص تھا اس میں۔۔۔

جس کا اظہار اس کی وہ پر اسرار آنکھیں کرتی تھیں۔۔۔ جو بہت زیادہ خوبصورت تھیں مگر اتنی کی گہری اور اپنے اندر ڈھیروں راز لیے۔۔۔

اذیت کی گہری تحریر رقم ہوتی تھی ان میں۔۔۔

عفیرہ نے جب بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے ہمیشہ ایک گہرے راز چھپے نظر آئے تھے ان میں۔۔۔ اذیت اور درد کے ساتھ ساتھ عفیرہ کے لیے ان میں ایک امید تھی۔۔۔

ساتھ دینے کی التجاء تھی۔۔۔اس پولیس محکمے میں صرف وہی نہیں اور بھی کئی لیڈی پولیس آفیسرز کام کر رہی تھیں۔۔اس شخص کے کیس کو بہت سارے آفیسرز سٹڈی کر رہے تھے۔۔۔

کیونکہ کہ کوئی چھوٹا کیس نہیں تھا۔۔۔۔۔بہت بڑے نامور کا قاتل تھا۔۔۔اور ابھی مزید نجانے کتنوں کو مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

عفیرہ وہاں ارحم کے پہلو میں گم صُم سی کھڑی تھی۔۔۔جب ایس پی وجاہت ان کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

"""اسلام وعلیکم اے ایس پی عفیرہ۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟ سنا ہے آج کل بہت اہم مشن سنبھالا ہوا ہے آپ نے۔"

اسے مخاطب کرتے اس شخص نے ہاتھ میں پکڑا مشروب لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

"جی سر کوشش کر رہی ہوں۔۔۔ مگر ابھی منزل سے کافی دور ہوں۔۔۔"

وہ اس کا سینیئر آفیسر تھا۔۔۔اس کے سوال کا دھیمے لہجے میں

جواب دیا گیا تھا۔۔۔

"آپ کی محنت اور لگن قابلے تعریف ہے۔۔۔مجھے یقین ہے

جلد ہی آپ اپنی منزل کو پہنچیں گی۔۔ویسے اب تک آپ ہی وہ

واحد پولیس آفیسر ہیں۔۔۔جس کا دو سے زائد بار اس ٹارگٹ کلر

سے ٹکراؤ ہو چکا ہے۔۔

کیا آپ کو اب بھی اس کی زرا سی پہچان نہیں ہے۔۔۔کیسا نظر

آتا ہے۔۔۔آگے کیا ارادے رکھتا ہے۔۔۔

اور کس مقصد کے لیے وہ سسٹم کے اتنے اہم لوگوں کو موت کی

گھاٹ اتار چکا ہے۔۔۔"

وجاہت شاید اس سے بھی زیادہ بے قرار تھا خانزادہ کے بارے

میں جاننے کے لیے۔۔۔

مگر عفیرہ چاہ کر بھی س شخص کی شناخت کسی کو نہیں بتا پا رہی

تھی۔۔۔

نجانے کیا چیز تھی جو اسے روک رہی تھی۔۔۔

"سر اگر میں یہ سب جانتی ہوتی تو وہ انسان اس وقت سلاخوں کے پیچھے ہوتا۔۔۔"

اس نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے جواب دیا تھا۔۔۔ جبکہ ارحم جو اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔ اسے وجاہت کو یوں آکر عفیرہ سے فری ہونا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ اس کا دوست تھا۔۔۔ مگر اس کی ریپوٹیشن اتنی اچھی تھی کہ وہ عفیرہ کے معاملے میں اس پر ٹرسٹ کر سکے۔۔۔

عفیرہ اس وقت صرف وجاہت نہیں وہاں پر بہت سارے آفیسرز کی نگاہوں میں تھی۔۔۔

سب کو ہی کہیں نہ کہیں اس بات پر شک تھا کہ وہ خانزادہ کے بارے میں کچھ جانتی تھی۔۔۔ مگر بتا نہیں رہی تھی۔۔۔

"ہمم یہ تو ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔ کوئی بات نہیں قانون کی پکڑ سے اب تک کوئی بچ نہیں پایا۔۔۔ یہ مجرم بھی بہت جلد سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔۔۔"

وجاہت پر یقین لہجے میں بولتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

"اسے بھی خانزادہ کا کیس ملا ہے۔۔۔مجھے بھی اس ٹیم میں شامل کیا جارہا ہے۔۔۔اس شخص کی مچائی تباہیوں میں اضافہ ہورہا ہے۔۔۔اسے بہت جلد پکڑ میں آنا ہوگا۔۔۔"

ارحم بھی پر عزم لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جس پر عفیرہ سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

ارحم نے غور کیا تھا کہ اس لڑکی نے اب تک اس کی اتنی ساری باتوں میں سے صرف اس ایک بات پر رسپانڈ کیا تھا۔۔۔

جو پر وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔ عفیرہ نے اس سے شادی کے

فیصلے پر سوچنے کے لیے ایک ہفتے کا ٹائم مانگا تھا۔۔۔

اس کے ماموں مامی بھی چاہتے تھے کہ وہ اب یہ شادی کر

لے۔۔۔ جس بات پر وہ کمزور پڑ گئی تھی۔۔۔۔

شاید یہاں اگر اس کے اپنے ماں باپ ہوتے تو وہ لڑ جاتی۔۔۔

احتجاج کرتی یا پھر ان سے خفگی کا اظہار کر کے۔۔۔

بلیک میل کر کے زبردستی منا لیتی انہیں۔۔۔۔ مگر یہاں کچھ بھی

ایسا نہیں تھا۔۔۔

وہ ان لوگوں کی احسانوں تلے اس قدر دب چکی تھی کہ ان کی جانب سے کیے گئے فیصلے پر انکار کرنا اس کے لیے مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اچانک اس کی نظر ساتھ والی بلڈنگ پر گئی تھی۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔

یہ ڈنر ان کے ایک سینیئر آفیسر اے آئی جی داؤد کے فارم ہاؤس پر رکھا گیا تھا۔۔۔

وہاں بڑے بڑے آفیسرز آئے ہوئے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے سیکیورٹی کے سخت انتظامات تھے۔۔۔

مگر ساتھ والی بلڈنگ پر نظر آتے منظر کو دیکھ عفیرہ کی سانسیں پھر سے رک گئی تھیں۔۔۔

وہاں ایک سیاہ ہیولہ رائفل اٹھائے کھڑا تھا۔۔۔اس کی ❤| |

لائٹ اس پل عفیرہ کو ارحم کے بابا اے آئی جی جاوید صاحب کے اوپر منڈلاتی دکھائی دی تھی۔۔۔

عفیرہ نے اس شخص کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ بالکل ساکت ہو چکی تھی۔۔ اگر وہ وہاں کسی کو آگ کرتی تو اس شخص نے گولی چلا دینی تھی۔۔۔

جو وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس کی جانب دیکھتی مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔ جب اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ روشنی اس کے لبوں پر آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

عفیرہ کی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔۔۔ اور اس شخص کی اس گھٹیا حرکت پر وہ لب بھینچ گئی تھی۔۔

وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔

"کیا ہوا عفیرہ تم ٹھیک ہو۔۔؟؟؟ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔"

ارحم اس وقت اپنے دوستوں کے پاس گیا تھا تو وہ بھی اپنی ساتھی کولیگ اے ایس پی رمشا کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ وہاں اور بھی لیڈی آفیسرز کھڑی تھیں۔۔

رمشا کے دیکھنے پر وہ لائٹ عفیرہ کے لبوں سے ہٹ گئی تھی۔۔

اس شخص کی صرف اس پر نہیں ارد گرد بھی نظر تھی۔۔۔وہ اس کے علاوہ کسی کو بھی الرٹ نہیں کرتا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

عفیرہ نے سر ہلاتے اسے تسلی دی تھی۔۔۔اس نے سب سے نظر بچا کر پھر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ اب وہاں نہیں تھا۔۔۔عفیرہ نے سکھ کا سانس لیتے اپنی رکی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔

وہ حیران تھی وہ شخص اس طرح سے اس کی بات مان گیا تھا۔۔۔ عفیرہ کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ شخص اتنا اچھا تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔ جب کچھ لمحوں بعد اس کی یہ خوش فہمی ڈھیر ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ شخص اب کسی اور رخ پر اسی بلڈنگ میں کھڑا وہاں اپنے مطلوبہ نشانے پر فائر داغ گیا تھا۔۔۔

گولی کی آواز پر سب نے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ جب اسی پولیس آفیسر جس کے فارم ہاؤس پر اس تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔۔۔

اس کی کنپٹی پر نشانہ باندھ کر اسے جگہ پر ہی ہلاک کر دیا گیا

تھا۔۔

وہاں ہڑبڑاہٹ میں سب لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے۔۔۔

سب کو ہی مارے جانے کا خوف لاحق تھا۔۔

مگر ایک عفیرہ ہی تھی جسے اس وقت اس شخص سے ایسا کوئی خوف

محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ تو صدمے کی کیفیت میں کھڑی یہی

سوچ رہی تھی کہ یہ تو بہت ایماندار اور اپنا کام پورے خلوص سے

کرنے والے آفیسر تھے۔۔

پھر ان کے ساتھ ایسا کیوں کیا گیا تھا۔۔۔

سکیورٹی اہلکار تیزی سے اس بلڈنگ کی جانب بھاگے تھے۔۔۔

جہاں مختلف پوزیشن پر انہوں نے پولیس کی سنائپر بیٹھائے ہوئے تھے۔۔۔ جن کے ساتھ شامل ہو کر وہ شخص اپنا کام دکھا گیا تھا۔۔۔

"عفیرہ ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔ تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔ چلو ادھر۔۔۔"

ارحم اسے وہیں کھڑا دیکھ اس کا بازو پکڑ کر اسے دوسری جانب لے گیا تھا۔۔۔

جہاں اس وقت قانون نافذ کرنے والے ادارے کے آفیسرز کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔

انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہ شخص کیوں ان سب کا جینا حرام کر رہا تھا۔۔ عفیرہ جاننا چاہتی تھی کہ اس شخص نے اے آئی جی کو کیوں مارا تھا۔۔۔

اور پہلے اس کا نشانہ جاوید انکل کیوں تھے۔۔۔۔

وہ لوگ جب یہاں آئے تھے تو انہیں فارم ہاؤس کے اندر جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔۔۔اس وقت بھی انہیں نیچے ہی ایک ہال کمرے میں اکٹھا کیا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ نے اس شخص کو اب تک جتنے بھی لوگوں کو مارتے دیکھا تھا۔۔۔سب کسی نہ کسی غیر قانونی کام میں ملبوث پائے گئے تھے۔۔۔جو کام چھوٹے پیمانے پر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ارحم کچھ فاصلے پر کھڑا فون سن رہا تھا۔۔۔۔جب عفیرہ ان سب سے نظر بچاتی ہال سے نکل آئی تھی۔۔۔

ایس پی وجاہت نے پلٹ کر اسے وہاں سے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

اس کا شک مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کہیں تمہاری یہ فیانسی اس ٹارگٹ کلر کے ساتھ ملی تو نہیں

ہوئی۔۔۔"

وہ تیزی سے ارحم کے پاس آیا تھا۔۔۔ جس نے پلٹ کر پورے

ہال کمرے کے نظر دوڑائی تھی۔۔۔ عفیرہ وہاں کہیں نہیں

تھی۔۔۔

ارحم کے چہرے کے نقوش بھی تن گئے تھے۔۔۔

اتنے خطرناک انسان کے معاملے میں وہ اتنا کیوں ملوث ہو رہی تھی۔۔۔ارحم کا بھی دماغ اس بات پر گھوم چکا تھا۔۔

ایک جانب کھڑی اے ایس پی رمشا نے بھی عفیرہ کا وہاں سے جانا اور پھر ان لوگوں کی نگاہوں کا تسلسل نوٹ کیا تھا۔۔۔

عفیرہ تیزی سے اوپر آئی تھی۔۔۔جہاں ہر جانب گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔وہ چند قدم کی مزید آگے بڑھی تھی۔۔

جب اسے سامنے ہی پولیس والے کھڑے نظر آئے تھے۔۔۔

آج پہلی بار وہ پولیس آفیسر اپنے ہی اہلکاروں سے چھپ رہی تھی۔۔

اس پہرے کو دیکھ اس کا شک مزید بڑھ گیا تھا۔۔ ایسا کیا تھا جسے اتنا چھپایا جا رہا تھا۔۔۔

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ وہ آگے کیسے بڑھ پائے جب پیچھے سے کسی نے اسکی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے جانب کھینچ لیا تھا۔۔

اس کی گداز لبوں پر مضبوط ہتھیلی جماتے اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا۔۔۔

"اگر سچ جاننا چاہتی ہیں تو بنا آواز نکالے میرے ساتھ چلیں۔۔۔"

اسے ایسے ہی ساتھ لگائے وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔ کوریڈور کے دوسرے سرے پر ٹیرس کے ذریعے ایک چھوٹا سا راستہ کمروں کی جانب جاتا تھا۔۔۔۔ جہاں پر لگی کھڑکیوں سے باہر کا منظر دیکھا جاسکتا تھا۔۔

اس شخص کی گرم سانسیں عفیرہ کو اپنی گردن پر محسوس ہو رہی

تھیں۔۔۔وہ اس کے ساتھ لگی مجبوری کے تحت آگے بڑھ رہی

تھی۔۔۔

جب کمروں کے اندر کا منظر دیکھتے اس کے چودہ طبق روشن ہوئے

تھے۔۔۔

وہ شاک اور بے یقینی کی کیفیت میں اندر کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔

وہاں ہر دوسرے کمرے میں ایک نو عمر لڑکی کو رسیوں سے باندھ

کر بیٹھایا گیا تھا۔۔

ایک کمرے میں ایسی بہت ساری لڑکیوں موجود تھیں۔۔۔ سہمی ہوئی اور ویران خوفزدہ نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتیں وہ آنے والے سفاک لمحوں کے خیال سے جیسے مرنے کو تھیں۔۔۔

اس کی حالت دیکھ عفیرہ اپنی آنکھوں سے آنسو بہنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔

"تمہارے معزز اے آئی جی داؤد صاحب آج کے ڈنر کے بعد ان بچیوں کو پیش کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔ جن کو ان کی گھروں سے اٹھوایا گیا ہے۔۔۔ یہ فارم ہاؤس مجھ جیسے کسی قاتل یا مجرم کا نہیں ایک معزز پولیس آفیسر کا ہے۔۔۔

اپنے سسٹم کی درندگی اور سفاکیت کا یہیں سے اندازہ لگالو کہ نیچے بھاری پولیس کی نفری آچکی ہے۔۔ میڈیا موجود ہے۔۔۔ اور یہاں ااپنی اس گھناونی حرکت کو چھپانے کی خاطر ہر کوشش کی جا رہی ہے۔۔۔"

میں تم پر چھوڑتا ہوں اب اے ایس پی۔۔۔ ان بچوں کی زندگی اور سلامتی تمہارے حوالے۔۔۔ انہیں بچانے کے لیے کیا کرتی کو تم۔۔۔ اپنے سسٹم سے ٹکراؤ گی یا خاموشی اختیار کرو گی۔۔۔

یہ ابھی پہلا سفاک چہرا ہے۔۔۔ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔۔ ایک ایک کر کے سب کو ماروں گا۔۔۔"

اس شخص کی سرگوشیاں عفیرہ کے کان میں جاری تھیں۔۔۔

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ وہیں پتھر کی کو چکی ہو۔۔۔

اے آئی جی داؤد تو اس کے لیے جاوید انکل جیسے ہی تھے۔۔۔وہ شخص اندر سے ایسا سفاک درندہ نکلے گا عفیرہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

عفیرہ کی آنکھوں کے سامنے جیسے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔ اندر کے کمروں کا منظر اس کے دل کو چیرتا جارہا تھا۔۔۔

وہ لڑکیاں، ان کے سہمی ہوئی آنکھیں، بندھے وجود اور وہ سناٹا جس میں ان کی سسکیاں تک دب چکی تھیں۔۔۔

عفیرہ کی سانسوں میں بے چینی اور گھٹن تھی اور روح میں طوفان۔۔۔ مگر وہ جانتی تھی ابھی ایک قدم بھی غلط اٹھایا تو یہ نظام ان لڑکیوں کی آواز بھی ہمیشہ کے لیے دبا دے گا۔۔۔ اور شاید اس کی بھی۔۔۔

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی۔۔۔ جیسے کسی نے زمین سے باندھ دیا ہو۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اب بہنے سے نہیں رک رہے تھے۔۔۔

کمرے کی روشنی میں ان کے چہروں پر پڑتی لرزتی پرچھائیاں۔۔۔ عفیرہ کے دل کو مٹھی میں لے چکی تھیں۔۔۔

"مجھے اب کچھ کرنا ہے۔۔۔ ابھی۔۔۔ ان کو محفوظ کرنا ہو گا۔۔۔"

یہی سوچتے ہوئے وہ دبے قدموں وہاں سے پلٹی۔۔۔ جیسے اس شخص کی دی ہوئی امانت اس کے ہاتھ میں ہو۔۔۔

اس کے دل پر بھاری بوجھ تھا۔۔۔جو زبان پر لانے کے لیے ہمت نہیں۔۔۔۔جنگ چاہیے تھی۔۔۔

وہ دوبارہ ہال کی طرف لوٹی۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

ارحم اسے تلاش کرتا وہیں کھڑا تھا۔۔ مگر اس نے کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔شاید اب وہ سمجھنے لگا تھا کہ معاملہ وہی تھا جو وہ سوچ رہا تھا۔۔۔

ایس پی وجاہت کی نظروں کا شک اب یقین میں بدلتا جارہا تھا۔۔۔

مگر عفیرہ خاموش تھی۔۔۔ نہ وضاحت دی نہ کوئی صفائی۔۔۔

وہ جانتی تھی، یہاں کسی پر اعتبار کرنا ممکن نہیں۔۔۔

ہو سکتا ہے رمشا، وجاہت، یا یہاں تک کہ خود ارحم بھی اس نظام کا حصہ ہوں۔۔۔

یا شاید وہ سب بھی کسی خوف یا لالچ کے تحت خاموش ہوں۔۔۔

اسی لیے اس نے ایک فیصلہ کیا۔۔۔ خطرناک، مگر صحیح فیصلہ۔۔۔

اگلی صبح شہر کے سب سے بڑے نیوز چینل پر ایک بریکنگ نیوز چلی تھی۔۔۔

"ذرائع کے مطابق، یہ انکشاف ایک گمنام ویڈیو اور لوکیشن شیئرنگ سے ہوا۔۔۔ جس میں ایک پولیس افسر کی جانب سے بچیوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کی نشاندہی کی گئی۔۔۔"

"پولیس فارم ہاؤس سے کم عمر لڑکیوں کی ایک درجن سے زائد تعداد بازیاب۔۔۔ اے آئی جی داؤد کے فارم ہاؤس میں چلنے والے مبینہ نیٹ ورک کا انکشاف۔۔۔"

نیوز چینل پر چلتی تصویروں میں پولیس کی بھاگ دوڑ، بچیوں کا ریسکیو ہونا، اور پولیس والوں کی ہڑبڑاہٹ نظر آ رہی تھی۔۔۔

میڈیا کی طاقت سے اب بہت ساری وردیاں اترنے والی تھیں۔۔۔

جبکہ عفیرہ اس وقت کسی کمرے میں تنہا بیٹھی وہ ویڈیو دیکھ رہی تھی جو اس پر اسرار شخص نے جاتے وقت اس کے موبائل میں خاموشی سے بھیج دی تھی۔۔۔

جس میں اے آئی جی داؤد خود کسی سے بات کرتے ان بچیوں کا "سامان" کہہ رہا تھا۔۔۔

اس کا پورا جسم لرز اٹھا۔۔۔

یہ وہی لوگ تھے جن کے کندھوں پر قوم کی بیٹیوں کی حفاظت کی ذمہ داری تھی۔۔۔ لیکن ان بیٹیوں کی حفاظت کون کر رہا تھا۔۔۔ وہ شخص جسے ایک قاتل کا نام دیا گیا تھا۔۔۔

اُس دن عفیرہ نے نہ صرف میڈیا کو انفارم کیا، بلکہ ثبوتوں کو اس طرح فراہم کیا کہ اس کا اپنا نام کہیں نہ آئے۔۔۔

وہ جانتی تھی اگر اس نے خود سامنے آکر کچھ کہا تو یہ سارا سسٹم اسے کھا جائے گا۔۔۔

لیکن اب جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

وہ رات عفیرہ کی آنکھوں سے نیند چھین کر لے گئی تھی۔۔۔

اور ایک نئی آگ اس کی روح میں جل چکی تھی۔۔۔

وہ اب اس نظام کے گندے چہروں کو ایک ایک کر کے بے نقاب کرے گی۔۔۔

خواہ اس راہ میں خود کو بھی قربان کرنا پڑے۔۔۔

اور دور کسی عمارت کی چھت پر کھڑا وہ شخص، عفیرہ کو نیچے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں وہی پراسرار مسکراہٹ تھی۔۔۔

"یہ تو بس آغاز ہے، اے ایس پی۔۔۔ ابھی بہت کچھ سامنے آنا باقی ہے۔۔۔"

اس نے فون کان سے لگاتے اسے کال ملائی تھی۔۔جو پہلی بیل پر ہی پک کر لی گئی تھی۔۔۔

"مجھے ملنا ہے تم سے۔۔۔"

عفیرہ چھوٹتے ہی بولی تھی۔۔۔۔

"میری شرائط اب بھی وہی ہیں۔۔۔"

گھمبیر بھاری بوجھل لہجہ۔۔۔۔

عفیرہ کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"تم چاہتے کیا ہو مجھ سے۔۔۔؟؟ مجھے اس طرح سے اکیلے اپنے پاس بلا کر کیا ملے گا تمہیں۔۔۔"

عفیرہ جب بھی اس شخص کے بارے میں کچھ اچھا سوچنے لگتی تھی وہ پھر سے کوئی نہ کوئی اوچھی بات بول دیتا تھا۔۔

"آپ۔۔۔ آپ ملیں گی مجھے۔۔۔"

وہی دلربائی اور خمار آلود انداز تھا۔۔۔۔

عفیرہ مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

"دیکھو میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔ جیسا تم مجھے سمجھ رہے ہو۔۔۔"

اس نے مقابل کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جبکہ چہرا انجانے احساس سے تپ اٹھا تھا۔۔۔

"کیا سمجھ رہا ہوں میں آپ کو۔۔۔؟؟"

وہ الٹا سوال کر گیا تھا۔۔۔ عفیرہ زچ ہوئی تھی۔۔۔

"میری منگنی ہو چکی ہے۔۔۔چند مہینوں بعد شادی ہونے والی ہے۔۔۔میں ایسے آہنی منگیتر کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتی۔۔۔میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔"

وہ اسے ایسے سمجھا رہی تھی جیسے کسی معصوم بچے کو کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔۔۔

مقابل کے لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"اگر آپ کا یہ جواز بھی ختم کر دوں۔۔۔تو کیا پھر آجائیں گی میرے پاس۔۔۔"

وہ انتہا کا ضدی انسان تھا۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

عفیرہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"ایک ویڈیو بھیج رہا ہوں۔۔۔ دیکھنے کی بعد فیصلہ کریں وہ کمینہ آپ کے لائق ہے بھی یا نہیں۔۔"

اس نے خود کو ارحم کے حوالے سے اس لڑکی کے سامنے مزید غیر مہذب الفاظ ادا کرنے سے بہت مشکل سے روکا تھا۔۔۔

عفیرہ نے تیزی سے اس کی بھیجی گئی ویڈیو اوپن کی تھی۔۔۔جہاں ارحم کسی لڑکی کو اپنے بانہوں میں بھرے اس سے بے پناہ قریب انتہائی ناقابلِ اعتراض حالت میں تھا۔۔۔

ویڈیو کو مناسب حد تک بلر کیا گیا تھا۔۔۔مگر وہ بچی نہیں تھی کہ سمجھ نہ پاتی۔۔

عفیرہ کتنے ہی پل شاک میں گھری کھڑی رہی تھی۔۔۔

"کیا اب بھی آپ کو لگتا ہے کہ یہ انسان آپ کے قابل ہے۔۔۔"

اس کے سوال پر عفیرہ کے پاس بولنے کے لیے الفاظ نہیں

تھے۔۔۔

"اس کے علاوہ کوئی اعتراض ہو تو وہ بھی بتا دیں۔۔۔"

وہ شخص تو جیسے ہر طرح سے تیار بیٹھا تھا۔۔۔

"دیکھو۔۔۔"

عفیرہ کو اپنے وجود میں کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"پوری فرصت سے دیکھنے کی ہی تو خواہش ہے۔۔۔"

اس کے لہجے کا بوجھل پن بڑھنے لگا تھا۔۔۔

"تم ایک قاتل ہو۔۔۔ پولیس تمہیں پکڑنا چاہتی ہے۔ تم اگر اپنی جگہ ٹھیک بھی ہو تو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر جرم تو کیا ہے تم نے۔۔۔ میں جانتی ہوں تمہیں پولیس والوں سے نفرت ہے۔۔

مگر سب ایسے نہیں ہیں۔۔۔ بہت سارے ایماندار لوگ بھی موجود ہیں۔۔۔ تم اگر خود کو پولیس کے حوالے کر دو بے تو میں وعدہ کرتی ہوں تم سے۔۔۔ تمہارے حق میں گواہی دوں گی۔۔"

وہ اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔ دوسری جانب اس کے لبوں پر زخمی مسکان آن ٹھہری تھی۔۔

"آپ سے کیا تھا آپ ایک رات میرے پاس رہیں۔۔۔ گرفتاری دے دوں گا۔۔ مگر آپ ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔۔۔ میں نکاح کر کے ایک رات کے لیے آپ کو اپنے ساتھ رکھوں گا۔۔۔ اتنا گھٹیا بھی نہیں ہوں اب میں۔۔۔ جتنا آپ نے سمجھ رکھا ہے۔۔"

اس شخص کی بات پر عفیرہ کے چہرے پر جسم کا سارا خون آن ٹھہرا تھا۔۔

ہاتھ کپکپانے لگے تھے۔۔۔

"آپ کو اپنا بھی ہر سچ بتاؤں گا۔۔ آپ کے فادر کا بھی۔۔ آپ کے لیے گھاٹے کا سودا نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ شخص بول رہا تھا جب عفیرہ نے آنکھیں میچتے فیصلہ کیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں آنے کو تیار ہوں۔۔"

بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے گئے تھے۔۔ اس کی بات پر مقابل کے چہرے پر جیسے دنیا جہان کی خوشی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میں انتظار کروں گا۔۔۔ دھوکا مت دیجیۓ گا اے ایس پی صاحبہ۔۔۔ مجھے نفرت ہے دھوکے باز لوگوں سے۔۔۔ میں نے

کہہ دیا ہے میں گرفتاری دوں گا۔۔۔ تو اپنی بات پر قائم بھی ہوں۔۔۔

وعدہ خلافی نہیں کرتا میں۔۔۔"

وہ اسے دوبارہ باور کروا رہا تھا کہ وہ اس بار پہلے والی غلطی نہ کرے۔۔۔

جس پر عفیرہ کے چہرے کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ یقین سے بولی تھی۔۔

"میں ایک گفٹ بھیج رہا ہوں۔۔۔اسی مجھ دیکھنا چاہوں گا میں آپ کو۔۔میری ساری شرائط مان کر آیئے گا۔۔"

اس کی بات پر عفیرہ سمجھ گئی تھی یہ گفٹ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔

کال کٹتے ہی ڈور بیل بجی تھی۔۔۔رات کا ایک بج رہا تھا۔

عفیرہ نے گیٹ پر آکر دیکھا تھا۔۔۔جہاں ایک کوریئر والا کھڑا تھا۔۔۔اس کی جانب دیکھتے عفیرہ کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔۔۔

اس نے دروازے کھولا تھا۔۔۔

یہ کونسا ٹائم تھا کوریئر کے آنے کا۔۔۔۔

اس نے پارسل لیتے کوریئر والے کو دیکھا تھا۔۔۔ بلیک ہڈی، چہرے پر ماسک اور آنکھوں میں عجیب سی پر اسراریت لیے کھڑا وہ لمبا چھوڑا شخص اسے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔

عفیرہ کو عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

یہ شخص۔۔۔

اس نے سائن کرتے اسے ڈائری واپس پکڑائی تھی۔۔ جب اس کی انگلیاں عفیرہ کی انگلیوں کو ٹچ کر گئی تھیں۔۔۔

عفیرہ نے ہاتھ کھینچا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے وہ اس کی جانب جھکا تھا۔

"بہت اچھی خوشبو ہے آپ کی۔۔ کل بھی ایسی ہی مہک چاہیے مجھے۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ شخص عفیرہ کو پتھر کا کر گیا تھا۔۔۔ وہ جا چکا تھا۔۔۔ عفیرہ کی رنگت مزید سرخ ہو چکی تھی۔۔ یہ شخص جانتا تھا وہ مان جائے گی۔۔۔

عفیرہ غصے سے دروازہ بند کرتی اندر آگئی تھی۔۔۔

اس نے وہ بڑا سا باکس ایسے ہی دور اچھال دیا تھا۔۔۔ دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے کیوں گرفتار کروایا ہے۔۔۔؟؟میرا کیا قصور ہے۔۔؟؟'

ارباب سلاخوں کے باہر کھڑے شخص کو دیکھ خفگی سے بولا تھا۔۔

"نشے میں غلط ڈرائیونگ کرنے اور لوگوں کو اپنی گاڑی سے زخمی کرنے کا الزام ہے تم پر۔۔۔"

جیل میں کوئی غیر ضروری شے لانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

مگر مقابل پھر بھی ہاتھ کی سیگریٹ اٹھائے کھڑا تھا۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔وہ میری گاڑی نہیں تھی۔۔

تم اچھا نہیں کر رہے۔۔اگر اتنی ہی محبت تھی ماہین سے کہ مجھے

اس سے دور رکھنے کے لیے جیل میں ڈلوا دیا۔۔۔

تو خود شادی کر لیتے اس سے۔۔۔ تم ہر بار زیادتی کرتے ہو مجھ

سے۔۔"

ارباب کی جھنجھلاہٹ ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"بکواس مت کرو۔۔۔بھابھی ہے وہ میری۔۔۔میں اس کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتا۔۔۔اور جس کے بارے میں سوچتا ہوں۔۔۔وہ ہاتھ نہیں لگ رہی۔۔"

عجیب سی بے بسی اور بے قراری تھی مقابل کے لہجے میں۔۔

"جو تیری حرکتیں اور کرتوت ہیں نا۔۔۔اور جس طرح سے تونے اس کا جینا حرام کرر کھا ہے۔۔۔وہ تیرے ہاتھ ساری زندگی نہیں لگے گی۔۔۔پہلے خود کو ٹھیک کرو۔۔۔"

ارباب کی بات پر مقابل نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ایسی بکواس دوبارہ مت کرنا۔۔۔ ورنہ ساری زندگی یہی سڑنا پڑے گا۔۔"

وہ اسے نہیں ملے گی۔۔۔ یہ بات وہ شخص مذاق میں بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اس کی جلتی آنکھوں کو دیکھتے ارباب ہنسا تھا۔۔۔

"تو پاگل ہو جائے گا اس کے پیچھے۔۔۔اپنا مقصد بھول رہا ہے۔۔۔"

ارباب کو اس کی یہ دیوانگی دیکھ خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"کاش وہ مجھے میرا سب کچھ بھلا دے۔۔۔ مگر وہ تو بڑی سنگدل ہیں۔۔۔اللہ ایسا سنگدل اور بے حس محبوب کسی کو نہ دے۔۔۔"

وہ سیگریٹ پر سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔جس کا دھواں وہاں بند جگہ پر بھرتا ارباب کو کھانسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"جان چھوڑ دو کچھ دیر کے لیے ان کی۔۔۔اپنے ساتھ ساتھ میرا بھی سانس روکنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"

ارباب زچ ہوتے بولا تھا۔۔۔یہ شخص بالکل سرپھرا تھا۔۔۔الٹی کھوپڑی کا مالک۔۔۔کوئی بھی بات اس کے پلے آرام سے نہیں پڑتی تھی۔۔۔

"تم قسم سے لڑکیوں سے زیادہ نازک ہو۔۔۔دو دن مزید یہاں رہ لو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ شخص بے چینی کا شکار تھا۔۔۔ اور شاید کسی پر بے انتہا غصے میں

بھی تھا۔۔

"یہاں اس ڈربے میں دو دن مزید۔۔۔؟؟ میری بیوی میرا انتظار

کر رہی ہو گی یار۔۔۔"

ارباب نے روہانسی صورت بناتے کہا تھا۔۔

جب مقابل نے زور سے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

"اپنی غلط فہمی دور کر۔۔۔ وہ بہت خوش ہے کہ تو جیل میں

ہے۔۔۔ اس کا بس چلے تو تو جیل سے کبھی نکل بھی نہ پائے۔۔۔"

جاتے جاتے وہ اس کی خوش فہمی پر اوس گراتا گیا تھا۔۔۔ جبکہ ارباب نے اس کے وجیہہ مغرور نقوش کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"تو کیا وہ تیرے پاس آنے کو راضی ہو گئی ہیں۔۔۔؟؟"

ارباب کو آج اس کی ان ہیزل مقناطیسی آنکھوں میں درد کی شدت تھوڑی کم لگی تھی۔۔۔

"مان تو گئی ہے۔۔۔ بس دعا کرو دھوکا نہ دے۔۔۔ ورنہ۔۔۔"

اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

"ورنہ کیا۔۔۔؟؟"

ارباب کو اس کی شدت پسندی سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

"ورنہ پھر سب ختم ہو جائے گا۔۔۔"

اس کے لہجے میں چنگاری بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

"وہ نہیں جانتی تیرے بارے میں کچھ۔۔۔ اعتبار کرنے میں وقت لگے گا۔۔۔"

ارباب کو اس شخص کے جذبات کی انتہاؤں سے ڈر لگتا تھا۔۔

"جتنا اسے اب تک اپنا یقین دلا چکا ہوں۔۔۔ میری ساری زندگی کے لیے کافی ہے۔۔۔ کبھی کسی کو پلٹ کر اپنی وضاحت نہیں دی۔۔۔ اسے بار بار باور کروا چکا ہوں کہ میں غلطی پر نہیں ہوں۔۔۔۔

غلطی پر اس کا وہ سسٹم ہے۔۔۔ جسے اب سدھارنا ہو گا۔۔۔"

اس کی آنکھوں کی سرخی اور چہرے پر چھائی دہشت بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔۔اگر کسی شے کی ضرورت ہوئی تو ایک پیغام بھیج دینا۔۔۔صرف دو دن مزید تمہیں یہاں رہنا ہو گا۔۔۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتا آنکھوں پر سیاہ گلاسز لگا کر ان کی سرخی کو چھپا گیا تھا۔۔۔

رباب نے اس کی چوڑی پشت کو گھورتے سب ٹھیک ہونے کی دعا کی تھی۔۔۔ورنہ یہ شخص معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس نے گاڑی سے باہر قدم رکھا تھا۔۔۔مارے گھبراہٹ کے اس وقت اس کی بہت بری حالت تھی۔۔۔

وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اس نے یہاں آ کر ٹھیک کیا تھا یا

غلط۔۔۔

اس نے اس شخص کا دیا ڈریس نہیں پہنا تھا۔۔۔ اسے کھول کر

دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔۔۔

وہ اس وقت لائٹ پنک کلر کے بہت ہی سادہ سے لباس میں

ملبوس تھی۔۔۔ بالوں کو چٹیا میں مقید کر کے جوڑے میں لپیٹ

رکھا تھا۔۔۔ چہرے پر میک اپ کا زرا سا بھی نام و نشان نہیں

تھا۔۔۔

اس نے موبائل کو ہاتھ میں بہت مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔

جیسے ہی اس نے نیچے قدم رکھا اسے عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جب غور کرنے پر پتا چلا تھا۔۔۔اس کے پیروں میں پھول بچھائے گئے تھے۔۔۔۔

عفیرہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔یہ شخص اس کی ضبط کا امتحان لے رہا تھا۔۔۔

جس گاڑی پر وہ وہاں آئی تھی وہ اب وہاں سے ہٹ چکی تھی۔۔۔ سامنے بھی کوئی نہیں تھا۔۔

پھولوں کی روش سے راستے کا تعین کرتی وہ آگے بڑھنے لگی

تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ ایک بہت ہی خوبصورت سا بنگلہ تھا۔۔۔یہ کس جگہ پر تھا وہ

نہیں جانتی تھی۔۔۔ جس طرح بند گاڑی میں اسے لایا گیا تھا۔۔۔

وہ دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر اتنا ضرور جانتی تھی کہ یہ جگہ شہر

سے بہت دور تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی ایک دم سے اس پر پھولوں کی برسات

کی گئی تھی۔۔۔ دو لڑکیاں لبوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ

سجائے کھڑی تھیں۔۔

مگر عفیرہ کے چہرے کی سرد تاثرات نارمل نہیں ہوئے تھے۔۔

"خانزادہ کہاں پر ہے۔۔؟"

اس نے سرد لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔

"وہ بس ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔۔"

ان میں سے ایک نے کہا تھا۔۔ عفیرہ سمجھ نہیں پائی تھی وہ لوگ کون تھیں۔۔۔ کچھ دیر بعد اسے ایک کمرے میں لے جایا گیا تھا۔۔۔

وہ کمرہ بہت ہی صاف ستھرا اور خوبصورت تھا۔۔۔ مگر وہاں عفیرہ کو ایسا کچھ بھی دکھائی نہیں دیا تھا جس سے وہ کوئی معلومات اکٹھی کر سکتی۔۔۔ آج وہاں ہر جگہ روشنی تھی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد دروازے پر آہٹ ہوئی تھی۔۔۔ عفیرہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔

سیاہ رنگ کی قمیض شلوار میں ملبوس وہ آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ حسین لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی شخصیت، اس کا رکھ رکھاؤ۔۔۔وہ کسی بہت اچھے خاندان کا لگتا تھا۔۔۔

عفیرہ اب شدید سے جاننا چاہتی تھی اس کی حقیقت۔۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟"

اس کے مقابل آتے اس کے حلیے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ بنا خوف کھائے مکمل پر اعتمادی سے اس کے سامنے کھڑی اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔۔

وہ مقابل پر واضح کر دینا چاہتی تھی کہ وہ یہاں آکر بھی خوفزدہ نہیں تھی۔۔۔

"میرے فادر کے بارے میں کیسے جانتے ہو تم۔۔۔؟؟"

اس کے سوال کو نظر انداز کرتے اپنی جانب سے سوال داغا تھا۔۔

جس پر مقابل کی مغرور نقوش بہت دلکش دل چھو لینے والی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔؟ پہلے نکاح کر لیتے ہیں۔۔ باہر نکاح خواں اور گواہان آچکے ہیں۔۔۔ انہیں انتظار نہیں کروانا چاہیے اتنا۔۔۔"

اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھتے وہ عفیرہ کو مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اگر وہ اپنی محکمے کی ذہین ترین آفیسر تھی۔۔۔ تو مقابل اس سے دس گنا آگے کا سوچتا تھا۔۔۔

"اس بات کی کسی گارنٹی ہے کہ تم مجھے سچ بتاؤ گے۔۔۔یا تم اس بارے میں کچھ جانتے بھی ہو یا نہیں۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر وہ درمیانی فاصلہ طے کرتا اس کے بہت قریب آن ٹھہرا تھا۔۔۔

عفیرہ جو بے خوفی سے کھڑی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتے دیکھ وہ الٹے قدموں پیچھے کو سرکی تھی۔

وہ بہت ہی ساحرانہ شخصیت کا مالک تھا۔۔۔اس بات کا اندازہ عفیرہ کو چند لمحے اس کے مقابل کھڑے ہو کر بہت اچھے سے ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں سے اپنی نگاہیں ہٹا گئی تھی۔۔۔۔ان بولتی آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔۔

مگر عفیرہ کوشش کے باوجود کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔اس کا دماغ بالکل ماؤف ہو رہا تھا۔۔

یہ شخص اس کی زندگی کو کس نہج پر لے جانے والا تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

مگر اتنا اندازہ ہو چکا تھا کہ اس کی زندگی اب پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہونے والی تھی۔۔۔۔

آج صبح اس کے سینیئرز نے اسے بلا کر میٹنگ کی تھی۔۔۔ عجیب وغریب قسم کے سوال پوچھے گئے تھے۔۔۔ انہیں شاید اس پر شک ہو چکا تھا کہ وہ خانزادہ سے رابطے میں ہے۔۔۔

اس رات ایس پی وجاہت نے اسے نیچے آتے دیکھا تھا۔۔۔سب کو شک تھا کہ فارم ہاؤس کی مخبری اسی نے کی تھی۔۔

یہی وجہ تھی کہ ایک طرح سے اس پر انکوائری بیٹھائی گئی تھی۔۔

وہ ہمیشہ اس بارے میں بہت کانشیئس رہی تھی کہ اس کی ایمانداری پر کوئی سوال نہ اٹھایا جائے۔۔۔

مگر اب آہستہ آہستہ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ ایمانداری سے کام کرنا بہت مشکل تھا یہاں۔۔۔اگر وہ ان لڑکیوں کی مخبری نہ کرتی تو ان کو کبھی بھی آزادی نہ مل پاتی۔۔۔

اپنے آفیسر کا نام اور محکمے کی ساکھ بچانے کی خاطر انہیں ایسے ہی کسی اندھیری کوٹھڑی میں ڈال دیا جاتا۔۔۔ اس شخص نے اسے راہ دکھایا تھا۔۔۔

اگر یہ شخص اسے اس بارے میں خبر نہ دیتا۔۔۔ اے آئی جی کو نہ مارتا تو پھر کیا ہونا تھا۔۔۔ اس بارے میں سوچتے اس کی روح کانپ جاتی تھی۔۔۔

ان لڑکیوں کو ان کے والدین تک پہنچتا دیکھ عفیرہ کے دل میں عجیب سا سکون آن ٹھہرا تھا۔۔۔

کہیں نہ کہیں جی شخص اس کے دل میں اپنی تھوڑی سی چھاپ چھوڑنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ آج یہاں موجود تھی۔۔۔مگر اندر اب بھی طوفان برپا تھا۔۔۔

اسے اب بھی یہی لگتا تھا کہ ان کا سسٹم اتنا بھی خراب نہیں تھا کہ ٹھیک طریقے سے انصاف مانگنے پر نہ مل پاتا۔۔۔۔

اس محکمے میں ڈی آئی جی رفیق اور اے آئی جی جاوید جیسے بہت ہی ایماندار آفیسرز موجود تھے۔۔جن پر وہ آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر سکتی تھی۔۔۔انہوں نے ہمیشہ اسے ایمانداری سے کام کرنے کا سبق دیا تھا۔۔۔

ان کے ساتھ کام کرتے عفیرہ کو کبھی کسی معاملے میں کبھی کوئی جھول نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر وہیں جاوید صاحب کے بیٹے ارحم سے تو اس کا بھروسہ بہت بری طرح سے اٹھ چکا تھا۔۔

وہ اپنی ڈیوٹی بہت ایمانداری سے کرتا تھا۔۔۔ مگر اس کے ساتھ جڑے رشتے کے معاملے میں بہت بڑا دھوکہ دے گیا تھا۔۔

وہ اس شخص کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔ ارحم نے آج اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔ مگر عفیرہ اسے وہ ویڈیو دکھاتی منگنی کی انگوٹھی اس کے منہ پر مار آئی تھی۔۔

جس کے بعد وہ اتنے گہرے شاک میں گیا تھا کہ اسے جواب تک نہیں دے پایا تھا۔۔۔ یہ ویڈیو کیسے بنی تھی اور عفیرہ تک کس نے پہنچائی تھی۔۔۔ وہ اپنے دوست وجاہت اور باقی چند قریبی دوستوں کے ساتھ اس دن ایک اپر کلاس کی پارٹی میں گیا تھا۔۔۔

جہاں وہ ہرگز نہیں جانا چاہتا تھا مگر سب اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔۔۔ وہاں شغل میں اس نے ڈرنک کر لی تھی۔۔ اور پھر ایسے ایک کمزور لمحے کی زد میں آ گیا تھا۔۔

جس بات کا ہوش اسے صبح آیا تھا۔۔ جب نشہ دماغ سے اترا تھا۔۔

بہت صفائی سے وہ یہ بات سب سے چھپا گیا تھا۔۔ مگر سے اندازہ نہیں تھا ایسی کوئی ویڈیو عفیرہ تک پہنچ جائے گی۔۔

وہ محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔ اسے ہمیشہ سے بہت اچھی لگتی تھی۔۔۔ وہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر جو کچھ عفیرہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ مشکل تھا اب وہ اس کی بات پر یقین کرے۔۔

آج کی میٹنگ میں اس کے سینئرز نے اس سے بہت مشکل سوالات کیے تھے۔۔۔ جن میں سے بہت ساروں کے جواب وہ نہیں دے پائی تھی۔۔۔ لیکن وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اس شخص

کے ساتھ پکڑی جاتی تو اس کی وردی اور کردار پر ایسا کیچڑ اچھالا جانا تھا۔۔

جسے وہ ساری زندگی صاف نہ کر پاتی۔۔۔

اس شخص نے اسے بہت بڑی کشمکش میں پھنسا دیا تھا۔۔

وہ یہاں تک پہنچ چکی تھی۔۔۔اب انکاری کی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔۔۔

اس کا نکاح کچھ ہی دیر میں اس شخص کے ساتھ کر دیا گیا تھا جس کے نام کے خانے میں اب بھی خانزادہ ہی لکھا تھا۔۔۔

اس کی فادر کا نام بھی درج تھا۔۔۔ شہریار خانزادہ۔۔۔

مگر عفیرہ کو اس سے بھی کوئی کلو نہیں مل پایا تھا۔۔۔

نکاح پر سائن کرتے اس کے ہاتھ کانپے تھے۔۔۔ دل چاہا تھا وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

مگر اس کے کندھوں پر اس وقت بہت بوجھ تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔۔

اس نے سائن کر دیئے تھے۔۔۔ اپنے آپ کو اس شخص کے نام لگا دیا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔

سوائے اس کے کہ وہ ایک خطرناک قاتل تھا۔۔۔جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر خود ہی جج بنا ہوا تھا۔۔۔

اس کی مجرم کو دی جانے والی سزا ہمیشہ موت ہی ہوتی تھی۔۔۔

نکاح ہوتے ہی اس کا دلا انجانے خوف سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

اس کے پورا وقت وہ دو لڑکیاں ہی رہی تھیں۔۔

نکاح کر سائن کروانے کے لیے مولوی صاحب آئے تھے۔۔۔

ساتھ کوئی ایک مرد بھی تھا۔۔۔مگر عفیرہ چہرا جھکا ہونے اور اپنی اس وقت جو کیفیت ہو رہی تھی۔۔

اس کی باعث کسی کو بھی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

نکاح کے بعد اسے باہر شور سا محسوس ہوا تھا۔۔۔ جیسے باہر بہت سارے لوگ موجود ہوں۔۔۔ اور کافی سلیبریٹ کیا جارہا ہو۔۔

وہ دونوں لڑکیاں بھی اب اس کے پاس نہیں تھیں۔۔

عفیرہ اپنی جگہ سے اٹھتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

مگر بہت کوششوں کے بعد بھی اس سے دروازہ نہیں کھول پائی تھی۔۔۔

اس نے بہت کوشش کی تھی۔۔۔ دروازہ پر دستک دی تھی۔۔۔

مگر باہر شاید اتنا شور تھا کہ یہ آواز باہر موجود لوگوں تک پہنچ ہی

نہیں پارہی تھی۔۔۔

عفیرہ کا مارے غصے کے براحال تھا۔۔۔ وہ تیزی سے اپنے بیگ کی

جانب بڑھی تھی۔۔۔ جس میں اس نے پسٹل چھپا رکھا تھا۔۔۔

اس نے گولیاں چیک کی تھیں۔۔

"اتنا کمزور سمجھ رکھا ہے مجھے۔۔۔ کہ ایسے ہی اپنی مرضی کر

لوگے۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے تمہارے ساتھ آج کیا

کونے والا ہے۔۔"

آنکھوں میں چنگاریاں بھرے وہ دروازے کو گھور گئی تھی۔۔

کچھ دیر بعد باہر سے شور ختم ہو گیا تھا۔۔۔

عفیرہ اپنی پشت پر پسٹل چھپائے کھڑی تھی۔۔۔ جب دروازے پر آہٹ ہوئی تھی۔۔

وہ بنا حرکت کیے ایسے ہی کھڑی تھی۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔ وہ بس تصدیق کرنا چاہتی تھی۔۔

سامنے وہ تھا یا نہیں۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کے تاثرات مزید بگڑے تھے۔۔۔

دروازے پر وہ نہیں کوئی ملازمہ تھی۔۔۔

ہاتھ میں بڑی سی خوبصورت ٹوکرہ تھی۔۔۔

"میم یہ سر نے بھیجا ہے آپ کے لیے۔۔۔ان کا حکم ہے آپ تیار ہو جائیں۔۔۔۔"

ملازمہ کے پیچھے بیوٹیشن کھڑی تھی۔۔۔ عفیرہ کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔یہ شخص اپنی منوانے کے بعد اب پھر سے اکڑ رہا تھا۔۔۔

اس ٹوکری میں اسے جگمگاتی ہوئی بلیک ساڑھی نظر آئی تھی۔۔۔

"مجھے تیار نہیں ہونا۔۔۔اس شخص کو بھیجو یہاں۔۔۔"

عفیرہ آہستہ سے پیچھے کو ہوتی۔۔۔وہ گن تکیے کے پیچھے چھپا گئی تھی۔۔۔

اس کے انداز پر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔

"آپ اگر اپنی بھلائی چاہتی ہیں تو جیسے ہم کہہ رہے ہیں۔۔۔ویسے تیار ہو جائیں۔۔۔ورنہ پھر یہ کام سر خود کریں گے۔۔۔"

وہ ملازمہ دیکھنے میں جتنی سادہ سی لگ رہی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے عفیرہ کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔

وہ شخص کیا بے شرم تھا۔۔۔اس کے ملازمین اس سے بھی دو ہاتھ آگے تھے۔۔۔

مگر عفیرہ ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔۔اس نے ان کی بات مان لی تھی۔۔

اس نے آج سے پہلے کبھی ساڑھی نہیں پہنی تھی۔۔ان لڑکیوں نے اسے ساڑھی پہننے میں مدد کی تھی۔۔۔۔

مگر جب وہ پیچھے ہٹیں اور عفیرہ کی نظر مرر کی جانب اٹھی وہ کتنی ہی دیر اپنے اوپر سے نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔وہ اس ساڑھی میں بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔

وہ جو اب تک ہمیشہ یونیفارم یا پھر ہلکے رنگ کے بہت سادہ سے کپڑوں میں رہی تھی۔۔وہ ساڑھی بہت ہی نفیس کام سے مزین تھی۔۔۔اس کے اوپر سیاہ موتیوں سے بہت خوبصورت کٹ دانے کا کام کیا گیا تھا۔۔

جس کی وجہ سے وہ کافی ہیوی تھی۔۔عفیرہ سے اسے اٹھا پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

اس ساڑھی کا بلاوز بھی بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔ مگر وہ سلیو

لیس تھا۔۔۔ جن سے عفیرہ کے دودھیا بازو واضح ہو رہے

تھے۔۔۔ جن کو دیکھ اسے اس پل بے طرح شرم آئی تھی۔۔۔

وہ دونوں بھی کتنے ہی پل اس حسن کی ملکہ سے اپنی نگاہیں نہیں

ہٹا پائی تھیں۔۔۔

اس کی منع کرنے کے باوجود انہوں نے سر کا آرڈر ہے کہتے۔۔۔

اس کے لانبے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ جو اس کی کمر

سے نیچے تک جاتے اس کی دلکشی میں اضافہ کر رہے تھے۔۔

عفیرہ اپنا حلیہ دیکھ اس وقت شرم سے دوہری ہو رہی تھی۔۔

یہ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔۔

وہ دونوں کمرے سے جا چکی تھیں۔۔۔ مگر عفیرہ کی بے چینی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔۔۔جب اس کے کاجل اور مسکارے سے سجی حسین آنکھوں میں عجیب سا تاثر ابھرا تھا۔۔

"امید ہے تم مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی میرے مہمان بنو گے۔۔۔"

وہ کھڑکی میں کھڑی تھی جہاں اردگرد چھایا سناٹا اور گھنے درخت تھے۔۔۔ جن سے پار دیکھ پانا بہت مشکل تھا۔۔۔ مگر وہیں اسے ان جھاڑیوں میں کچھ ایسی ہلچل سی محسوس ہوئی تھی۔۔

جو شاید اس کے لیے اشارہ تھی۔۔۔ کہ اس کے محافظ وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔

آج کی میٹنگ میں اس کے آفیسرز نے اس سے وردی کی قیمت مانگی تھی۔۔۔ ان سب کو اندازہ ہو چکا تھا کہ عفیرہ خانزادہ سے رابطے میں تھی۔۔۔

عفیرہ جو اتنے وقت سے چھپاتی رہی تھی۔۔۔اس نے ان سب کے سامنے مان لیا تھا کہ وہ خانزادہ سے مل چکی تھی۔۔۔مگر اس نے یہی کہا تھا کہ وہ اس کے چہرے سے ابھی بھی ناواقف تھی۔۔

اپنے باپ کے ذکر کے علاوہ اس نے انہیں سب بتادیا تھا کہ وہ اسے اپنے پاس بلانے اور گرفتاری کی آفر کر رہا تھا۔۔۔

مگر وہ یقین نہیں کر رہی تھی۔

اس کی بات سن کر وہاں بیٹھے لوگوں میں تو جیسے ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔وہ جو رات کو اس کے آگے حامی بھرنے کے بعد صبح تک پھر اس کے پاس جانے سے انکاری ہو چکی تھی۔۔۔

ان سب نے اسے وہاں جانے کو فورس کرتے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ وہ وہاں اس کے پاس پہنچ جائیں گے۔۔۔وہ شخص اسے ویسے کبھی گرفتاری نہیں دے گا۔۔۔

انہوں نے اسے پورا یقین دلایا تھا کہ وہ اس تک پہنچ جائیں گے۔۔۔اسے اس شخص کے شر سے بچالیں گے۔۔۔

جاوید صاحب نے اسے کیا تھا کہ وہ ہمیشہ یہی کہتی تھی کہ وہ کبھی بھی کمزور نہیں پڑے گی پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔ اپنی ایمانداری واضح کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانا پڑا جائے گی۔۔

تو یہی اس کی زندگی اور کیریئر کا سب سے بڑا موقع تھا۔۔۔

وہ اس موسٹ وانٹڈ ٹارگٹ کلر کو پکڑوا کر اس ملک کو تباہی سے بچا سکتی تھی۔۔۔

جو انسان ان کے سسٹم کے خلاف تھا۔۔۔ سرعام گولیاں مار کر چلا جاتا تھا۔۔۔ وہ بھلا اچھا انسان کیسے ہو سکتا تھا۔۔

ان سب نے اسے اتنا اکسایہ اور پریشر ائز کیا تھا کہ اس انسان کی نظر آنے والی اچھائیوں کو اس سائیڈ پر رکھتے وہ اپنے محکمے کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔

اے ایس پی رمشا نے اس کی کمر کے پیچھے ایک ایسی چپ لگائی تھی۔۔۔ جو بہت ہی زیادہ چھوٹی تھی اور اس کا رنگ بالکل جلد جیسا تھا۔۔۔

رمشا بھی اس مشن میں شامل تھی۔۔۔ پولیس فورس آج بہت بڑا کارنامہ سرانجام دینے جا رہی تھی۔۔۔ وہ سب پر امید تھے کہ وہ جیت جائیں گے۔۔

عفیرہ نے ساڑھی پہننے کے بعد آپکی کمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں چپ اسے بھی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

اس کے بلاوز کو ڈوریوں سے باندھا گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے

اس کی کمر کو حصہ بالکل چھپ گیا تھا۔۔

اس چپ کی مدد سے وہ لوگ اس کی لوکیشن ٹریس کر سکتے

تھے۔۔۔

اسے کہا گیا تھا کہ اس شخص کو اپنا یقین دلانے کے لیے وہ نکاح کر

لے۔۔۔ اتنی دیر میں اس تک پہنچ جائیں گے۔۔۔

اور پھر اس شخص کو کسٹڈی میں رکھ کر اس نکاح کو ختم کروا دیں

گے۔۔۔ جاوید صاحب کا کہنا تھا انہوں نے اسے بیٹی مانا ہے۔۔۔

اس کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہونے دیں گے۔۔

اسے باحفاظت وہاں سے نکال لیں گے۔۔۔

اس آپریشن میں ان کے بہت سینئر پولیس آفیسرز بھی شامل

تھے۔۔ کیونکہ یہ معاملہ بہت سنگین تھا۔۔ اور انہیں اپنی آفیسر کو

بھی باحفاظت وہاں سے نکالنا تھا۔۔۔

عفیرہ کو پورا یقین تھا وہ لوگ وقت پر پہنچ جائیں گے۔۔۔ وہ ایسے ہی کھڑی تھی جب اسے دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔ عفیرہ کا کھڑکی میں کھڑے ہو کر باہر دیکھنا بھی اپنے لوگوں کو اس جانب متوجہ کرنا تھا۔۔۔

وہ اس وقت کافی اونچائی پر تھی۔۔ یہ پہلا دوسرے پورشن نہیں لگ رہا تھا۔۔ کوئی چوتھا پانچواں پورشن تو تھا کہ سہی۔۔

وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ جب عفیرہ نے وہی کھڑے کھڑے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اس پر نظر پڑتے ہی جیسے بے خود ہوا تھا۔۔۔ اسے ہمیشہ تصور میں ہی ساڑھی پہنے اپنے سامنے دیکھا تھا۔۔۔ مگر آج۔۔ آج وہ اپنے اس تصور کو حقیقت کا رنگ دے چکا تھا۔۔

وہ نجانے کتنے ہی لمحے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کو اس شخص کا یہ انداز گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کوئی ایسا احساس نظر آیا تھا اسے کہ عفیرہ کو اپنی دھڑکنیں اختیار سے باہر ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس شخص کی شخصیت بہت پاورفل تھی۔۔ وہ کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتا تھا۔۔ عفیرہ نے اس کی جانب سے نگاہیں موڑ لی تھیں۔۔۔

اس کو اچانک سے یاد آیا تھا کہ پسٹل تو اس نے تکیے کے نیچے ہی چھپا کر رکھا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے اس جانب بڑھی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ یہ شخص اس تک پہنچتا اس نے جلدی سے اپنے بچاؤ کے لیے پسٹل اٹھا لیا تھا۔۔۔

جو دیکھ مقابل ایسے مسکرایا تھا جیسے کسی بچے کی نادانی پر مسکرایا جاتا ہے۔۔۔

"اے ایس پی صاحب۔۔۔۔۔ آپ کی یہی بہادری ہی تو اس دل کو گھائل کر گئی ہے۔۔۔ اور اوپر سے آپ کے اس حوش ربا حسن نے تو ویسے ہی کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔ اب دیکھ لیں مجھ جیسا خطرناک ٹارگٹ کلر۔۔۔

جسے صرف دوسروں کو مارنا آتا ہے۔۔۔ وہ آپ کی ان زلفوں کا اسیر ہو چکا ہے۔۔۔

مجرموں کی آنکھوں میں اس کا جرم تلاشنے میں تو اتنا وقت نہیں لگتا آپ کو۔۔۔ اپنے اس عاشق کی آنکھوں میں بھی جھانک کر

دیکھیں۔۔۔ کیا پتا کچھ ایسا مل جائے جو آپ کے دل کو میرا اسیر کر لے۔۔"

اس کی جانب بڑھتے وہ اپنی خمار آلود نگاہوں سے اس کے ساڑھی میں مزید نکھر کر آتے نازک وجود کی رعنائیوں کو دیکھتا بن پیئے ہی بہکنے لگا تھا۔۔

وہ اس سے نکاح کر چکا تھا۔۔۔ اب بیوی تھی اس کی۔۔۔۔

اس کی سرمئی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ بہت گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ چند قدموں کے فاصلے پر تھا جب عفیرہ نے تکیے کے نیچے سے پسٹل نکالتے اس کے سینے پر نشانہ باندھا تھا۔۔۔

"مزید ایک قدم بھی آگے مت بڑھنا۔۔۔ورنہ آج مہلت نہیں دوں گی۔۔۔گولی چلا دوں گی تم پر۔۔۔"

اس نے پسٹل کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیتے اسے وارننگ دی تھی۔۔۔

مگر آج اس کے ہاتھ بہت زیادہ کانپ رہے تھے۔۔۔وہ خود بھی اس بات کر حیران تھی۔۔۔

بڑے بڑے مجرموں ہر گولیاں چلا چکی تھی وہ۔۔۔

شاید یہ کپکپاہٹ اس وجہ سے تھی کہ وہ اس وقت اس کی بیوی بنی اس کے لیے تیار اس کی تسکین کا سامان بنی کھڑی تھی۔۔۔

وہ کسی بھی وقت اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو بے بس کر سکتا تھا۔۔۔ عفیرہ کے صرف ہاتھ نہیں وہ پوری کی پوری کانپ رہی تھی۔۔۔ ابھی تک ان میں سے کوئی بھی نہیں پہنچا تھا۔۔۔

جنہوں نے اس یقین دلایا تھا کہ وہ اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

اس شخص کے تیور بتا رہے تھے کہ اس نے یہاں آکر غلطی کر دی تھی۔۔۔

"آج تو ان سب کو بیچ میں مت لائیں۔۔۔ آج تو آپ نے میری فرمائش پوری کی ہے۔۔۔ یہ ساڑھی پہن کر۔۔۔ آج تو دشمنی نہ نبھائیں۔۔۔"

وہ رکا نہیں تھا۔۔۔ چلتا ہوا اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ عفیرہ کا پسٹل اس کے سینے کے مقام پر گڑھ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

اس نے آنکھیں میچتے ٹریگر پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔اس پسٹل میں گولیاں نہیں تھیں۔۔۔جو پہلے ہی نکال لی گئیں تھیں۔۔۔

جب بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی تو ملازمہ یہاں بیڈ پر ہی بیٹھی تھی۔۔۔

عفیرہ کا دماغ گھوم چکا تھا۔۔۔وہ بہت بری پھنس چکی تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں اس وقت آگ کی شعلے بھڑک رہے

تھے۔۔۔

اس کی عفیرہ کے ہاتھ سے پسٹل کھینچ کر دور پھینک دیا تھا۔۔۔ اور

اس کی نازک کمر میں اپنا آہنی بازو حمائل کرتے اسے اپنے سے

قریب تر کھینچ لیا تھا۔۔۔

اس کے مضبوط کسرتی وجود کے آگے عفیرہ کا دھان پان سا نازک

وجود بالکل چھپ گیا تھا۔۔۔

اوپر سے اس شخص کی گرفت اتنی بے رحم تھی کہ عفیرہ کو اپنی کمر میں اس کی انگلیاں کھبتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"میں نے آپ کو سب کچھ پہلے ہی کلئیر کر دیا تھا۔۔۔ آپ کی آج رات میری اور کل میں آپ کے حوالے۔۔۔ پھر یہ سب کر کے مجھے غصہ کیوں دلا رہی ہیں۔۔۔ میں لڑکیوں پر غصہ نہیں کرتا۔۔۔"

اس نے عفیرہ کی گردن پر اپنی ہتھیلی رکھتے اس کا چہرا اوپر کی جانب اٹھایا تھا۔۔۔

عفیرہ اس کی گرفت سے نکلنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اسے ٹریننگ میں سب سیکھایا گیا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ جس لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اس شخص کی گرفت سے نکلنے کی اگر وہ کوئی ویسی ترکیب کرتی تو اس کی اس ساڑھی نے کھل جانا تھا۔۔۔ جو پہلے ہی اتنی ہوئی تھی کہ اس سے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

اس شخص نے پورا انتظام کیا تھا۔۔۔

"تم نے کہا تھا تم اپنے بارے میں اور میرے فادر کے بارے میں سب بتاؤ گے۔۔۔"

اس کی پر تپش سانسیں عفیرہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔

اس کی وجود سے اٹھتی مسحور کن مہک اس کے نتھنوں سے ٹکراتی اس کے اعصاب کو جھنجھوڑ کر رکھ گئی تھی۔۔۔

وہ جتنا اپنا چہرا پیچھے کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔یہ شخص اتنا قریب ہو کر بولتا تھا۔۔۔اس نے چند لمحوں میں ہی عفیرہ کی حالت غیر کر دی تھی۔۔۔

عفیرہ وقت ضائع کرنا چاہتی تھی۔۔۔ تاکہ اس کے لوگ پہنچ سکیں۔۔۔

مگر یہاں یہ شخص اسے کوئی مہلت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"میں نے وعدہ کیا تھا پورا ہو گا۔۔۔ مگر ابھی تھوڑی دیر کے لیے کوئی احتجاج نہیں۔۔۔"

وہ اس کے لپسٹک سے سجے گداز لبوں پر اپنی انگلی رکھتا اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ عفیرہ کو اس کی بھاری بوجھل آواز پر اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ شخص اس کے اوپر جھک رہا تھا۔۔۔ اس کے لبوں کے بے پناہ قریب۔۔

عفیرہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اس کے ہونٹ عفیرہ کے ہونٹوں سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔

عفیرہ کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"ان سانسوں میں عجیب سا سرور ہے۔۔۔ان کی مہک دیوانہ بنا دینے والی ہے۔۔۔"

جیسے ہی اس کے گداز لبوں کو چھوا اس شخص کے لہجے کا بوجھل پن مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"تم ایک قاتل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پوست پرست درندے ہو۔۔۔میں اچھے سے سمجھ گئی ہوں تمہارا اصل چہرا وہ

نہیں ہے۔۔۔جو مجھے دکھا کر تم نے مجھے یہاں بلوایا تھا۔۔۔

تمہارے اس لمس سے گھن محسوس ہو رہی ہے مجھے۔۔

مجھ پر ویسے ہاتھ نہیں ڈال سکتے تھے تو یہ کھیل کھیل کر اپنے جال

میں پھنسالیا۔۔۔

اس سے پہلے کتنی لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر ان کی عزتیں

لوٹی ہیں جیسے اس وقت میری عزت پامال۔۔۔۔"

وہ شخص جو اس کی مہک میں کھویا اس کے وجود کی نرماہٹوں کو

محسوس کرنے ہی والا تھا۔۔۔

جب اس کی ڈھیلی پڑتی گرفت پر اس کے سینے پر دباؤ ڈالتے عفیرہ نے اسے دور کرنے کی کوشش کرتے چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ بہت بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

مگر اس کے الفاظ بہت زیادہ سنگین تھے۔۔۔خانزادہ کا سفید چہرا بالکل سرخ ہو گیا تھا۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

جو دیکھ عفیرہ چند قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔یقیناً اگر یہ الفاظ سامنے کھڑی صنف نازک کے علاوہ کسی نے بولے ہوتے تو اب تک اس

کی جانب سے پڑنے والے مکے کے بعد اس نے اٹھ نہیں پانا

تھا۔۔۔

عفیرہ کو اس کے بگڑتے تاثرات دیکھ خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

"آپ کو اندازہ بھی ہے کیا بولا ہے آپ نے۔۔۔بیوی ہیں آپ

میری۔۔۔جیسے چاہوں چھو سکتا ہوں آپ کو۔۔۔ابھی نکاح ہوا

ہے ہمارا۔۔۔شوہر کے قریب آنے کو ہوس پرستی کا نام دے

رہی ہیں آپ۔۔

عزتیں پامال کرنے والے نکاح نہیں کرتے۔۔۔"

وہ اس کو سنگین نگاہوں سے گھورتا سیگریٹ سلگھاتا اس سے فاصلے پر ہوا تھا۔۔۔

جس کی ساڑھی اس کے کندھے سے ڈھلک چکی تھی۔۔۔۔اس کی دودھیا بانہیں اور ساڑھی سے واضح ہوتے نشیب و فراز اعصاب پر بھاری پڑ رہے تھے۔۔

یہ لڑکی اس کے لیے امتحان بن چکی تھی۔۔۔

عفیرہ اس کی دور ہو جانے پر ہی سکھ کا سانس لیتے کانپتی ٹانگوں کے ساتھ وہیں بیڈ کے ایک کونے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

لبوں پر اب بھی اس کے ہونٹوں کا احساس باقی تھا۔۔۔۔ جن کا زرا سا لمس کی ٹھہرا تھا ان پر۔۔۔۔

جو جان لیوا ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔ جو وہ کرنا چاہتا تھا اس کے خیال سے عفیرہ کی سانسیں رکنے لگی تھی۔۔۔

اس کا دھیان ابھی اپنے ڈھلکتے پلو کی جانب نہیں گیا تھا۔۔۔۔

لبوں میں سیگریٹ دبائے وہ آنکھوں میں خماری بھرے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی کمرے میں اس کی بیوی بنی اس کے نام سے سجے کھڑی تھی۔۔۔اور اسے پاس نہیں آنے دے رہی تھی۔۔۔

ایک ایس پی کا رعب قائم رکھا ہوا تھا اس نے۔۔۔خانزادہ کو وہ پہلے سے زیادہ اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔

"اسے ٹھیک کر لیں۔۔۔اتنے بھی مضبوط اعصاب کا مالک نہیں ہوں۔۔"

اس نے پیشانی مسلتے اسے ساڑھی ٹھیک کرنے کو کہا تھا۔۔۔

عفیرہ کا دھیان جیسے ہی اپنے کندھے سے گرتے پلو کی جانب گیا۔۔۔ اس کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔

اس نے جلدی سے پلو ٹھیک کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ موتی آپس میں الجھ گئے تھے۔۔۔

پلو کا وہ حصہ وہیں اٹک رہا تھا۔۔۔ اگر وہ زیادہ زور لگاتی تو اس باریک کپڑے نے پھٹ جانا تھا۔

اس شخص کو نہایت ہی فرصت سے اپنی جانب دیکھتا پا کر اس کے ہاتھوں کی لرزش اس قدر بڑھ گئی تھی کہ وہ پلو ٹھیک ہی نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"میری ہیلپ چاہیے ہوئی تو بتایئے گا ایس پی صاحب۔۔۔"

اس کی گھبراہٹ اور کپکپاہٹیں دیکھ مقابل کی اعنابی لبوں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔۔

یہ بہت ہی دلفریب نظارہ تھا اس کے لیے۔۔۔

عفیرہ بیڈ سے اٹھتی اس کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

سر آگے کو جھکا ہونے کی وجہ سے اس کے آدھے سے زیادہ بال کندھے پر ڈھلک آئے تھے۔۔۔اس کی نازک کمر کی رعنائیاں اس پل اس شخص کے سامنے آن ٹھہری تھیں۔۔۔

وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔

"یہ تو سراسر ظلم ہے ایس پی صاحب۔۔۔ایک تو آپ اتنی اچھی ہیں۔۔۔اوپر سے اتنی حسین اور اس سے بھی بڑھ کر اب میری ہے۔۔۔انسان اب اپنی ہی ملکیت سے کیسے نظریں چرا سکتا ہے۔۔انسان بھی وہ جسے ویسے کی چھین کر لینے کی عادت ہو۔۔۔"

وہ شخص اس سے زیادہ شرافت کا مظاہرہ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اسے اپنی جگہ سے اٹھتا دیکھ عفیرہ کے ہاتھ پیر پھر سے پھول گئے تھے۔

اوپر سے اس شخص کی بے باک گفتگو ویسے ہی اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔

"پلیز تھوڑی دیر مزید رک جاؤ۔۔۔۔"

عفیرہ نے گھبرا کر اس کی جانب پلٹتے کہا تھا۔۔

جبکہ اس کی بات پر خانزادہ نے ابرو اٹھاتے اسے تکا تھا۔۔۔

"تھوڑی دیر مطلب۔۔۔؟؟ کیا آپ کو کسی کے آنے کا انتظار ہے۔۔۔ کوئی ایسا جو آپ کو مجھ سے بچالے گا اے ایس پی صاحبہ۔۔"

اس کی نگاہیں عفیرہ کے دونوں گلابی گالوں کے وسط میں سجے تلوں پر تھیں۔۔۔ ایسا ہی ایک قاتل تل اس کے دائیں بازو کے اوپر بھی تھا۔۔۔۔

اس نے اپنی کنپٹی کو مسلتے پوچھا تھا۔۔۔

عفیرہ نے اس کی بات پر گھبرا کر اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔جب نظریں اس شخص پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔جو خود کو اس سے فاصلے پر رکھنے اور شاید اسے کمفرٹیبل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس سے زبردستی کر سکتا تھا۔۔۔ عفیرہ اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔

عفیرہ داور کو اپنے حسن کی نوخیزی کا بھی اندازہ تھا۔۔۔ اور اس وقت وہ جس ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔۔اس میں اس کے وجود کی رعنائیاں چھپنے کے بجائے مزید واضح ہو رہی تھیں۔۔۔

پہلی بار اس شخص نے اس پر گولی چلائی تھی۔۔۔ مگر اس کے بعد سے وہ اس کے ساتھ جب بھی ملا تھا۔۔۔ کبھی اس کے اندر غصہ نہیں دیکھا تھا اس نے۔۔۔

اس کی اعنابی لبوں پر سجی وہ وجیہہ اور دلفریب مسکراہٹ اس پر بہت سوٹ کرتی تھی۔۔ وہ جب بھی جس بھی حلیے میں اسکے سامنے آیا تھا۔۔۔

اس کی پرسنالٹی کا چارم ہمیشہ جھلکتا نظر آیا تھا۔۔۔۔ اس وقت بھی وہ بلیک کرتا شلوار میں ملبوس تھا۔۔۔ اس نے دونوں سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کر رکھا تھا۔۔۔

اس کے ماتھے پر دائیں جانب ایک کٹ کا نشان تھا۔۔۔اس کے بالوں کی کٹنگ بہت اچھی تھی۔۔۔

غنڈہ بدمعاش تو وہ کسی اینگل سے نہیں لگتا تھا۔۔

کون تھا یہ شخص۔۔۔۔؟؟

"بتائیں کسی نے آپ کو مجھ سب بچانے کے لیے آنا ہے۔۔۔جس انتظار کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی تھام کر چہرا اوپر کرتے پوچھا تھا۔۔۔۔

عفیرہ اسے دیکھتی اپنی سوچوں میں ایسی مگن تھی کہ اس کے پھر سے قریب آکر کھڑے ہونے کی خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اسکے سوال پر عفیرہ نے اپنے تاثرات کو نارمل رکھتے اپنے چہرے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔

"مجھے کسی کا انتظار نہیں ہے۔۔۔۔نہ یہاں کسی نے آنا ہے۔۔۔"

اس نے پیچھے کو ہوتے جواب دیا تھا۔۔۔

"گڈ۔۔۔ آنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔ آپ دھوکا تھوڑی نا دیں گی مجھے۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔اس کی مسکراہٹ پر عفیرہ کی نگاہیں پھر سے بھٹک گئی تھیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سرزنش کی تھی۔۔۔اس کا ہاتھ مسلسل اپنے پلو کو سنبھالنے کی تگ ودو میں تھا۔۔۔

وہ شخص دھیرے دھیرے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔اور عفیرہ پیچھے کو ہو رہی تھی۔۔۔۔

پیچھے دیوار تھی اور اس کی حالت پھر سے غیر ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کی گہری ہوتی دھڑکنوں کا انداز بہت غور سے دیکھا تھا اس نے۔۔۔

جبکہ عفیرہ اس کی ان بے باکیوں پر خود میں سمٹ رہی تھی۔۔۔

اسے اب غصہ آنے لگا تھا اپنی لوگوں پر۔۔۔ نجانے کہاں رہ گئے تھے وہ۔۔۔

اس نے ایک دوبار اپنی کمر پر ہاتھ لگا کر چیک کیا تھا۔۔۔ چپ ابھی بھی وہیں پر تھیں۔۔۔

اس کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ اس شخص کو کیسے روک پاتی۔۔۔

وہ کمزور پڑ رہی تھی اور اسے اس بات پر خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

وہ ایک پولیس آفیسر تھی۔۔۔انٹیلیجنس کی زہین ترین آفیسر۔۔۔ایسے کیسے اس شخص کے آگے کمزور پڑ سکتی تھی۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اسے اب کیا کرنا تھا۔۔۔اس کی ٹیم یقیناً کسی مصیبت میں پھنس گئی تھی۔۔۔اسے ہار نہیں ماننی تھی۔۔۔

"ہیلپ چاہیے تو میں کر سکتا ہوں۔۔۔"

اسے ان نازک بانہوں ہر رحم آنے لگا تھا۔۔۔جو اتنا بوجھ سنبھالے ہوئے تھیں۔۔۔۔

اس کے پوچھنے پر عفیرہ نے ہولے سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔اس سعادت مندی پر مقابل کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔ جسے ظاہر کیے بغیر وہ اس کی جانب جھکا تھا۔۔

عفیرہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔کیونکہ اسکی گرم سانسیں اب عفیرہ کو اپنے کندھے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔

وہ اس کے پلو کے الجھے موتیوں کو سلجھا رہا تھا۔۔۔اور اس کے ہاتھوں کی حرکت عفیرہ کو بار بار اپنے وجود سے ٹچ ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

اس کے وجود پر لرزاہٹ طاری ہو چکی تھی۔۔۔

"تمہارا اصل نام کیا ہے۔۔۔؟؟ کہاں سے تعلق ہے تمہارا۔۔۔؟؟"

وہ اپنی گہری ہوتی سانسوں پر بمشکل قابو پاتے پوچھ رہی تھی۔۔۔

مقابل کے لبوں پر پھر سے وہ سحر انگیز مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میرا نام وہی ہے جو نکاح نامے پر درج تھا۔۔ اور میں یہیں سے تعلق رکھتا ہوں جہاں آپ اس وقت کھڑی ہیں۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ اسکے پلو کی جانب جھکا تھا۔۔۔
ایک دھاگہ توڑنے سے ہی یہ گھتی سلجھ سکتی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اپنے پہلو کی قریب محسوس کرتے وہ اس پل تھرتھرا اٹھی تھی۔۔۔

اس کا دودھیا بازو بھی اس شخص کی تپش زدہ سانسوں کی لپیٹ میں آچکا تھا۔۔۔

عفیرہ نے اس کی کندھے پر دباؤ ڈالتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

جس مزاحمت کے بدلے وہ اس کے بازو پر چمکتے اس تل پر اپنے لب رکھا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کو اپنا بازو اس دہکتے لمس پر جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی جب وہ اس کی

گردن کی پشت پر اپنی ہتھیلی جماتا اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا عفیرہ کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔

"آج سے دس سال پہلے میرے ماں باپ اور میری ہونے والی بیوی کو ان پولیس والوں نے گھر میں گھس کر بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔۔۔ جن کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔ جو بہت معصوم اور سادہ لوگ تھے۔۔۔ میرے ڈیڈ ایک کامیاب صحافی اور میری مام ایک ہاؤس وائف تھیں۔۔۔

میری سب سے چھوٹی بہن جو اس وقت بد قسمتی سے گھر پر ہی تھی۔۔ اس ہنستی مسکراتی لڑکی کے وجود میں پانچ گولیاں ماری گئی

تھیں۔۔۔کہ کہیں وہ بچ نہ جایے اور ان کو بے نقاب نہ کر

دے۔۔"

وہ شخص بھاری تھکن زدہ لہجے میں بولنا شروع ہوا تھا۔۔۔جبکہ

عفیرہ جو اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہیں اپنی جگہ پتھر

کی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے پتھرائی نگاہوں سے اس شخص کے بے انتہا سرخ ہوتے

چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔

جو اس وقت اپنا درد بیان کرتا شاید کوئی آیا سہارا چاہتا تھا جو اسے سنبھال لے اور اس کی تکلیف کو بھی سمجھ جائے۔۔۔اس کی گرم سانسیں عفیرہ کی گردن کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

وہ اس کی گردن میں چہرا چھپائے بول رہا تھا۔۔۔اور عفیرہ کو لگا تھا اس کی گردن ان آگ اگلتی سانسوں سے آج جھلس جائے گی۔۔۔

اس شخص کا دوسرا ہاتھ عفیرہ کی کمر میں حمائل تھا۔۔۔جس سے وہ اسے اپنے قریب ترکیے اسے سنبھالے کھڑا تھا۔

ورنہ اس کی قربت کی آنچ سے وہ لڑکی وہیں ڈھیر ہو جاتی تھی۔۔۔ اس شخص کے اندر سے آگ نکل رہی تھی۔۔۔ اور عفیرہ کو اپنا وجود اس آگ میں بھسم ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔

اوپر سے اس کا انکشاف۔۔۔۔ عفیرہ اس کی باقی باتوں کی طرح اس بات کو بھی جھٹلا دیتی مگر اس کے لہجے میں چھپا درد وہ چاہ کر بھی اس سے انکاری نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"اس سے زیادہ ظلم تو ان لوگوں نے یہ ڈھایا تھا کہ میری ماں کے کردار پر الزام لگاتے انہوں نے میرے باپ کو رشوت خور اور ملک دشمن قرار دے دیا تھا۔۔۔ جو ایک بہت ایماندار صحافی

تھے۔۔۔ ہمیشہ پروپیگنڈے پھیلانے والی ہر جھوٹی خبر کو بے نقاب کر کے لوگوں کے آگے سچ رکھا تھا۔۔

ان کی یہی ایمانداری ان کی موت کا سبب بنی۔۔۔ کیونکہ وہ اپنی عوام کے سامنے سسٹم میں چھپی ان کالی بھیڑوں کا سچ دنیا کے سامنے لانا چاہتے تھے۔۔۔ جو عوام کے ٹیکسز پر پل کر اندر ہی اندر اسی ملک کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔۔۔"

عفیرہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ شخص بہت مضبوطی سے اسے اپنے قریب کیے کھڑا تھا۔۔

عفیرہ بنا کوئی مزاحمت کیے خاموشی سے کھڑی سن رہی تھی۔۔۔

"میرے باپ نے بہت عزت اور نام کمایا تھا۔۔۔ مگر ان لوگوں نے انہیں کے بارے میں ایسا جھوٹ چھاپا کہ لوگ ان کو برے لفظوں میں پکارنے لگے۔۔۔ کچھ تھے جو ان کے حوالے سے ان سب باتوں پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھے ان کی آواز کو بھی دبا دیا گیا تھا۔۔۔ میرے بابا کے نام کو گالی کے طور پر استعمال کیا جانے لگا تھا صحافت میں۔۔۔

ان کے ساتھی صحافی بھی جلن اور حسد میں ان کا سچ جاننے کے باوجود ان کے خلاف گند بکنے لگے تھے۔۔۔ پولیس، سیاسی اور

عدالتیں۔۔۔۔کسی نے بھی میری بابا کو انصاف نہیں دیا

تھا۔۔

سب آپ میں ملے ہوئے تھے۔۔۔

میرے ماموں نے ہر دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔انہیں بھی مارنے کی

بہت کوشش کی گئی۔۔۔وہ اگر بروقت ملک چھوڑ کر نہ چلے جاتے

تو انہیں بھی ایسے ہی بے دردی سے قتل کر دیا جاتا۔۔۔

وہ تو ہم بہن بھائیوں کی وجہ سے خاموش ہو گئے۔۔مگر میری

آنکھوں میں اس ایک ایک قاتل کا چہرا موجود ہے۔۔۔جن کو

میں ایک ایک کر کے ختم کروں گا۔۔ویسی کی دردناک موت دوں گا۔۔

جس کے وہ حقدار ہیں۔۔۔ابھی تک جن کو ختم کیا ہے۔۔۔وہ تو صرف اس سسٹم کے کارندے تھے۔۔۔ابھی اصل مجرم باقی ہیں۔۔۔جنہیں کہیں نہ کہیں سمجھ آچکا ہے کہ ان کے پاس اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔۔۔

اسی خاطر ان کے ہاتھ پیر پھول رہے ہیں۔۔۔وہ مجھے جانتے نہیں ہیں۔۔مگر کہیں نہ کہیں سمجھ چکے ہیں کہ میں ان کی موت بن کر

لوٹ چکا ہوں۔۔۔ اور اب کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

وہ بات ختم کرتا گہری سانس خارج کرتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ جو خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔ اپنی گردن پر محسوس کرتے اس کے بے رحم لمس پر وہ لرز اٹھی تھی۔۔۔
پورے وجود میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

"آہ۔۔پلیز۔۔۔"

عفیرہ کے لبوں سے بے اختیار کراہ نکلی تھی۔۔۔

وہ شخص رکا نہیں تھا ایسے ہی اس کی صاف شفاف گردن پر اپنے وحشیانہ نشان چھوڑتا اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔

"آپ کو انہیں لوگوں نے بھیجا ہے نا ایس پی صاحب۔۔۔۔ میرے خاتمے کے لیے۔۔۔ انہیں جا انتظار ہے نا آپ کو۔۔۔ وہ آکر بچائیں گے آپ کو مجھ سے۔۔۔"

اس کی شہہ رگ پر قہر ڈھاتا وہ اس کی بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

"مجھے پہلے معلوم نہیں تھا کہ تمہارے گھر والوں کے ساتھ یہ سب ہوا ہے۔۔ورنہ میں ان کو کبھی تمہارے بارے میں نہ بتاتی۔۔۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"

وہ بہت مشکل سے بول پا رہی تھی۔۔۔اس شخص کے دہکتے لب اب بھی اس کی گردن کو نشانہ بنائے ہوئے تھے۔۔۔جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ عفیرہ کی نازک کمر پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ ہولے ہولے اسے چھو رہا تھا۔۔۔جیسے کسی شے کی تلاش ہو۔۔۔۔عفیرہ کی سانسیں خوف سے تھمنے لگی تھیں۔۔

کیا اسے چپ کے بارے میں پتا چل گیا تھا۔۔

عفیرہ کی جان پر بن آئی تھی۔۔۔اس کی مضبوط انگلیوں کا لمس

ویسے حالت غیر کیے ہوئے تھا۔۔۔

عفیرہ اس کی بانہوں میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟"

اس نے اپنی کمر سے اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اسے

کندھوں سے تھام کر اس کا رخ دیوار کی جانب کر گیا تھا۔۔۔۔

"میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں نا۔۔۔ان کو ایک دوسرے سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہیے۔۔۔"

وہ اس کی کمر سے بالوں کو سمیٹ گیا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔؟؟"

عفیرہ کی ساری زہانت اس شخص کی بے باکیوں میں دھری کی دھری رہ گئی تھی۔۔

وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چکی تھی۔۔۔یہ شخص اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اور اگلا وار کر دیتا تھا۔۔

"میں بالکل ٹھیک سمجھ رہا ہوں۔۔۔ غلط آپ نے کیا ہے۔۔۔

میرے ساتھ دغابازی کر کے۔۔۔'

اسے نیچے سے فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔۔

عفیرہ کو لگا تھا وہ چلا جائے گا۔۔۔ مگر وہ شخص اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا۔۔۔ عفیرہ بالکل دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی۔۔۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔

کیونکہ وہ شخص سب اس کے بلاؤز کہ ڈوری کو اپنی گرفت میں لیتا

ایک جھٹکے سے کھول گیا تھا۔۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔وہ نیچے آ گئے ہیں۔۔۔ پکڑ لیں گے

تمہیں۔۔"

عفیرہ شرم سے دوہری ہوتی اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش

کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ مقابل تو اس کی دودھیا کمر کے پیچ و خم میں جیسے اپنے حواس

مکمل طور پر کھو چکا تھا۔۔۔

عفیرہ کو اس کی گرم سانسوں پر اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ ورنہ تمہارے سینے میں پہلی گولی اتارنے والی میں خود ہو نگی۔۔۔"

عفیرہ اسے باز رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔۔

لیکن وہ اسے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

اس کو اپنی کمر سلگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔ اس شخص کی انگلیاں ایک مقام پر آکر رک گئی تھیں۔۔۔۔

عفیرہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔وہ چپ ڈھونڈ چکا تھا۔۔۔

باہر فائرنگ زور و شور سے جاری تھی۔۔۔ نجانے اس شخص کے پاس کتنے لوگ تھے۔۔جو نیچے آئی پولیس کی بھاری نفری سے مقابلہ کرتے انہیں ابھی تک نیچے روکے ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کو نہ کسی بات کی پرواہ تھی نہ ذرا سا خوف۔۔۔

خانزادہ نے چپ نکال دی تھی۔۔۔

"اب سے تمہارا یہ وجود صرف میری ملکیت ہے۔۔۔ ائندہ ایسی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ تم اپنے اس جس اے

آئی جی جاوید کے کہنے پر یہاں میرے ساتھ یہ کھیل کھیلنے آئی ہو۔۔۔اسی نے میرے بابا کے سینے پر گولیاں چلائی تھیں۔۔۔ بھاری رقم کے عوض اس نے اپنا ایمان بیچ دیا تھا۔۔۔"

اس مقام پر اپنے دہکتے لب رکھتے وہ اسے وحشتناک لہجے میں وارن کر گیا تھا۔۔۔

جاوید انکل اس میں ملوث تھے۔۔۔عفیرہ کو یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

نہیں وہ بہت ضمیر فروش نے تھے۔۔۔ عفیرہ کے لیے یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔

اس کی جانب سے اپنے ہاتھوں کو آزادی ملنے پر عفیرہ نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ شخص اس کے دونوں اطراف ہاتھ رکھتا اس کی جانب جھک گیا تھا۔۔

"تم بے پناہ حسین ہو۔۔۔ مگر افسوس تم خانزادہ کے دل تک رسائی حاصل نہیں کر پائی۔۔"

وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتا سفاکیت سے بولا

تھا۔

اس لڑکی کی وجہ سے آج اس کے بہت سارے لوگ مارے

جانے تھے۔۔۔ جس پر اس نے بھروسہ کیا تھا۔

مگر وہ اس قابل نہیں تھی۔۔۔

عفیرہ اس وقت اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔ اس کا

پورا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔

اس شخص کے وحشیانہ پن اور سفاکیت کی وجہ سے اسے اپنے وجود کا ایک ایک حصہ سلگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"تمہارے بابا کا نام کیا تھا۔۔۔؟؟"

وہ شاید جان گئی تھی۔۔۔۔ مگر تصدیق چاہتی تھی۔۔۔۔

"سکندر عالم۔۔"

اس کے بکھرے ہوش ربا سراپے کی جانب دیکھتے وہ سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔

جبکہ اس نام پر عفیرہ اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ اپنے دور کا

بہت نامور صحافی تھا وہ۔۔۔

سکندر عالم۔۔۔۔ جس کی کیس فائل اس نے ایک بار اپنی تھانے

میں آئے گم نام خط پر ری اوپن کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر

پھر اسے اوپر سے روک دیا گیا تھا۔۔۔

دوسرے کیسز اس کے سپرد کر دیئے گئے تھے کہ وہ اس کا

خیال کی بھول گئی تھی۔۔۔

اب اسے یاد آرہا تھا۔۔۔اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ پر مقابل کی آنکھوں کا رنگ بدلہ تھا۔۔۔

"تم پہلی پولیس آفیسر تھی۔۔۔جسے لگا تھا کہ سکندر عالم کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔۔۔ تمہاری ایمانداری نے مجھے تمہاری جانب متوجہ کر دیا۔۔۔ مگر اب لگ رہا ہے تم بھی انہیں جیسی ہو۔۔"

وہ اس کی جانب سے رخ موڑ گیا تھا۔۔

"تم اپنی جگہ ٹھیک ہو۔۔۔ مگر جو تم کر رہے ہو۔۔۔ وہ ٹھیک راستہ نہیں ہے۔۔۔ تم اس طرح سے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے۔۔۔۔ تم ان سب کو مار دو گے۔۔ پھر کیا ہو گا۔۔۔

وہ تو ملک کے لیے قربان ہو کر شہید کہلائیں گے۔۔ اور تمہارے بابا۔۔۔ ان کے نام پر لگا داغ کبھی نہیں مٹ پائے گا۔۔

ہمارے پاس بہت سارے طریقے ہیں۔۔۔ جن سے ہم انصاف حاصل کر سکتے ہیں۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں میں تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔ ہم ان لوگوں کی خلاف ثبوت اکٹھے کریں گے اور پھر سوشل میڈیا کو ہتھیار بنا کر ان بڑے ناموں کو بے نقاب کریں گے۔۔۔

میں ہر معاملے میں تمہارا پورا ساتھ دوں گی۔۔۔ مجھ پر یقین کرو۔۔۔"

عفیرہ نے وہاں ایک جانب پڑی اسی شخص کی شال کو اپنے گرد اوڑھتے اس کے سامنے آتے کہا تھا۔۔

اس کی بات پر خانزادہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آج تک اس طرح سے نہ تو اسے کسی نے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔نہ وہ کسی کو موقع دیتا تھا۔۔۔

"تم پر یقین کروں۔۔۔؟؟ایک پولیس والی پر۔۔۔؟؟"

وہ اس پر ہنسا تھا۔۔۔ عفیرہ نے بے چارگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تو جس طرح سے تم سب کو مار رہے ہو۔۔۔اس سے تم اپنے بابا کو بے گناہ تو ثابت نہیں کر پاؤ گے۔۔۔بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کو بھی ایسے ہی عذاب کی نظر کر جاؤ گے۔۔۔"

عفیرہ کو اتنا تو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ ایک انتہائی سر پھرا انسان

تھا۔۔

آرام سے کوئی بھی بات سمجھنے والا نہیں تھا۔۔

"تمہیں میری نسلوں کی ابھی سے فکر ہونے لگ گئی۔۔ابھی

پوری طرح سے میری بیوی بنی بھی نہیں ہو۔۔۔"

وہ اتنے سکون سے کھڑا تھا۔۔جبکہ نیچے ابھی بھی پولیس مقابلہ

جاری تھا۔۔

اس کے آدمی نجانے کیسے ان جدید ہتھیاروں کا سامنا کیے ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کی بات پر عفیرہ اسے گھور بھی نہیں سکی تھی۔۔۔وہ ہر بات کو الٹا لے رہا تھا۔۔۔۔

"کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟؟"

ہاتھ کی پشت سے اس کے گداز گالوں کو چھوتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ نظریں بار بار اس کے لبوں سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

عفیرہ نے اس کا ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔۔۔ وہ اسے کسی بگڑے ضدی بچے کی طرح ٹریٹ کر رہی تھی۔۔

"اپنی گرفتاری دے دو۔۔۔۔ وہ لوگ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ آدھے سے زیادہ محکمہ تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔۔۔ سیاسی لیڈر اور باقی طاقتیں بھی ان کا پورا ساتھ دے رہی ہیں۔۔ تم مارے جاؤ گے۔۔"

وہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔ خانزادہ بہت غور سے اسے سن رہا تھا۔۔

"تم اتنی بری بھی نہیں ہو اے ایس پی۔۔۔ اتنی فکر مت کرو میری۔۔۔ کہیں سچ میں میرا دل نہ آجائے تم پر۔۔۔"

وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

وہی دل میں اتر جانے والی مسکراہٹ۔۔۔

عفیرہ کی نظریں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔ سچائی چھلکاتی آنکھوں میں درد تھا۔۔ اور اعنابی لبوں کی تراش میں دل کو چھو لینے والی مسکان تھی۔۔۔

یہاں کوئی بھی دل ہار سکتا تھا۔۔۔ عفیرہ کتنے ہی لمحے اس ساحر سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔

اس کی فیملی کے بارے میں سن کر عفیرہ اپنے دکھ بھول چکی تھی۔۔۔

اس نے بھی تو اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔۔۔ اس کے پاس بھی اپنا کہنے کو کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

جب سے اس کے ارحم کے ساتھ اختلافات بڑھے تھے۔۔۔ اس کے ماموں مامی کا رویہ اس کے ساتھ بدل گیا تھا۔۔۔

جیسے ان کی محبت ارحم کی وجہ سے ہی ہو۔۔۔

بے لوث محبت کیسی ہوتی تھی۔۔۔جو بنا کسی غرض کے کی جائے۔۔۔ عفیرہ کو اپنی ماں کے بعد دوبارہ کبھی کسی رشتے سے نہیں ملی تھی۔۔۔

"یہ لوگ مجھے گرفتار نہیں کریں گے۔۔۔مار دیں گے۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے خانزادہ نے سچ بولا تھا۔۔۔۔

وہ اس سے جس قدر خوفزدہ تھے۔۔۔اسے ایک لمحے کے لیے بھی زندہ نہیں رکھنے والے تھے۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا یہ بات۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ میں آئی جی سر سے بات کروں گی۔۔۔ میری کزن عروج وہ میڈیا میں ہے۔۔۔ وہ ہمارا پورا ساتھ دے گی۔۔۔"

عفیرہ اسے راضی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اس سچویشن میں بھی اپنی ذہانت کا استعمال کرتی ایک خطرناک مجرم کو ہتھیار ڈالنے پر راضی کر رہی تھی۔۔

جو اکیلا اس سسٹم پر بھاری تھا۔۔۔

"ہمارے بیچ طے ہوا تھا کہ تمہیں ایک رات میرے ساتھ رہنا ہو گا۔۔ میں صبح گرفتاری دے دوں گا۔۔۔۔وعدہ رہا تم سے۔۔"

وہ نجانے کیوں مگر اس لڑکی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔۔۔

اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر عفیرہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس شخص کے ساتھ گزرے چند لمحے اس کی جان نکال کر رکھ گئے تھے۔۔۔وہ ایک رات کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔

عفیرہ کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔۔

"کیا ہوا ایس پی صاحب۔۔۔میں آپ کی اتنی بڑی بات مان رہا ہوں آپ اتنی سی بات نہیں مان سکتیں۔۔۔یا آپ مجھے ابھی گرفتاری دینے پر راضی ہی اسی لیے کر رہی ہیں۔۔۔تاکہ مجھ سے بچ سکیں۔۔۔"

گہری نگاہوں سے اس کے سراپے کو گھورا تھا۔۔۔جواب اس کی نگاہوں سے بچنے کے لیے اسی کی شال سے خود کو چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

سیاہ شال میں چھپی وہ اس کی توجہ اپنی جانب سے ہٹنے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر عفیرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نن نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں سچ میں تمہارا ساتھ دینا چاہتی ہوں۔۔۔"

عفیرہ نے اسے یقین دلانے کی خاطر فوراً سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"مطلب اب میرا پاس آنا برا نہیں لگے گا۔۔۔"

اس نے عفیرہ کو پھر سے اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے چوڑے وجود کی حصار میں قید ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کی گرم سانسیں عفیرہ کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

وہ اقرار کرتی تب بھی پھنستی اب اقرار کیا تھا تو اس شخص نے تب بھی اسے پھنسا لیا تھا۔۔۔

"مم مجھے اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے وقت چاہیے۔۔۔"

عفیرہ نے کانپتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جب وہ اپنے دہکتے لب اس کے گال پر رکھ گیا تھا۔۔۔اس کی مسحور کن مہک عفیرہ کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔۔

اس مشن کو مکمل کرنے کے بعد واقعی اس کی زندگی بدلنے والی تھی۔۔۔

اس کا دل ایک دم سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

جس پر گھبرا کر اس نے مقابل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

پہلی بار وہ سرمئی سحر انگیز آنکھیں اس کی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔۔

دونوں ہی جیسے ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔۔

وقت جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔

اسی لمحے باہر دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی وہ فسوں ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ عفیرہ گھبرا کر اس کی گرفت سے نکلی تھی۔۔۔

"خان پولیس والے آج کسی بھی قیمت پر تم تک پہنچنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ ہم نے ان کے بہت سارے بندے مار دیئے ہیں۔۔۔ مگر انہوں نے مزید نفری منگوالی ہے۔۔ اب مقابلہ کرنا مشکل ہورہا ہے۔۔۔

تمہیں بھابھی کو لے کر فوراً یہاں تو نکلنا ہوگا سے نکلنا ہو گا۔۔۔"

قمر نے باہر سے ہی اسے بتایا تھا۔۔۔ عفیرہ اس طرز تخاطب پر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

اس کے محکمے والے جنہوں نے اسے اتنا یقین دلا کر بھیجا تھا۔۔۔

وہ اس کہ حفاظت کر پانے میں ناکام ٹھہرے تھے۔۔

اتنے خطرے میں آنے کے لیے اس کے سینیئر زمیں سے بھی

کوئی نہ مانتا۔۔۔سب کو ہی اپنی جانیں عزیز تھیں۔۔۔

اگر یہ شخص چاہتا تو اسے ختم کر سکتا تھا۔۔۔اس نے مخبری کر کے

اور لوکیشن شیئر کر کے دھوکا دیا تھا۔۔۔

یہ اس شخص پر تھا کہ اس نے اب تک اسے زندہ رکھا ہوا تھا۔

اس پر پھر سے بھروسہ کر کے اسے ساری سچائی بتا دی تھی۔۔۔

ورنہ اس کے سینئرز جو بہت بڑی بڑی باتیں تو کر لیتے تھے۔۔۔

اس وقت بیچارے پولیس اہلکاروں کو آگے کرتے خود ابھی بھی

چھپ کر پیچھے کھڑے تھے۔۔۔

قمر سے بات کرتے وہ اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"چلیں۔۔۔"

اس کی جانب اپنی چوڑی مضبوط ہتھیلی پھیلاتے پوچھا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کے پاس اور کوئی چوائس نہیں تھی۔۔۔ اس نے نوٹ کیا تھا

کہ شخص ابھی بھی بے خوفی سے کھڑا تھا۔۔۔

باہر اسے مارنے کے لیے ہر حربہ آزمایا جارہا تھا۔۔۔ اور اسے موت کا کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔

عفیرہ نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔۔ یہ شخص ابھی گرفتاری دینے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ اور ایسے باہر جا کر وہ ان لوگوں سے کوئی بات نہیں کر سکتی تھی۔۔

اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

پولیس والوں نے اس عمارتوں کو چاروں جانب سے گھیر رکھا تھا۔۔۔ عفیرہ کو اب بھی ایک امید تھی کہ وہ پکڑا جا سکتا تھا۔۔۔

عفیرہ چاہتی تھی کہ وہ گرفتار ہو۔۔۔ مگر وہ اسے بچانا بھی چاہتی تھی۔۔۔

تاکہ قانونی راستے سے اسے کے بابا کو انصاف دلوا سکے۔

وہ ایک پولیس والی تھی۔۔۔ اس نے قانون کا سبق پڑھا تھا۔۔۔
وہ سسٹم کے خلاف جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

لیکن اس کی امیدوں پر پانی اس وقت پڑا تھا۔۔۔جب وہ شخص اسے لیے لفٹ میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔وہ بہت ہی خوبصورت جدید طرز کی بنی ہوئی بلڈنگ تھی۔۔۔

فورتھ فلور سے لفٹ بیسمنٹ میں آئی تھی۔۔۔عفیرہ مڑ مڑ کر شے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا یہ انداز مقابل نے نوٹ کیا تھا۔۔۔

مگر وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔اس کی زیرک نگاہوں سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں تھا۔۔۔

عفیرہ کو لگا تھا وہ باہر نکلیں گے۔۔۔ مگر ایسا بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہاں اس کے لیے ایک گاڑی تیار کھڑی تھی۔۔۔

ایک شخص نے خانزادہ کی جانب کیز بڑھائی تھیں۔۔۔

جسے تھام کر وہ آگے بڑھتا عفیرہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول گیا

تھا۔۔۔

عفیرہ نے نوٹ کیا تھا۔۔ وہ اب پہلے کی طرح اس سے روڈ نہیں

تھا۔۔ شاید اپنی بھڑاس نکال چکا تھا اس وجہ سے۔۔

عفیرہ نے اس کی چوڑی پشت کو گھورتے سوچا تھا۔اس کو اپنی گردن ابھی بھی جلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کمر پر اس کی بے رحم انگلیوں کے نشان ثبت تھے۔۔۔یہ شخص بولنے اور دیکھنے میں جتنا مہذب تھا۔۔۔اس غصہ انتہائی خطرناک اور جنگلیوں والا تھا۔۔۔

وہ اس کے ساتھ جا تو رہی تھی۔۔۔مگر سانسیں سولی پر اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

اس انسان سے کسی بھی بات کی بعید کی جا سکتی تھی۔۔۔

گاڑی ایک غار نما انڈر پاس میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ عفیرہ نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ شخص اس کی سوچ سے دس گنا آگے تھا۔۔اس کی سبھی لوگ اس راستے سے نکل کر فرار ہونے والے تھے۔۔۔پولیس نے اندر داخل ہونا تھا۔۔۔۔ مگر ان کے ہاتھ کوئی سراغ نہیں لگنا تھا۔۔۔

"اے ایس پی صاحبہ۔۔۔۔ فکر نہ کریں میں آپ کی طرح وعدہ خلاف نہیں ہوں۔۔۔"

وہ جیسے جیسے اس انڈر پاس سے باہر کی جانب آرہے تھے۔۔۔

عفیرہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔۔۔

ایک رات اس شخص کی قربت میں رہنا۔۔۔۔اس کے پسینے

چھوٹ چکے تھے۔۔۔۔

گاڑی اب روڈ پر آچکی تھی۔۔۔۔جہاں دور دور تک پولیس والوں

کانام ونشان نہیں تھا۔۔۔وہ ابھی بھی یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ

مجرم کو چاروں جانب سے گھیرے کھڑے ہیں۔۔۔وہ باہر نہیں

بھاگ سکتا تھا۔۔۔

لیکن ان کے فرشتوں کو یہ بھی خبر نہیں تھی کہ وہ ان کی پہنچ سے بہت دور نکل چکا تھا۔۔۔

گاڑی بہت تیز رفتاری سے بھاگ رہی تھی۔۔وہ بہت فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا گاڑی ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

"ویسے کیا سوچ کر تم نے ارحم جیسے انسان سے منگنی کی۔۔۔باپ کہ سفارش پر وہ نااہل انسان ایس پی بنا بیٹھا ہے۔۔۔"

گاڑی میں چھائی خاموشی کو توڑتے اس نے سوال کیا تھا۔۔۔

"جو سوچ کر تم جیسے خطرناک ٹارگٹ کلر سے نکاح کیا ہے۔۔۔"

عفیرہ کی ساری امیدوں پر پانی پھر چکا تھا۔۔۔۔یہ شخص جس صفائی کے ساتھ پولیس کی اتنی بھاری نفری کو چکمادے کر نکلا تھا۔۔۔عفیرہ کو اب اس سے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ کل بھی گرفتاری دے گا۔۔۔

عفیرہ کی بات پر گاڑی میں اس کا زندگی سے بھرپور قہقہ گونجا تھا۔۔۔

"آئی لائک اٹ۔۔۔خانزادہ کی بیوی کو بھی اس جیسا ہی ہونا چاہیے۔۔۔"

اس کی بات پر عفیرہ نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔ رات کے بارہ بج رہے تھے جب گاڑی ایک بڑے سے لکڑی کے آہنی گیٹ کے سامنے رکی تھی۔۔۔

چوکیدار نے بھاگ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔ وہ درمیانی عمر کا پٹھان تھا۔۔۔

بڑی بڑی مونچھیں اور سرخ رنگت کا ہٹا کٹا آدمی تھا۔۔۔ اس نے ایک بازو پر رائفل پہن رکھی تھی۔۔۔

گیٹ کھولتے اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے اس شخص کو سلام کیا تھا۔۔۔ عفیرہ نے فوراً نگاہیں موڑ کر خانزادہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس نے سر کی جنبش سے اس کو جواب دیا تھا۔۔۔

"کیسے ہیں خان۔۔۔؟"

گاڑی سے باہر آتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"اللہ کے بعد آپ کا کرم ہے بابا۔۔۔"

اس شخص کے انداز میں اپنے مالک کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔

"یہ بی بی۔۔۔"

وہ شاید کچھ زیادہ ہی فری تھا۔۔۔

"اب سے مالکن ہیں آپ کی۔۔۔اب میرے ساتھ ساتھ ان کے لیے بھی دعا کرنی ہو گی آپ کو۔۔۔"

وہ شخص بہت خوش دلی سے بولا تھا۔۔۔وہی پر سکون ٹھہرا ہوا متبسم لہجہ۔۔۔۔

مگر آنکھوں میں درد کی واضح لکیریں۔۔۔۔ عفیرہ یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔۔

"ست بسم اللہ۔۔۔۔ماشاء اللہ اللہ سلامت رکھے اس جوڑی کو۔۔۔"

خان کی بیوی بھی گاڑی کی آواز سن کر باہر آگئی تھیں اور خانزادہ کی آخری بات سن کر وہ خوشی سے ان کے قریب آتے بولی تھیں۔۔۔

بھاری پٹھانیوں والا فراک پہن رکھا تھا اس عورت نے۔۔۔اس کی دی جانے والی دعا پر ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔شاید دونوں کو ہی اس دعا کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

"کاکی بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ جلدی سے کھانا لگا دیں۔۔۔"

اس کے کہنے پر وہ ایسے ہی دعائیں دیتیں اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔

اس شخص کے پیچھے عفیرہ بھی اندر داخل ہوئی تھی۔۔ نجانے اس شخص کے کتنے گھر اور کتنے ٹھکانے تھے۔۔۔

"یہ میرا آبائی گھر ہے۔۔۔ جہاں میں کبھی اپنی فیملی کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔ ہنسی خوشی ایک مکمل فیملی۔۔۔ مگر پھر سب ختم ہو گیا۔۔ میرے ماں باپ کو اسی گھر میں قتل کیا گیا تھا۔۔۔

اس دن خوش قسمتی سے میرے بہن بھائی نانانانی کے گھر پر تھے۔۔۔"

اپنے گھر والوں کا ذکر کرتے اس کے چہرے پر بہت نرم مسکراہٹ تھی۔۔۔

عفیرہ اس کی بات پر چونکی تھی۔۔۔

اس نے اپنے بہن بھائیوں کا ذکر پہلی بار کیا تھا۔۔۔۔

"تمہارے کتنے بہن بھائی ہیں۔۔۔ اور کہاں ہوتے ہیں

وہ۔۔۔؟؟"

عفیرہ جاننا چاہتی تھی ان کے بارے میں۔۔۔کیا وہ بھی اس جیسے ہی غنڈے بد معاش تھے۔۔۔یا انہوں نے سیدھی راہ چنی تھی۔۔

اس کے سوال پر اس نے عفیرہ کو گھورا تھا۔۔۔

"کیوں میرے ساتھ انہیں بھی گرفتار کرنا ہے۔۔۔"

اس کے طنز پر عفیرہ نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔یہ شخص بہت زیادہ موڈی اور مغرور بھی تھا۔۔۔اپنی مرضی کے مطابق سوالوں کے جواب دیتا تھا۔۔۔

وہ اسے ساتھ لیے ایک بیڈروم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

نفاست سے سجا کریم کلر کا استعمال کمرے کی ہر شے میں کیا گیا تھا۔۔۔

کمرے میں بکس پڑی دیکھ عفیرہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا اب ایک ٹارگٹ کلر بکس نہیں پڑھ سکتا۔۔۔"

وہ اپنی شرٹ اتارتے اس کی حیران نگاہوں میں جھانکتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے شرٹ اتارنے پر عفیرہ اس کی جانب سے

نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔اس کا کسرتی مضبوط سینہ اور کندھے اس کی نگاہوں میں آچکے تھے۔۔۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔؟؟"

عفیرہ ہولے سے بڑبڑائی تھی۔۔۔

خانزادہ کی نگاہیں مر رے جھانکتے اس کے سرخ چہرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"شرما کیوں رہی ہیں۔۔۔شوہر ہوں آپ کا۔۔۔دیکھ سکتی ہیں مجھے۔۔۔"

یہ لڑکی اپنی ان معصوم اداؤں سے اسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔۔جواب اس کے قریب آنے پر آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھے کھڑی اسے پیچھے جانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

"میری شال واپس کریں۔۔۔میں اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتا۔۔۔"

وہ کب سے خود کو ایسے ہی اس کی نگاہوں سے چھپائے ہوئے تھی۔۔

اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ شخص اس سے اپنی شال لے چکا تھا۔۔۔ جس کے بعد اگلا منظر لمحے بھر کے لیے اس شخص کو بھی جیسے پتھر کا کر گیا تھا۔

عفیرہ نے گھبرا کر اس کی جانب سے اپنا رخ پھیر لیا تھا۔۔ اس نے ساڑھی کا پلو ٹھیک کیا تھا اور شرم سے سرخ پڑتے لرزتے قدموں کے ساتھ وہاں سے جانا چاہا تھا۔۔۔

مگر وہ اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔اس کے کسرتی سینے کو محسوس کرتے عفیرہ کی رنگت مارے شرم کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے آج تک کبھی کسی لڑکی کی جانب اتنی اٹریکشن محسوس نہیں ہوئی جتنی آپ کے لیے ہو رہی ہے اے ایس پی صاحبہ۔۔۔ ورنہ جو ہمارا تعلق ہے۔۔۔شاید مجھے نفرت محسوس ہونی چاہیے تھی آپ سے۔۔۔"

اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے اس نے کہا تھا۔۔۔

عفیرہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے ایک جھٹکے سے مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

"آپ واحد پولیس والی ہیں۔۔۔ جس سے نفرت محسوس نہیں ہوتی۔۔۔ پیار آتا ہے۔۔۔ کیا میں انہیں چھو سکتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے لبوں کو ہولے سے سہلاتے اجازت مانگ رہا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔"

عفیرہ گھبرا کر کہتی ہلکلا کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔

اس کی سانسیں عفیرہ کی سانسوں کو چھو رہی تھیں۔۔۔۔وہ کبھی بھی اس کے لبوں پر اپنا استحقاق جما سکتا تھا۔۔۔

وہ اس خیال سے بھی کانپ گئی تھی۔۔۔

"تم ایک وحشی اور جنگلی انسان ہو۔۔۔پلیز تم نے کہا تھا تم مجھے وقت دو گے۔۔۔"

عفیرہ نے اس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

جب وہ اس کی بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس کا چہرا اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ آج تک تو ہر لڑکی نے میری تعریف کی ہے۔۔۔ آپ واحد ہیں جو مجھے ویسے ناموں سے پکار رہی ہیں۔۔۔ جبکہ ابھی میں نے ایسا کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔

اس کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔۔

وہ ان لبوں کو چھونا چاہتا تھا۔۔۔ جو اس کو بہت ہلکے میں لے رہے تھے۔۔۔

"تت تم۔۔۔ تم علینہ شاہ کے بوائے فرینڈ بھی ہو نا۔۔۔ کیا تعلق ہے تمہارا اس سے۔۔۔"

عفیرہ کو ایک دم سے یاد آیا تھا۔۔۔جب وہ فصیح عالم بن کر علینہ شاہ کے اتنے قریب تھا۔۔۔اس کی بے باکی اسے یاد تھی۔۔

لیکن علینہ شاہ کے لیے وہ ایسا جنگلی نہیں تھا۔۔۔

"میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔اس کا بوائے فرینڈ فصیح عالم ہے میں نہیں۔۔۔اور آپ ہو گی اپنے ڈپارٹمنٹ کی ذہین آفیسر مگر میں بھی اسی ڈپارٹمنٹ کے سر پر موت بن کر ناچنے والا ٹارگٹ کلر ہوں۔۔۔

میرا شکاری لاکھ کوششیں کر لے۔۔۔ مجھ سے بچتا نہیں ہے۔۔۔"

اس کے لبوں کو گہری بے باک نگاہوں سے دیکھتا وہ ان پر جھک چکا تھا۔۔۔ اس نے بہت نرمی سے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

جبکہ عفیرہ اس کی ساری کوششیں بے کار گئی تھیں۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔ وہ اس کی گرفت میں کپکپا کر رہ گئی تھی۔۔۔ جب اس شخص نے اسے اپنے سینے میں سمیٹتے اس نازک وجود کی نرماہٹوں کو محسوس کیا تھا۔۔۔

اس کے لمس کی شدت آہستہ آہستہ بڑھنے لگی تھی۔۔۔ عفیرہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی اس کے کندھے پر اپنے ناخن گاڑھ چکی تھی۔۔۔۔وہ مسلسل وار کر رہی تھی۔۔

جس کے ساتھ کی اس شخص کی شدتیں اب بڑھنے لگی تھیں۔۔۔ عفیرہ کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔چہرے کی رنگت مارے شرم کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا ان لبوں پر پوری طرح سے اپنی ملکیت جمائے ہوئے تھا۔۔۔ جنھوں نے ہمیشہ اسے اپنی جانب اٹریکٹ کیا تھا۔۔۔ عفیرہ کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔

مگر مقابل اس کے وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھائے اسے ایسے ہی خود پر جھکائے اس کے لبوں کی کپکپاہٹ کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔۔

جب اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔ اور عفیرہ کی جان پر جیسے رحم کیا گیا تھا۔۔۔

اس نے دھیرے سے ان لبوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔۔ اس کی شدت پسندی پر ان لبوں کی سرخی کئی گنا بڑھی ہوئی تھی۔۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔

مگر اس نے اس شخص کا سہارا نہیں لیا تھا۔۔۔

اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتی وہ اسے خود سے دور جھٹک گئی تھی۔۔۔

"تم جنگلی انسان۔۔۔۔ تم اگر دوبارہ اس طرح میرے قریب آئے تو میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔"

اس نے بمشکل اپنی سانسوں کو بحال کرتے اس پر چیختے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ آپ ہیں ہی اتنی حسین۔۔۔ مجھ جیسے انسان کو بھی بہکا دیا۔۔۔"

وہ اس کے غصہ کرنے پر بہت ہی شرافت کا مظاہرہ کرتے بولا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں ابھی بھی خمار تھا۔۔۔۔

"ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس وردی کے پیچھے یہ ملائمت اور حسن چھپ رکھا ہے۔۔۔۔"

وہ بے باکی سے بولتا اس کے سراپے کو گھور گیا تھا۔۔۔

"مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔"

عفیرہ نے دانت پیستے کہا تھا۔۔۔ اس شخص سے بات کرنا ہی فضول تھا۔۔۔۔

بس کسی طرح سے آج یہ رات گزر جاتی۔۔۔

"کیوں۔۔؟؟ اتنی اچھی تو لگ رہی ہیں اس میں۔۔۔ پہنی رکھیں۔۔۔"

ایسے کہا گیا تھا جیسے وہ اس کی رائے پر ہی بیٹھی تھی۔۔۔

عفیرہ جانتی تھی یہ شخص اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"میں اس کی کمفرٹیبل نہیں ہوں۔۔۔ یہ بہت ہیوی ہے۔۔۔"

اس نے اب ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔اسے سب سے پہلے اس ساڑھی سے چھٹکارا چاہیے تھا۔۔۔

"پہلے دن کی دلہن ایسے ہیوی لباس ہی پہنتی ہے۔۔۔جہاں تک میرا نالج۔۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتا آنکھ دبا گیا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر عفیرہ سر سے پیر تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسی لمحے دروازہ ناک کرتے ملازمہ کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

"ایکسکیوز می بات سنیں۔۔۔مجھے کوئی سمپل ساڈریس لاکر دے سکتی ہیں آپ؟؟"

اسے اگنور کرتی عفیرہ ملازمہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔اسے لگا تھاشاید وہ غصہ کرے گا۔۔۔ مگر وہ اس پر مسکراہٹ اچھالتاواش روم کی جانب بڑھ گیاتھا۔۔۔

"جی جی بی بی۔۔۔میں سمجھ گئی۔۔۔ابھی منگوادیتی ہوں آپ کو۔۔۔"

ملازمہ سامنے کھڑی اس ماڈرن لڑکی کو دیکھتی فوراً اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"پلیز جلدی۔۔۔"

عفیرہ کو تسلی ہوئی تھی۔۔۔اس کی اس ساڑھی سے تو جان چھوٹنے والی تھی۔۔۔

وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی اس شخص کے نکلنے سے پہلے وہ اس ساڑھی سے چھٹکارا پالے۔۔۔۔جب دروازے پر دستک دیتی وہ ملازمہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"یہ کاکی نے دیا ہے آپ کے لیے۔۔۔۔ میری کاکی بہت سمجھدار

ہیں۔۔۔ وہ سب جانتی ہیں۔۔۔"

اسے ایک باکس پکڑاتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔ عفیرہ نے

جلدی سے باکس کھولا تھا۔۔۔

مگر اندر سے نکلے اس لباس کو دیکھتے عفیرہ کے ہوش اڑ گئے

تھے۔۔۔

وہ ایک انتہائی مختصر نائٹی تھی۔۔۔۔ عفیرہ کا دل چاہا تھا جا کر اس

ملازمہ کو سر پھاڑ دے۔۔۔

جیسا یہ شخص واہیات تھا۔۔۔اس کے ملازمین بھی ویسے ہی تھے۔۔۔اسے اب اس شخص کی معنی خیز مسکراہٹ کی وجہ سمجھ آئی تھی۔۔

واش روم کے دروازے پر آہٹ ہوتی دیکھ اس نے جلدی سے اس باکس کو ٹیبل کے نیچے چھپاتے چہرے کی سرخی کو چھپانے کی خاطر اس کی جانب سے نگاہیں موڑلی تھیں۔۔

"کیا ہوا ساڑھی تبدیل نہیں کی۔۔۔؟؟"

وہ نارمل انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

عفیرہ نے انتہائی غصے بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو خود لباس تبدیل کر چکا تھا۔۔۔

کریم کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس وہ اس سادہ سے حلیے میں بھی بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔

"تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہے۔۔۔"

عفیرہ نے نگاہیں موڑ کر اس خونخوار نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"مگر ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔؟؟"

معصومیت کا مظاہرہ کرتے کہا گیا تھا۔۔۔اس کے بیئرڈ سے سجے وجیہہ چہرے پر معصومیت بھی خوب سجتی تھی۔۔۔

عفیرہ کی نگاہیں بار بار بھٹک رہی تھیں۔۔۔جو بات اسے خود بھی الجھن میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ کیوں اس شخص کی جانب ایسے متوجہ ہو رہی تھی۔۔۔یہ نکاح صرف ایک مشن کا حصہ تھا۔۔۔۔یہ شخص جیسے ہی پولیس کسٹڈی میں جائے گا۔۔اسے طلاق دینی پڑے گی۔۔۔

عفیرہ کی نظریں پھر سے اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔

"کیا یہ ضدی اور سرپھرا انسان اسے اتنی آسانی سے طلاق دے گا۔۔۔؟؟"

وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اسی گم صُم انداز میں اس نے اس شخص کی مجبور کرنے پر کھانے کی چند نوالے زہر مار کیے تھے۔۔۔

اس شخص کے پیچھے پولیس ہاتھ دھو کر پڑی تھی۔۔۔اور وہ اتنے سکون سے بیٹھا تھا جیسے یہ بہت عام سی بات ہو۔۔۔

اس کا موبائل ٹیبل پر پڑا تھا۔۔۔جب فون بجا تھا۔۔۔

سکرین پر کسی لڑکی کی تصویر جگمگائی تھی۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ عفیرہ اس کی شکل دیکھ پاتی۔۔۔اس شخص نے پھرتی دکھاتے لمحے کے ہزارویں حصے میں سکرین پر اپنی چوڑی ہتھیلی رکھتے اس لڑکی کے چہرے کو عفیرہ کی نگاہوں میں نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

"کون ہے یہ۔۔۔؟؟"

عفیرہ نے اس کی جانب مشکوک نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"بیوی بن کر پوچھ رہی ہیں یا پولیس والی۔۔۔؟؟"

موبائل آف کر کے پاکٹ میں رکھتے اس نے عفیرہ سے پوچھا

تھا۔۔۔

جس پر عفیرہ اس کے ساتھ ساتھ اس تصویر والی لڑکی پر بھی

لعنت بھیجتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"چھوٹی بہن ہے میری۔۔۔اسے بہت فکر رہتی ہے میری۔۔کہ

کہیں کسی ضمیر فروش پولیس والے کی گولی کا نشانہ نہ بن

جاؤں۔۔"

اس کے اٹھ جانے پر وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کی وضاحت پر عفیرہ نے حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا

تھا۔۔۔اپنی تھوڑی دیر پہلے کی سوچ پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔

اسے لگا تھا اس شخص کی کوئی گرل فرینڈ تھی۔

"وہ روکتی نہیں ہے تمہیں ان کاموں سے۔۔۔؟؟"

عفیرہ نے اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ الٹے قدموں پیچھے ہوتے

کہا تھا۔

"روکتی ہیں۔۔ مگر میں کسی کی سنتا نہیں ہوں۔۔۔"

اس کے قریب آن کھڑے ہوتے وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اس وقت تھکن کا شکار لگ رہی تھی۔۔۔

"ہمہ نظر آرہا ہے۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ میں یہاں سو جاؤں۔۔۔"

اس نے بالوں کو سمیٹتے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ خانزادہ کی نظریں اس کی صراحی دار گردن سے ٹکرا کر آئی تھیں۔۔۔

"آج کی رات سونے کے لیے تھوڑی ہے۔۔۔"

سیگریٹ لبوں میں دباتے اس نے معنی خیزی سے کہا تھا۔۔۔

عفیرہ کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟ دیکھو اپنی حد میں رہو۔۔۔"

عفیرہ نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔

"نہیں آپ شاید غلط مطلب لے رہی ہیں میری بات کا ایس پی صاحب۔۔۔ میرے جاگ کر رات گزارنے کا مطلب یہ ہے کہ صبح ہونے میں چند گھنٹے باقی ہیں۔۔۔ تھوڑی سی باتیں کر لیتے ہیں۔۔۔ پھر پتا نہیں دوبارہ کب کہاں کیسے ملاقات ہو۔۔

یا پھر قسمت میں دوبارہ ملاقات لکھی ہی نہ ہو۔۔۔"

وہ شخص گہری بولتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا اسے شرم و خفت سے لال کر گیا تھا۔۔۔

اس کے آخری جملے پر عفیرہ کو اپنے دل میں ایک عجیب سے بے چینی گھلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"میں یہاں بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔"

وہ اس سے فاصلہ برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرتی وہیں صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

اس کی احتیاط پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔وہی دل میں اتر

جانے والی ساحرانہ مسکراہٹ۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔عفیرہ ابھی بھی ساڑھی میں ہی ملبوس

تھی۔۔۔

جس پر سے وہ شخص ابھی بھی نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔۔

"تم میرے بابا کو کیسے جانتے ہو۔۔۔؟؟تم نے کہا تھا تمہیں ان

کے بارے میں کچھ پتا ہے۔۔۔"

عفیرہ کے سوال پر اس نے مقابل کے چہرے کی رنگت بدلتے دیکھی تھی۔۔۔

"اس شخص کی خاموشی نے میرے باپ کو انصاف نہیں ملنے دیا۔۔۔"

اس کے لہجے میں غصہ اور ناگواریت واضح تھی۔۔۔ عفیرہ نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟"

وہ بیڈ پر نیم دراز ہوتا کمبل سینے تک اوڑھ گیا تھا۔۔۔ ٹھنڈ کی شدت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگی تھی۔۔۔ عفیرہ کے پاس کوئی گرم شے نہیں تھی۔۔

"یہاں آجائیں۔۔۔ میں سچ میں اس وقت صرف آپ سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ صبح آپ کی وردی پر ایک سٹار میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔۔۔ ایسے ٹھنڈ میں بیٹھی رہیں تو اپنی کامیابی انجوئے نہیں کر سکیں گی۔۔۔"

اسے ٹھنڈ میں سکڑ سمٹ کر بیٹھتے دیکھ اس شخص نے اسے قریب آنے کو کہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت مکمل شرافت کا مظاہرہ کیے ہوئے تھا۔۔۔ مگر عفیرہ ایسا کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

عفیرہ نے ٹھنڈ پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔ وہ ظاہر نہیں کر رہی تھی مگر اس شخص کو پھر بھی نجانے کیسے پتا چل گیا تھا۔۔۔ شاید اس کے وجود کی کپکپاہٹ یا اس کے چہرے کے ٹھنڈ سے سرخ ہوتے نقوش سے۔۔۔

"کیا اے ایس پی صاحبہ ڈر رہی ہیں مجھ سے۔۔۔؟؟"

وہ بضد تھا کہ وہ بیڈ پر آئے۔۔

عفیرہ اس شخص کی ضدی طبیعت کا اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔ اوپر سے ٹھنڈ نے الگ جان مشکل میں ڈالی ہوئی تھی۔۔ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ مزید یہاں بیٹھی تو اکڑ جائے گی۔۔

"بھروسہ رکھیں۔۔۔ اس کے علاوہ باقی ہر معاملے میں چھین کر کھانے کی عادت ہے۔۔۔"

اس کی گھبراہٹ دیکھ اس شخص نے جو وضاحت دی تھی۔۔ عفیرہ کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ کے دوسرے کنارے پر ٹک کر بیٹھتی۔ اس سے جیسے میلوں فاصلہ بنانے کی کوشش کر گئی تھی۔۔

اس کی یہ دوری کو گہری نگاہوں سے گھورتا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

جو ساڑھی کے دوسرے پلو کو اپنے کندھے کے گرد اچھے سے لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔

"آپ نے کبھی سوچا تھا کہ آپ کا نکاح مجھ جیسے ایک مجرم سے ہو گا۔۔۔؟"

اس کی جانب دیکھتے وہ نہ محسوس طریقے سے اس کی جانب سرکا تھا۔۔جب اس کی بات کے جواب میں عفیرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"مجھے شدید نفرت تھی پولیس والوں کے نام سے بھی۔۔اسی وجہ سے اس رات جب وجدان شاہ کو مارا تو آپ پر بھی گولی چلادی تھی۔۔۔مگر پھر ابھی تک اس بات پر افسوس کر رہا ہوں۔۔۔ آپ پر گولی نہیں چلانی چاہیے تھی۔۔۔میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا کہ میرا نکاح ایک پولیس آفیسر سے ہو گا۔۔۔مگر میری تو

یہ سوچ اس رات کے بعد سے بدل گئی تھی۔۔۔ پہلی نظر میں اچھی لگی تھیں مجھے آپ۔۔

آپ کے چہرے کی شرمگیں مسکان۔۔۔ اور چہرے کی یہ سرخی۔۔۔"

وہ درمیانی فاصلہ مزید کم کرتا اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

کبھی عفیرہ سے اتنے قریب ہوتے دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔

"مجھے تم میں نہ پہلے کوئی انٹرسٹ تھا نہ اب ہے۔۔۔"

عفیرہ نے اس کی ساری غلط فہمی پل میں دور کی تھی۔۔ اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

یہ شخص اور اس کی قربت دماغ پر حاوی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

وہ بہت متبسم اور نرم لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔۔ اس کی گھمبیر بھاری بوجھل سرگوشیاں کمرے میں پھیل رہی تھیں۔۔۔ عفیرہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا تھا۔۔۔

جب وہ اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کھینچتا۔۔۔ اس کی گود میں سر رکھ گیا تھا۔۔۔۔

عفیرہ نے حق دق ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

"اب اتنی تو اجازت دے دیں۔۔۔ کل رات تو ویسے بھی آپ کا تشدد سہتے گزرنی ہے۔۔۔"

اس کو پیچھے ہونے کی کوشش کرتے دیکھ وہ اس کی گردن میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے اوپر جھکا گیا تھا۔۔

اس کے ایسا کرنے سے عفیرہ کے چہرے کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ اس کے ہونٹ مقابل کے ہونٹوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک اپنے اندر اتارتا وہ مدہوش ہوا تھا۔۔۔

"لوگ کہتے ہیں میں پہلی ملاقات میں ہی ان کے دلوں پر چھاپ چھوڑ جاتا ہوں۔۔۔کیا آپ کو کبھی ایسا نہیں محسوس ہوا۔۔۔ آپ کے دل میں میرے لیے کبھی کوئی جذبہ بیدار نہیں ہوا۔۔"

اس کے بولتے کب عفیرہ کے لبوں سے ٹکراتے اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئے تھے۔۔۔

"پیدا ہوا ہے۔۔۔ نفرت کا۔۔۔"

عفیرہ نے دور ہونے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔ جس کے جواب میں وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

"اس رات کی بدلے میں اپنی زندگی داؤ پر لگا کر خود کو پولیس کے حوالے کر رہا ہوں۔۔۔ اور آپ ہیں کہ نفرت کا اظہار کر رہی ہیں۔۔۔ ناٹ فیئر ڈیئر۔۔۔۔"

وہ اس کی گود میں چہرا چھپاتا بے باک جسارت کرتا عفیرہ کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ دور ہونے کی کوشش کرتی وہ اس کو تکیے پر گرتا اس کے دونوں اطراف اپنی حد بندیاں قائم کر گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کا دل بہت زور و شور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"آپ کے بیڈ روم میں بیڈ کے سائیڈ ٹیبل دراز کے لاکر میں ایک لفافہ پڑا ہے۔۔اسے کھول کر دیکھ لیجیے گا۔۔۔شاید اسے پڑھ کر آپ کی زندگی کی تکلیفیں اور تنہائی دور ہو سکے۔۔۔

اپنے محکمے میں کسی پر اعتبار نہ کیجیے گا۔۔۔ ورنہ بے موت ماری جائیں گی۔۔۔ اور اس ارحم سے دور رہیے گا۔۔۔ مجھے پسند نہیں میری بیوی ایسے کسی ایرے غیرے سے بات کرے۔۔۔ ورنہ آپ کو شوہر سلاخیں توڑ کر باہر آنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔"

اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتے نگاہیں اس کے کندھے سے پھسلتے پلو پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"دوبارہ کبھی میری یاد آئے تو ایسے ہی بلیک ساڑھی پہن لیجئے گا۔۔۔مجھے اپنی سانسوں سے بھی قریب پائیں گی۔۔۔"

اس کی دودھیا بانہوں کی ملائمت کو چھوتا وہ اس کی غیر ہوتی حالت پر محظوظ ہوتے بولا تھا۔۔۔جس کی اٹھتی گرتی دھڑکنیں مقابل کو مدہوش کر رہی تھیں۔۔۔

"تم نے کہا تھا تم قریب نہیں آؤ گے۔۔۔"

عفیرہ نے گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ اسے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"تو قریب کہاں آیا ہوں۔۔۔کیا اسے قریب آنا کہتے ہیں۔۔۔"

اس کی دودھیا باہنوں کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ اس کی سانسیں اکھیڑ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔

"تم نے مجھے اپنے بارے میں مزید کچھ نہیں بتایا۔۔۔"

عفیرہ اس کے بارے میں مزید جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"کل جب آپ کی مہمان نوازی میں آؤں گا تو پوچھ لیجیے گا۔۔۔

ابھی آپ میری مہمان نوازی میں ہیں۔۔۔ ابھی خاموشی سے

وہیں کریں جو میں چاہتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اس کا دھیان اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جب وہ اسے ٹوک گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کو اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن ایک بار پھر سے

سلگتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کے اوپر پوری طرح سے جھکا

ہوا تھا۔۔۔ عفیرہ کا نازک وجود اس کے نیچے پھڑ پھڑا کر رہ گیا

تھا۔۔۔

اس لڑکی کیا جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اوپر برس رہا تھا۔۔۔ کبھی اس کی سانسوں کو چھیڑ دیتا تھا۔۔۔ کبھی اس کے لبوں پر اپنی شدت پسندی آزماتا اس کی سانسیں روک دیتا تھا تو کبھی اس کی گردن کو جلا کر رکھ دیتا تھا۔۔۔

یہ شخص پاگل ہو چکا تھا۔۔۔ عفیرہ اپنے آپ کو نارمل کر ہی نہیں پا رہی تھی۔۔

وہ اس کو ایسے کی اپنی خوشبو سے مہکا تا رہا تھا۔۔۔

وہ مدہوش ہو رہا تھا۔۔۔ عفیرہ کی رنگت خوف سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔ اسے لگا تھا وہ اب اس شخص کو مزید نہیں روک پائے گی۔۔۔۔ جب اسی لمحے فجر کی اذان سنائی دی تھی۔۔۔

مقابل نے دھیرے سے اس کی کندھے پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے اور اس کی ساڑھی کا پلو درست کرتا اس کے اوپر آیا اٹھ گیا تھا۔۔۔

"بہت جالیوا قربت ہے آپ کی۔۔۔ پاگل کر دیا ہے مجھے۔۔۔ ایک تشنگی سی باقی رہ گئی ہے۔۔۔ جسے پورا کرنے ضرور لوٹوں گا۔۔۔"

ایک گہری بے باک نگاہ اس کے بکھرے سراپے پر ڈالتا وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

جبکہ عفیرہ نے اس کی جانب دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔وہ آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی۔۔۔۔

خانزادہ باری باری اس کی دونوں آنکھوں پر اپنے جلتے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔۔

"یہ سچ ہے میں نے آپ کو اپنے مقصد کے لیے چنا تھا۔۔۔مگر اب آپ اچھی لگنے لگی ہیں اس دل کو۔۔۔میں اب مرنا نہیں

چاہتا۔۔۔جیناچاہتاہوں آپ کے ساتھ۔۔۔مجھے مرنے نہیں دیں گی نا۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتاوہ سوال کرگیا تھا۔۔۔عفیرہ کو اس کے اعنابی ہونٹ اب اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔

نجانے اسے کیاہوا تھا کہ اس شخص کے سوال کے جواب میں اس کا سر نفی میں ہلا تھا۔۔۔وہ اسے مرنے نہیں دیناچاہتی تھی۔۔۔ جس احساس سے وہ خود بھی ناواقف تھی۔۔۔

اس کا جواب پا کر مقابل کے لبوں پر فاتحانہ مسکان آن ٹھہری
تھی۔۔۔

وہ ایک بھرپور جسارت کرتا بیڈ سے اتر گیا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ کی
سانسیں رک گئی تھیں۔۔

وہ اب بھی اس کے سامنے پوری طرح سے عیاں نہیں ہوا
تھا۔۔۔ لیکن وہ اب بھی گرفتاری دینے پر راضی تھا۔۔۔ عفیرہ کو
اس بات پر تسلی ہوئی تھی۔۔

اس شخص کی دہکتی قربت سے عفیرہ کا پورا وجود سلگ رہا تھا۔۔

اس نے کمبل کو چہرے پر بھی اوڑھ لیا تھا۔۔۔جب اس شخص کی مہک چاروں جانب بکھر گئی تھی۔۔۔۔

"اس الماری میں آپ کے لیے مناسب لباس رکھا ہے وہ پہن لیں۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر تک ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔"

اسے ہدایت دیتا وہ واش روم میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ وہ دل پر ہاتھ رکھے اپنی بے حال ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ واش روم سے نکلا تھا۔۔۔ عفیرہ نے کمبل زرا سا سرکاتے دیکھا تھا۔۔۔

سفید رنگ کی قمیض شلوار میں ملبوس وہ سفید رنگ کی نماز والی ٹوپی سر پر رکھے شاید نماز پڑھنے کے لیے مسجد جا رہا تھا۔۔۔۔

عفیرہ کی حیرت و بے یقینی بڑھ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص جو ایک قاتل تھا۔۔۔ وہ نماز بھی پڑھتا تھا۔۔۔

وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

عفیرہ بیڈ سے اٹھتی ٹیرس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جب اسے وہ گیٹ سے نکلتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔گھر سے تھوڑا سا آگے مسجد تھی۔۔۔

جس کے باہر بیٹھے فقیروں کو کچھ دیتا وہ اسی مسجد میں داخل ہوا تھا۔۔۔

عفیرہ کتنے ہی پل اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔اس کا دل عجیب سے احساس سے بھر گیا تھا۔۔۔

عفیرہ نے چاروں جانب نگاہیں دوڑائی تھیں۔۔۔۔ وہ لوگ اس وقت آبادی کے بیچ میں تھے۔۔۔ پولیس والوں کو اس کی بالکل بھی شناخت نہیں تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ عام شہری کی طرح ایک نارمل زندگی بھی گزار رہا تھا۔۔۔

عفیرہ وہاں سے پلٹ آئی تھی۔۔۔۔ ایک ہی دن میں اس لڑکی کا نظریہ۔۔۔۔ اس کا سوچنے کا انداز بدل چکا تھا۔۔۔

اسے اپنا آپ بہت بدلہ بدلہ سا محسوس ہوا تھا۔۔۔ جیسے اسکے

اندر کچھ بہت بڑا بدلاؤ آگیا ہو۔۔۔

روم میں آتے اس نے الماری کھولی تھی۔۔۔ جہاں اس کے ناپ

کے بہت سارے لباس موجود تھے۔۔۔ جو بالکل نئے تھے۔۔۔

عفیرہ آنکھیں پھاڑے ان کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس شخص

نے یہ اس کے لیے لیے تھے۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ اور ساتھ غصہ بھی بہت آیا تھا۔۔۔ ان ملبوسات کے ہوتے ہوئے وہ پوری رات اس بے ہودہ ساڑھی میں رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی ان بے باک نگاہوں کا تصور کرتے وہ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ان میں سے ایک سادہ سا فیروزی رنگ کا لباس لیتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آئی تو وہ روم میں واپس آ چکا تھا۔۔۔

عفیرہ کی جانب دیکھتے وہ اسی جان لیوا مسکان کے ساتھ مسکرایا تھا۔۔۔ عفیرہ نے ایک دم سے اپنی نگاہیں چرالی تھیں۔۔۔ کیا کبھی کسی نے اس شخص کو بتایا تھا کہ وہ مسکراتے ہوئے کتنا دلکش لگتا تھا۔۔۔۔

یقیناً بتایا ہو گا۔۔۔ اسی وجہ سے وہ اتنا مسکراتا تھا۔۔۔ مگر اس کی مسکرانے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں کے درد میں بھی اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔

"صبح ہو چکی ہے۔۔۔ اب تمہیں گرفتاری دینی ہو گی۔۔"

عفیرہ نے اس یاددہانی کروائی تھی۔۔۔ کہیں وہ مکر نہ جائے۔۔۔

جس پر وہ اس کے قریب آتا ایک موبائل اس کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔

"اس سے کال کر کے اپنے محکمے سے رابطہ کر سکتی ہیں۔۔۔ وہ جہاں کہیں گے میں وہاں گرفتاری دینے کے لیے پیش ہو جاؤں گا۔۔۔"

وہ شخص اپنی زبان کا پکا تھا۔۔۔ عفیرہ نے حیرت و بے یقینی کا شکار ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کے لب ہولے سے وا ہوئے تھے۔۔۔ وہ شخص واقعی تیار تھا۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کی جان کو خطرہ تھا۔۔۔

"ایسے مت دیکھیں۔۔۔۔ میں نے رات سے اپنے جذبات پر

بہت مشکل سے بندھ باندھ کر رکھا ہوا ہے۔۔"

اس کے گداز لبوں کی اس قاتل ادا پر وہ شخص جیسے بے خود ہوا

تھا۔۔۔ مگر عفیرہ اس سے فاصلہ قائم کرتی کوئی بھی گستاخی

کرنے سے روک گئی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ساتھ اپنی مطلوبہ جگہ کے لیے روانہ

ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کا چہرا اب بالکل سرد و سپاٹ تھا۔۔۔ گرفتاری اس نے دینی تھی۔۔ مگر عفیرہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

ایک انجانہ سا خوف تھا۔۔۔ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو۔۔۔ بہت غلط۔۔۔۔

"آپ نے وعدہ کیا تھا آپ میری حفاظت کریں گی۔۔۔ قائم ہیں نا اپنی بات پر۔۔۔؟؟"

اس کے ہاتھ کی نازک انگلیوں میں اپنی مضبوط انگلیاں پھنساتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

عفیرہ نے اثبات میں سر ہلاتے یقین دلایا تھا۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ خود کو بھی۔۔۔۔

اس کی بات اے آئی جی جاوید سے ہوئی تھی۔۔۔جنہوں نے اسے تھانے کے بہت قریبی علاقے میں آکر گرفتاری دینے کو کہا تھا۔۔۔اس شخص کو خود سے تھانے میں آنے کو نہیں تھا۔۔۔

اس شخص کا کتنا خوف تھا ان سب کو عفیرہ اچھے سے جانتی تھی۔۔ سب کو یہی لگتا تھا کہ وہ زرا سی بات پسند نہ آنے پر گولیوں سے اڑا دیتا تھا۔۔۔

گاڑی جیسے ہی اس جگہ پر رکی عفیرہ نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال لیا تھا۔۔

مقابل نے گہری نگاہوں سے یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔

"یقیناً اس وقت آپ کے قابلِ محترم پولیس آفیسرز آس پاس ہی ہونگے۔۔۔ مگر بہت ڈرتے ہیں وہ مجھ سے۔۔۔ اکیلے ہونے کے باوجود وہ لوگ میرے سامنے نہیں آئیں گے۔"

وہ بول رہا تھا جب اسی لمحے لاؤڈ سپیکر پر عفیرہ کو اپنے نام کی پکار سنائی دی تھی۔۔۔

"اے ایس پی عفیرہ ہم آپ کے چاروں جانب موجود ہیں۔۔۔ گاڑی سے باہر آجائیں۔۔ آپ کو محفوظ کرنے کے بعد ہی ہم مجرم کو گرفتار کریں گے۔۔۔"

یہ بات سنتے وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

"پوری رات گزارنے کے بعد اب ان کو خیال آیا ہے آپ کو مجھ سے محفوظ کرنے کا۔۔۔"

سگریٹ لبوں سے لگاتے اس کے چہرے پر ابھی بھی کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔

عفیرہ نے نگاہیں موڑ کر اس کے خوبرو چہرے کو تکا تھا۔۔

وہ گاڑی سے اترنے لگی تھی۔۔۔جب اس شخص نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔اور اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔۔۔

"مل کر تو جائیں۔۔۔ایک رات کا ہمسفر ہوں آپ کا۔۔۔"

اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتا بھاری بوجھل لہجے میں بولا تھا۔۔۔

ایک اخری بار اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کیا تھا۔۔۔ اور

اب خود سے دور کر گیا تھا۔۔۔۔

عفیرہ نے محسوس کیا تھا اسے چھونے کے بعد اس شخص کے

چہرے کی تازگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ کپکپاتے ہاتھوں سے گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکل گئی

تھی۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں نے دور تک عفیرہ کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ مگر اس

لڑکی نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

"بے وفا۔۔۔"

وہ ہولے سے مسکراتا گاڑی کی پشت سے سر ٹکاتے سیگریٹ کا گہرا کش اپنے اندر اتار گیا تھا۔۔۔

"عفیرہ بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔ ہم نے بہت کوشش کی مگر۔۔۔۔"

پولیس کی نفری احتیاطاً کافی زیادہ فاصلے پر کھڑی تھی۔۔۔ شاید رات کو ان کا جو نقصان ہوا تھا۔۔

اس کی وجہ سے احتیاط برتی گئی تھی۔۔ عفیرہ کو کافی آگے تک چل کر آنا پڑا تھا۔۔۔ گاڑی بہت پیچھے رہ گئی تھی۔۔۔

مگر انہوں نے فاصلے پر رہ کر بھی گاڑی کو چاروں جانب سے گھیر رکھا تھا۔

اس شخص کا فرار ہونا تو ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔ اور جو انسان خود گرفتاری دینے آیا تھا۔۔۔ اس نے بھلا کیوں فرار ہونا تھا۔۔۔

عفیرہ کے قریب سب سے پہلے جاوید صاحب ہی آئے تھے۔۔۔ ان کے آس پاس باقی پولیس والے بھی کھڑے تھے۔۔۔

اسے ان کا انداز شرمندگی سے چور لگا تھا۔۔۔ مگر عفیرہ نے ان سے کوئی گلا نہیں کیا تھا۔۔۔ یہ لوگ کچھ بھی کر لیتے اگر اس شخص نے ٹھان لی تھی تو وہ ان کے ہاتھ لگ ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"سر وہ اپنی مرضی سے گرفتاری دے رہا ہے۔۔۔ آپ لوگ اسے۔۔۔"

عفیرہ کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ایس پی وجاہت آگے بڑھا تھا۔۔۔

"ایسے مجرموں کو گرفتار نہیں کیا جاتا۔۔۔ ان کا ان کاؤنٹر کیا جاتا ہے۔۔۔ تاکہ باقی سب کے لیے بھی عبرت کا نشانہ بن سکیں۔۔۔"

وجاہت کی بات پر اس کے جھٹکے سے اس کی جانب مڑتے حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ صرف وہی نہیں باقی سب کے تاثرات بھی اسی جیسے تھے۔۔۔

ارحم بھی وہاں آچکا تھا۔۔۔ ایس پی رمشا بھی سرد تاثرات اور سپاٹ چہرے کے ساتھ وہیں کھڑی تھی۔۔۔

اسی لمحے ایک ساتھ فائر کھول دیئے گئے تھے گاڑی پر۔۔۔

"نہیں۔۔۔ سر آپ ایسا نہیں کرسکتے۔۔۔"

وہ جاوید صاحب اور باقی سینیئرز کی جانب دیکھتی چیخی تھی۔۔۔

"آپ لوگ ایسا نہیں کرسکتے۔۔۔"

فائرنگ کی پرواہ کیے بغیر اس نے آگے بڑھنا چاہا تھا مگر ایس پی ارحم نے آگے بڑھتے اس کی کلائی جکڑلی تھی۔۔۔

"ایک مجرم کے لیے اتنی تڑپ۔۔۔ ایک رات ایسا کیا ہو گیا عفیرہ۔۔۔ تم اس انسان کے لیے اتنی تڑپ رہی ہو جس نے ہمارا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔۔"

ارحم کی بات پر عفیرہ اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

ہاں وہ اتنا کیوں تڑپ رہی تھی۔۔۔ اسے تو جو ڈیوٹی کہی گئی تھی اس نے وہ پوری کی تھی۔۔

مگر پھر ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ اس شخص پر چلائی جانے والی ساری گولیاں اسے اپنے وجود کی اترتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ عفیرہ

اس کی گرفت سے اپنی کلائی ازاد کرواتی وہیں پر ڈھے گئی

تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔ عجیب سادرد تھا جو

چہرے پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"مبارک ہو سر۔۔ دشمن ہلاک ہو گیا ہے۔۔۔ اس کی مسخ شدہ

لاش گاڑی میں پڑی ہے۔۔"

ایک اہلکار نے آکر جاوید صاحب اور باقی افسران کو اطلاع دی

تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی وہاں خوشی کا سماں بندھ گیا تھا۔۔۔

اتنے سالوں بعد آخر کار آج وہ اسے ختم کر پانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔

"ویلڈن اے ایس پی عفیرہ۔۔۔ آئم سو پراوڈ آف یو۔۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے جاوید صاحب اس کے قریب آن بیٹھے تھے۔۔۔

"آپ نے اپنا یہ مشن بھی پورا کر دکھایا۔۔۔"

وہاں سب آکر اسے شاباشی دے رہے تھے۔۔۔ مگر وہ۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی بھیانک خواب ہو۔۔۔

وہ شخص ابھی تھوڑی دیر بعد مسکراتا ہوا اس کے سامنے آجائے گا۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔یہ ظالم حقیقت تھی۔۔۔

جس میں وہ اپنا کردار ادا کرنے میں وہ بھی برابر کی شریک تھی۔۔۔

اس شخص کے جملے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔عفیرہ کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔

اسے ڈیڈ باڈی کے پاس لے جایا گیا تھا۔۔۔ گاڑی کے قریب زمین پر پڑی وہ ساکت لاش۔۔۔ عفیرہ کی زندگی کا سب سے مشکل لمحہ تھا یہ۔۔۔ آج سے پہلے سینے میں کبھی ایسا درد نہیں اٹھا تھا۔۔۔جو اس وقت اٹھ رہا تھا۔۔۔

"مت دیکھو۔۔۔۔اس کا چہرا بالکل بگڑ چکا ہے۔۔۔۔ بیس گولیوں لگی ہیں۔۔۔ د

رمشا نے اسے روکا تھا۔۔۔۔ جس پر چادر کی جانب بڑھتا اس کا ہاتھ ایک پل کے لیے لرزا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اس نے چادر

چہرے سے ہٹادی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کے لبوں سے بلند و بانگ چیخیں بر آمد ہوئی تھیں۔۔۔

اس شخص کا خوبرو چہرا پہچان کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔ وہ بالکل بگڑ چکا تھا۔۔۔۔

عفیرہ کے وجود کو اچانک جھٹکا لگا تھا۔۔۔ اور وہ وہیں اس لاش کے ساتھ ڈھے گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بابا آپ کو نہیں لگتا ہمیں اسے گرفتار کر لینا چاہیے تھا۔۔۔ اس طرح سے اسے مار کر سارے ثبوت اسی کے ساتھ ختم ہو گئے ہیں۔۔۔"

وہ سب اس وقت ایک کمرے میں جمع تھے۔۔۔۔

ان کے چہرے آج ہر طرح کی فکر سے آزاد تھے۔۔ وجاہت، ارحم اور جاوید صاحب کے ساتھ باقی وہ لوگ بھی تھے جو ہمیشہ سے ایک ساتھ ایک دوسرے کے لیے کام کر رہے تھے۔۔۔

ارحم کی بات پر جاوید صاحب نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اپنی بربادی کو اپنے ہاتھوں کیوں دعوت دیتے۔۔۔۔اس کا مرنا ہی ہمارے لیے ٹھیک تھا۔۔۔اس کے مرنے سے ہی سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔۔۔وہ جن جن لوگوں کو مار رہا تھا۔۔۔اس کا صاف مطلب تھا وہ کون ہے۔۔۔۔

اپنے باپ کا بدلہ لینے آیا تھا۔۔۔اسے واپس اپنے باپ کے پاس ہی پہنچا دیا۔۔"

اے آئی جی جاوید کا قہقہہ اس کمرے میں گونجا تھا۔۔

"جو بھی ہے پر ماننا پڑے گا اس لڑکی کو۔۔۔بہت ذہین ہے یہ اسی

کی وجہ سے یہ ممکن ہو پایا ہے۔۔۔"

ان میں سے ایک شخص بولا تھا۔۔

"زہین بھی اور حیسن بھی۔۔۔۔"

وجاہت خباثت سے ہنسا تھا۔۔۔اور ارحم پر افسوس کیا تھا۔۔۔

جس کے ہاتھ سے وہ اب نکل گئی تھی۔۔۔۔

"پر جو بھی ہے۔۔۔اس پر پوری طرح سے نظر رکھو۔۔۔بہت

اہم مہرا ہے وہ ہمارا۔۔۔یہ لڑکی ہمیں ایسی اور بھی بہت ساری

مصیبتوں سے بچا سکتی ہے۔۔۔اسی وجہ سے ہی تو اب تک اسے

اپنے سر کا تاج بنا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔

ورنہ دشمن کی بیٹی کو اپنی بہو بنانے کا جگرہ کسی میں نہیں

ہوتا۔۔۔"

جاوید صاحب کی بات پر ارحم نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بابا مجھے اب بھی چاہیے وہ۔۔۔بدلہ لینا ہے مجھے اس سے اپنی

بے عزتی کا۔۔۔"

ارحم کی آنکھوں میں غصہ تھا۔۔۔

"مل جایے گی۔۔۔بس ابھی یہ پتا چل جائے اس شخص نے اسے ہمارے بارے میں کچھ بتایا تو نہیں تھا۔۔"

جاوید صاحب پر سوچ انداز میں بولے تھے۔۔۔

"آپ کو کیسے پتا وہ وہی انسان ہے۔۔۔کوئی اور دشمن بھی تو ہو سکتا ہے نا۔۔"

ارحم نے الجھن بھرے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔اتنی جرأت کسی اور میں ہے ہی نہیں۔۔۔یہ وہی ہے۔۔۔سکندر کا بیٹا۔۔۔میں جانتا تھا وہ لوٹے گا۔۔۔اپنے

باپ کی موت پر اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھمکایا تھا مجھے۔۔۔

مُجھے پورا یقین تھا کہ لوٹے گا۔۔اس کے علاوہ کوئی اس طرح سے سسٹم سے لڑنے کی ہمت نہیں رکھتا۔۔۔"

جاوید صاحب کی بات پر وہ سب سر ہلا گئے تھے۔۔۔

آج اتنے عرصے بعد انہیں چین کی نیند آنی تھی۔۔۔

ورنہ پہلے تو ہر وقت موت کا خطرہ منڈلاتا رہتا تھا اس شخص کی صورت۔۔۔

جو کبھی بھی سر کر نازل ہو جاتا تھا۔۔۔ اس کی جانب سے کیے جانے والے کر قتل کے بعد جاوید کو لگتا تھا اب اس کی باری آ چکی ہے۔۔۔ اس نے اپنے گھر کی سیکورٹی بڑھا دی تھی۔۔۔

اسی خاطر ہو پاگل ہو کر اسے ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

وہ سب وہیں بیٹھے تھے۔۔ جب اسی لمحے وجاہت کے موبائل پر کال موصول ہوئی تھی۔۔۔

"واٹ۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟"

وہ غصے سے چیخا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

سب نے ہی پریشانی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جیل سے وہ تین مجرم فرار ہو گئے ہیں۔۔۔ جنہیں صحافی سکندر کے ساتھ ملوث ہونے کے الزام میں سزا دی گئی تھی۔۔۔ ان میں وہ رپوٹر بھی شامل ہے۔۔ جس کے پاس سکندر کی بنائی ڈاکو منٹری تھی۔۔۔

اس میں ہمارے خلاف ثبوت ہو سکتے ہیں۔۔۔"

وجاہت کی بات سنتے وہ سب سر پکڑ کر رہ گئے تھے۔۔۔ ابھی ایک جانب سے جان چھوٹی نہیں تھی کہ دوسری مصیبت نازل ہو گئی تھی۔۔۔

وہ جیل میں پہنچ کر پوچھ گچھ کرتے یہ پتا کروانے کی کوشش کر رہے تھے کہ وہ لوگ فرار کیسے ہوئے تھے۔۔۔

جنہیں زنجیروں سے باندھ کر رکھا گیا تھا۔۔۔ ان کے پاس ایسے ثبوت تھے کہ وہ چاہ کر بھی ان کو مار نہیں سکے تھے۔۔۔ ان تینوں کو بہت دردناک جیل میں رکھا گیا تھا۔۔۔

جس وہ صرف بیٹھ سکتے تھے۔۔۔ کھڑے ہونے یا لیٹنے تک کی جگہ نہیں تھی۔۔۔

ایسی جگہ سے وہ کیسے فرار ہو گئے تھے۔۔۔

سسٹم میں چھپی وہ کالی بھیڑیں ایک بار پھر سے سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

جبکہ دوسری جانب جیل سے ضمانت کروا کر اپنے وکیل کے ساتھ باہر نکلتے ارباب کے لبوں پر سیٹی کی دھن بہت واضح تھی۔۔۔

"آپ کا کام ہو گیا ہے باس۔۔۔"

فون پر مختصر الفاظ ادا کرتے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔

دوسری جانب سے جو کہا گیا تھا وہ سن کر لبوں کی مسکراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"دوبارہ کبھی میری یاد آئے تو ایسے ہی بلیک ساڑھی پہن لیجئے گا۔۔۔ مجھے اپنی سانسوں سے بھی قریب پائیں گی۔۔۔"

"کل جب آپ کی مہمان نوازی میں آؤں گا تو پوچھ لیجیے گا۔۔۔ ابھی آپ میری مہمان نوازی میں ہیں۔۔۔ ابھی خاموشی سے وہیں کریں جو میں چاہتا ہوں۔۔۔۔"

"یہ سچ ہے میں نے آپ کو اپنے مقصد کے لیے چنا تھا۔۔۔ مگر اب آپ اچھی لگنے لگی ہیں اس دل کو۔۔۔ میں اب مرنا نہیں چاہتا۔۔۔ جینا چاہتا ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔ مجھے مرنے نہیں دیں گی نا۔۔۔"

"آپ نے وعدہ کیا تھا آپ میری حفاظت کریں گی۔۔۔ قائم ہیں نا اپنی بات پر۔۔۔؟؟"

"مل کر تو جائیں۔۔۔ ایک رات کا ہمسفر ہوں آپ کا۔۔۔

"

اس شخص کی آواز مسلسل کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔اس واقع کو ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔

مگر وہ ابھی بھی ویسے ہی گم صُم سی خود کو کمرے میں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔

جس مجرم کو پکڑنے کی خاطر اتنے مہینوں سے اس نے اپنی نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔۔۔۔اب جب اس مشن میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔۔

تو دل بالکل خالی ہو چکا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔ملگجے سے حلیے میں وہ کہیں سے بھی وہ پہلی والی مضبوط اور بے خوف اے ایس پی عفیرہ نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ تو کوئی کمزور سی ہاری ہوئی لڑکی تھی۔۔۔جسے اس وقت ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سب کچھ جیت کر بھی ہار گئی تھی۔۔۔

اس کا دل کسی طور سکون میں نہیں تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ تکلیف کا شکار دی تھی۔۔۔

وہ نہ تو آفس جا رہی تھی نہ اس نے اتنے بڑے مشن کی کامیابی پر رکھی جانے والی عزازی تقریب میں حصہ لیا تھا۔۔۔

جہاں اس شخص کے کہے کے مطابق اس کا رینک بڑھا دیا گیا تھا۔۔۔ اسے اے ایس پی سے ایس پی کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی تھی۔۔۔

باقی سب کو بھی ترقیاں ملی تھیں۔۔۔ جن نے اس مشن پر اس شخص پر صرف گولیاں برسانے کا کام کیا تھا۔۔۔ اور اب ہر جگہ وہ تعریفیں بٹور کر عوام کے سامنے ہیرو بن رہے تھے۔۔۔۔

عفیرہ کو ان سب لوگوں سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ ان کے ساتھ۔۔۔ ان کے بیچ رہ کر کام کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔ ایسے کیسے وہ اس انسان کو ان کاؤنٹر کر سکتے تھے جو خود گرفتاری دینے آیا تھا۔۔۔

اسکا جرم چاہے جو بھی تھا۔۔۔ مگر پولیس والوں کو بالکل بھی اس بات کی اجازت نہیں تھی کہ وہ فیصلہ سنائیں۔۔۔

عفیرہ کو بار بار اس شخص کی باتیں یاد آتی تھیں۔۔۔

اس کی وہ جان لیوا مسکراہٹ عفیرہ کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔بہت جان لیوا ادراک تھا۔۔۔

جو بہت غلط وقت پر ہوا تھا۔۔۔

وہ شخص اس کے دل پر اپنی اتنی گہری چھاپ چھوڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اسے اپنے دل و دماغ سے نہیں نکال پا رہی تھی۔۔۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ۔۔۔۔ وہ اس شخص کو چاہنے لگی تھی۔۔۔۔ یہ اذیت یہ تکلیف جو اس کے دل کا ناسور بن رہی تھی۔۔۔

اس کی وجہ وہ شخص تھا جو پہلے ہر ملاقات میں اس پر اپنا کوئی نہ کوئی اثر چھوڑ جاتا تھا۔۔۔۔ مگر پچھلی بارہ گھنٹوں کی وہ سنگت عفیرہ کو پوری طرح سے اس شخص کا اسیر کر گئی تھی۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔۔۔ عفیرہ کے دل میں یہ بات مزید واضح ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شخص اس کے دل کی خالی سلیٹ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا نام لکھ پانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

عفیرہ کی آنکھوں میں اس وقت تکلیف کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔ ویرانی اور بے بسی تھی۔۔۔

اپنا وعدہ پورا نہ کر پانے کی اذیت۔۔۔ وہ اس کی وجہ سے مارا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کے دل پر بہت بھاری بوجھ آن پڑا تھا۔۔۔اس کا دل بالکل مردہ ہو چکا تھا۔۔۔

جیسے زندگی جینے کی خواہش ساتھ چھوڑ گئی ہو۔۔۔۔۔وہ کتنے ہی گھنٹے ایسے ہی ایک جگہ بیٹھی رہتی تھی۔۔۔اسے کہاں خبر تھی اس کے دل کے ساتھ ایسا حادثہ پیش آجائے گا۔۔۔

وہ شخص جب قریب تھا تو وہ اسے دھتکارتی اور نجانے کیا کیا کہتی رہی تھی۔۔۔

اور اب جب وہ اس دنیا میں بھی باقی نہیں رہا تھا تو اس کی یاد اتنا پاگل کر رہی تھی۔۔۔

وہ واقعی اس کا ایک رات کا ہمسفر رہا تھا۔۔۔ مگر اس ایک رات میں اس کی پوری زندگی پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ارحم اسے کئی بار کالز کر چکا تھا۔۔ باقی بھی اس کے کولیگز اور سینئرز نے اسے میسج کیے تھے۔۔۔

جس پر وہ کسی کی بھی سننے کی پوزیشن میں نہیں تھی۔

نگاہوں سے وہ انسان ہٹتا ہی نہیں تھا کہ وہ کسی اور کے بارے میں سوچ سکتی۔۔۔ اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس دنیا سے جا چکا تھا۔۔۔

اتنا پر سکون چہرا۔۔۔۔ اور بے خوف مسکراہٹ۔۔۔۔ کیا وہ ان گہری سرمئی آنکھوں کا درد اپنے ساتھ لے کر چلا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ جب بھی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی تھی وہ پھر سے ہنستا ہوا اس کے سامنے آن ٹھہرتا تھا۔۔

عفیرہ کی اذیت پھر سے سوا نیزے پر پہنچ جاتی تھی۔۔۔

اس شخص کے ادا کیے گئے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجتے تھے۔۔

"آپ کے بیڈ روم میں بیڈ کے سائیڈ ٹیبل دراز کے لاکر میں ایک لفافہ پڑا ہے۔۔ اسے کھول کر دیکھ لیجیے گا۔۔۔۔ شاید اسے پڑھ کر آپ کی زندگی کی تکلیفیں اور تنہائی دور ہو سکے۔۔۔

اپنے محکمے میں کسی پر اعتبار نہ کیجیے گا۔۔۔ ورنہ بے موت ماری جائیں گی۔۔۔ اور اس ارحم سے دور رہیے گا۔۔۔ مجھے پسند نہیں

میری بیوی ایسے کسی ایرے غیرے سے بات کرے۔۔۔ ورنہ آپ کو شوہر سلاخیں توڑ کر باہر آنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔"

ایک دم سے اس کی بات یاد آتے عفیرہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔ اس ایک ہفتے میں اس نے ڈھنگ سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔۔۔

مگر بیڈ کے قریب سے اس نے سائیڈ ٹیبل کے لاکر کو کھولا تھا۔۔۔ اس کی کیز ہمیشہ اس کے پرس میں ہوتی تھیں۔۔۔ پھر نجانے اس شخص نے یہاں تک رسائی حاصل کیسے کی تھی۔۔۔

مگر وہ تو کچھ بھی کر لیتا تھا۔ اگر اس کی بات مان کر وہاں نہ آتا تو اس وقت زندہ ہوتا۔۔۔۔اب تو عفیرہ کو اپنے محلّے کے لوگوں کی سفاکیت پر ان سے اتنی نفرت ہو چکی تھی کہ وہ بھی اب بغاوت کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے اس شخص کی کہی ہر بات ٹھیک لگ رہی تھی۔۔ یہاں انصاف ملتا نہیں تھا۔۔ چھیننا پڑتا تھا۔۔۔۔

دراز میں خاکی رنگ کا ایک موٹا سا لفافہ پڑا تھا۔۔۔

عفیرہ نے جلدی سے اسے کھولا تھا۔۔۔ اندر سے ایک خط اور کچھ تصویریں نکلی تھیں۔۔۔۔ جیسے جیسے عفیرہ اس خط کو پڑھتی گئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے کی رنگت متغیر ہو رہی تھی۔۔۔

جس میں اس کے والدین کے بارے میں لکھا تھا۔۔۔۔ انہوں نے جیل میں خودکشی نہیں کی تھی۔۔۔ وہ زندہ تھے۔۔۔

انہیں جیل میں مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔ جیل میں آگ لگا کر مارا گیا تھا۔۔۔ مگر وہ پہلے ہی وہاں سے نکل چکے تھے۔۔۔ اس کی ماں کی ہاسپٹل کی جھوٹ رپورٹس تھیں۔۔۔

جہاں ان کی ڈیتھ ڈکلیئر کی گئی تھی۔۔۔ مگر وہ بھی زندہ تھیں۔۔۔

عفیرہ کو یاد تھا جب اسکی ماما کو ہاسپٹل سے گھر لایا گیا تھا تو اس کے ماموں نے اسے ان کا چہرا نہیں دیکھنے دیا تھا۔۔۔۔ تو اس کا مطلب وہ سب ایک ناٹک تھا۔۔۔

وہ دونوں زندہ تھے۔۔۔۔ عفیرہ کا دماغ سن ہوا تھا۔۔۔

ان کاغذات میں اس کے بابا کی بے گناہی کا ثبوت تھا۔۔۔ وہ غدار نہیں تھے انہیں پھنسایا گیا تھا۔۔۔ عفیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ

رہے تھے۔۔۔ اس خط کے آخر میں ان دونوں کا ایڈریس لکھا

تھا جہاں وہ اس وقت رہ رہے تھے۔۔۔

عفیرہ کمرے سے نکلتی تیزی سے اکبر صاحب کے کمرے کی جانب

بڑھی تھی۔۔۔۔

"عفیرہ بچے۔۔۔"

اکبر صاحب اس کی حالت دیکھ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھے

تھے۔۔۔

"آپ جانتے تھے میرے پیرنٹس زندہ ہیں۔۔۔ آپ نے مجھے ان کے بارے میں کیوں نہیں بتایا ماموں۔۔۔"

عفیرہ ان کی جانب دیکھتے شکوہ کناں لہجے میں بولی تھی۔۔۔ وحیدہ بیگم بھی قریب آچکی تھیں۔۔

"آپ کو کس نے بتایا۔۔۔؟؟"

وہ اس کی بات سن کر حیران اور ساتھ پریشان بھی ہوئے تھے۔۔۔ کہ کہیں یہ خبر باہر تو نہیں نکل گئی تھی۔۔۔

عفیرہ نے اس بارے میں انہیں بتانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ وہ
اس شخص کو احساس اپنے دل میں رکھنا چاہتی تھی اس کا ذکر کسی
سے نہیں کرنا تھا اسے۔۔۔

"یہ سچ ہے۔۔۔۔ آپ کے بابا غدار نہیں تھے۔۔۔ ان کو ان کی
ایمانداری کی سزا ملی ہے۔۔۔ نائمہ کی جان کو بھی خطرہ تھا۔۔۔ وہ
بھی اپنے شوہر کے کچھ راز جانتی تھی۔۔ اسے بھی جان سے
مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔یہی وجہ تھی اس وقت اسے بھی
منظر عام سے غائب کرنے کے لیے ہمیں وہ جھوٹ سب کے
سامنے لانا پڑا۔۔۔

جس بارے میں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔ آپ کے

والدین کی زندگی اتنی دیر تک ہی محفوظ ہے جب تک یہ بات باہر

نہیں نکلتی۔۔۔میں جانتا تھا داور بہت جلد آپ سے رابطہ کرے

گا۔۔۔

آپ پر بہت ساری نظریں تھیں۔۔ آپ کی زندگی کو خطرہ نہ

ہو۔۔۔اسی وجہ سے آپ سے یہ سب پوشیدہ رکھا گیا۔۔۔ داور

کی خواہش تھی کہ اس کی بیٹی پولیس آفیسر بنے۔۔۔اور اپنے

باپ کے نام پر لگے داغ کو مٹائے۔۔۔"

وہ اسے سب کچھ بتا رہے تھے۔۔ اور عفیرہ وہ اپنی زندگی کے اس نئے انکشاف پر ساکت کھڑی تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ مگر وہ یہ جان کر بہت خوش ہوئی تھی کہ اسکے بابا غدار نہیں تھے۔۔۔

وہ دونوں زندہ تھے۔۔۔ عفیرہ کو یہ خوشی اس کی زندگی کے اس موڑ پر ملی تھی۔۔۔ جب وہ کوشش کے باوجود اپنے دل کو پہلے جیسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اگر اس کا یہ خسارہ نہ ہوا ہوتا تو وہ اس وقت دنیا کی سب سے خوش انسان تصور کی جاتی۔۔۔

وہ ابھی بھی بہت خوش تھی۔۔۔ مگر اس کا دل اس میں درد کی نوعیت بڑھتی ہی چلی جارہی تھی۔۔۔

"جاوید انکل۔۔۔ وہ تو بابا کے بہت اچھے دوست تھے نا۔۔۔ کیا وہ بھی جانتے ہیں اس بارے میں۔۔۔"

اس کے سوال پر اکبر صاحب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ ان کے چہرے پر خوف سا ان ٹھہرا تھا۔۔۔

"دوست نہیں آستین کا سانپ ہے وہ۔۔اسی نے داور کی پیٹھ میں خنجر کھونپا۔۔۔وہ پولیس آفیسر نہیں ایک مافیہ بنا بیٹھا ہے۔۔۔جو سسٹم کو اندر ہی اندر تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔۔"

اکبر صاحب نے اس سے نگاہیں چراتے کہا تھا۔۔۔عفیرہ نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اگر ایسا تھا تو وہ اسے کیوں مجبور کر رہے تھے کہ وہ ارحم سے شادی کرلے۔۔جبکہ وہ اس کے باپ کی بارے میں سب جانتے تھے۔۔۔

عفیرہ کا دل اب اس شخص کی ہر بات پر ایمان لے آیا تھا۔۔۔وہ

بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔یہ سب کرپٹ تھے۔۔۔

ان کو قانون کے ذریعے سزا دلوانا انتہائی مشکل تھا۔۔۔ان کے

سینوں میں ایسے ہی گولیاں اتاری جانی چاہیے تھیں۔۔۔۔جیسے

وہ شخص کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی کہی ہر بات ٹھیک لگ رہی تھی۔۔۔

"جاوید کو نجانے کس بات کا خطرہ ہے تم سے۔۔۔کہ وہ ہمیشہ مجھے

اس بات کے لیے بلیک میل کرتا آیا ہے کہ اگر میں نے آپ کی

شادی اس کے بیٹے سے نہ کروائی تو وہ میرے تینوں بچوں کو مار دے گا۔۔۔

وہ پولیس آفیسر نہیں غنڈا ہے۔۔۔"

اس آخری انکشاف پر عفیرہ نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔میں نے آپ کے ساتھ بہت غلط کیا۔۔۔میں مجبور تھا۔۔۔"

اکبر صاحب نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

"نہیں ماموں۔۔۔ آپ نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ آپ نے اتنے خطرے کے باوجود مجھے اپنے پاس رکھا۔۔۔ مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں ہے۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی اور وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

"آئم سوری بابا۔۔۔ میں نے آپ کو غلط سمجھا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

عفیرہ اپنے والدین کے پاس آچکی تھی۔۔۔دس سال اس نے ان کے بغیر زندگی گزاری تھی۔۔۔جو اسکے لیے بہت مشکل وقت تھا۔۔۔

اسے یہاں آکر پتا چلا تھا کہ اس کے بابا پچھلے چھ سال سے کومہ میں تھے۔۔۔ان پر جیل میں تشدد کیا گیا تھا۔۔۔

سر پر ایسی چوٹیں آئی تھیں جو ان کو اس حال تک پہنچا گئی تھیں۔۔۔انہیں اس طرح سے نقصان پہنچانے کا مقصد یہی تھا کہ وہ اپنا دماغی توازن کھو دیں۔۔۔اور ان کی زبان وہیں پر بند ہو جائے۔۔۔

اس کی ماما کو فیصلہ کرنا تھا کہ وہ اس حالت میں اپنے شوہر کی دیکھ بھال کریں جن کی کنڈیشن بہت سریس تھی۔۔ یا پھر اپنی بیٹی کے پاس رہیں۔۔۔ جو باپ کی موت کے بعد بہت زیادہ ڈسٹرب ہو چکی تھی۔۔۔

جس پر اکبر صاحب نے اس کی زمہ داری لیتے انہیں شوہر کے پاس جانے کو کہا تھا۔۔۔

ان کے لیے دس سال تک اپنی اکلوتی بیٹی کے بغیر رہ پانا کتنا مشکل تھا۔۔۔ یہ کوئی ان کے دل سے پوچھتا۔۔۔ مگر انہیں شوہر اور بیٹی کی سلامتی کی خاطر یہ قربانی دینی پڑی تھی۔۔۔

وہ اس کے بارے میں اکثر نیوز میں دیکھتی تھیں۔۔۔اپنی بیٹی کی کامیابیوں پر بہت خوش ہوتی تھیں۔۔۔

داور صاحب کو بھی فخر تھا اپنی بیٹی پر۔۔

انہیں جب پتا چلتا تھا کہ وہ ان سے نفرت کرتی ہے تو ان کو بہت تکلیف پہنچی تھی۔۔پر اس بات پر یقین تھا کہ ایک نہ ایک دن ان کا سچ ضرور سامنے آئے گا۔۔۔

اور آج وہ دن آچکا تھا جب ان کی بیٹی ان کے پاس تھی۔۔۔۔وہ بہت خوش تھے آج۔۔۔

نائمہ بیگم تو اسے خود سے دور کرنے کو تیار ہی نہیں تھیں۔۔۔

ان کے لبوں سے اس شخص کے لیے بے پناہ دعائیں نکل رہی تھیں۔۔۔ جس کے باعث ان کی بیٹی ان کا سراغ لگا پائی تھی۔۔۔

عفیرہ نے انہیں ابھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

لیکن ابھی بھی ان ظالم لوگوں کا خوف سر پر منڈلا رہا تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی بیٹی کو زرا سا بھی نقصان پہنچے۔۔۔ کیونکہ جاوید یا اسکے کسی ساتھی کو اس بارے میں خبر ہو جاتی تو انہوں نے خاموش نہیں بیٹھنا تھا۔۔۔

اور پھر سب ختم ہو جانا تھا۔۔۔

عفیرہ نے وہ پورا دن اپنے والدین کے ساتھ گزارہ تھا۔۔۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھوں کی اداسی اور اذیت ان لوگوں کو بھی محسوس ہوئی تھی۔۔۔جسے وہ ان سے چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔

جس کے بارے میں انہوں نے فلحال اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا۔۔۔

وہ ابھی ان کے پاس تھی ان کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔ عفیرہ کو وہ گھر بہت زیادہ پسند آیا تھا۔۔۔

سفید رنگ کا بہت ہی خوبصورت بنگلہ تھا وہ۔۔۔ جسکے سامنے اس گھر سے بھی کہیں زیادہ حسین عمارت تھی۔۔۔

وسیع پیمانے پر آمنے سامنے بنیں وہ بہت پرکشش لگتی تھیں۔۔۔

"یہ سامنے والا گھر کس کا ہے بابا۔۔۔ یہ بالکل ہمارے گھر جیسا کیوں ہے۔۔۔؟"

اس کے سوال پر داور صاحب کے چہرے پر ایک تاریک سا سایہ لہرایا تھا۔

"میرے دوست کا گھر ہے۔۔۔ ہم دونوں نے ایک ساتھ بنوایا تھا۔۔۔ اب اس کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔ اپنے بچوں کے ساتھ اس گھر میں رہنے کی اس کی خواہش پوری نہیں ہو سکی۔۔۔ یہاں اب اس کے بچے رہتے ہیں۔۔۔"

انہوں نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔۔۔ جو سن کر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔ اسے افسوس ہوا تھا اس بارے میں سن کر۔۔۔

رات کی تاریکی ہر سو پھیل چکی تھی۔۔۔اپنے والدین کے ساتھ ایک بھرپور دن گزارنے کے بعد وہ اس وقت اسی اداسی اور درد کے ساتھ وہاں تنہا کھڑی تھی۔۔۔

کیا کبھی اس کی زندگی میں کوئی ایسا لمحہ نہیں آسکتا تھا جہاں وہ مکمل ہو کر ہر شے کو انجوائے کر سکے۔۔۔

ہمیشہ اسکے ساتھ ایسا ہی ہوتا تھا۔۔۔کوئی اذیت کوئی خلا رہ جاتا تھا۔۔۔جو اسے پوری طرح سے خوش نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔

آج دس سال بعد اپنے ماں باپ کو واپس اپنے سامنے دیکھ اس کی خوشی بیان سے باہر تھی۔۔۔اس کے بابا کے بارے میں کو کہا گیا تھاوہ بھی جھوٹ تھا۔۔۔

وہ خوش تھی۔۔۔ مگر جس انسان کی وجہ سے اسے یہ خوشی ملی تھی اس کا روگ اس بری طرح سے اس کے دل سے لگ چکا تھا۔۔۔ کہ وہ کھل کر سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

اس کے چلے جانے کے ساتھ یہ دوہری اذیت تھی جس سے چھٹکارہ نہیں مل رہا تھا کہ وہ اس کی وجہ سے مارا گیا تھا۔۔۔

اس نے حفاظت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ مگر ناکام رہی تھی۔۔۔

وہ ایسے کی گم صُم کھڑی تھی۔۔۔ جب اسے سامنے والے گھر کی کھڑکی پر کوئی ہیولہ سا دکھائی دیا تھا۔۔

اس گھر کی زیادہ لائٹس آف تھیں۔۔۔ تھوڑی سی کی جلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔۔ آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے پر بھی اسے کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

دھندلا دھندلا سا کچھ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ جیسے وہاں کوئی شخص کھڑا ہو کر سیگریٹ پی رہا ہو۔۔۔

عفیرہ کو ایک دم سے اس شخص کی یاد پھر سے ستانے لگی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس اذیت کے ساتھ اپنی آگے کی زندگی کیسے گزار پائے گی۔۔

لیکن اسے ہمت کرنی تھی۔۔۔۔ اس شخص کو اور اس کی فیملی کو انصاف دلانا تھا اس نے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اسلام و علیکم میم۔۔۔"

آج پورے ایک مہینے بعد اس نے اپنے آفس میں قدم رکھا تھا۔۔۔ جہاں اس کے آفس کے پورے سٹاف نے اس کا بھرپور

طریقے سے ویلکم کیا تھا۔۔۔وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ ان کا شکریہ ادا کرتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

"میم آج بارہ بجے آپ کی ڈپٹی کمشنر سر سے میٹنگ ہیں۔۔۔"

وہ کرسی پر آکر بیٹھی تھی جب اسے اس کے ماتحت نے بتایا تھا۔۔۔

"کس سلسلے میں۔۔۔؟؟؟"

عفیرہ نے سر سری سا پوچھا تھا۔۔۔وہ پہلے بھی ایک دو بار ڈپٹی کمشنر سے مل چکی تھی۔۔۔

"وہ میم ان کا تبادلہ ہوا ہے یہاں پر۔۔۔۔ تو وہ اس علاقے میں بھرتے جرائم کی روک تھام کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

انسپکٹر کامران نے اسے میٹنگ کے حوالے سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔

عفیرہ نے طبیعت کی ناسازی کے باعث دو مہینوں کی چھٹیاں لی تھیں۔۔۔ وہ کچھ وقت ان زمہ داریوں سے الگ کر اس کیس پر کام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اچانک سے اس کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی تھیں۔۔۔ جس پر وہ اچھی خاصی تپی ہوئی تھی۔۔

اور ابھی اسے پتا چلا رہا تھا کہ ایسا اس نئے آنے والے ڈپٹی کمشنر نے کیا تھا۔۔

"کون ہیں یہ نئے ڈی سی صاحب۔۔۔پہلے والے کا تبادلہ کیوں ہوا۔۔؟؟"

عفیرہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ پہلے والا ڈی سی تو یہاں کے سسٹم میں رچ بس گیا تھا۔کوئی اتنا خاص ایماندار نہیں تھا۔۔۔اسے ہٹانے کی وجہ نہیں بنتی تھی ان لوگوں کے مطابق۔۔

"ان پر رشوت کا الزام لگا ہے۔۔۔انہیں سسپینڈ کر دیا گیا ہے۔۔۔لیکن اب تو سب کو لگ رہا ہے وہی ٹھیک تھے۔۔یہ جو نئے ڈی سی صاحب آئے ہیں۔۔۔انہوں نے تو ایک مہینے کے اندر سب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔۔۔

بہت سارے تبادلے ہوئے ہیں افسران کے۔۔۔کراچی سے اٹھا کر سندھ کے دور دراز علاقوں میں ڈالا گیا ہے۔۔۔۔

بہت اچھے سے کام کر رہے ہیں۔۔۔"

انسپکٹر کامران بہت زیادہ ہی متاثر نظر آرہا تھا اس سے۔۔۔ عفیرہ کے ساتھ کام کرنے والے تمام لوگ اس کی طرح ایماندار اور فرض شناس تھے۔۔۔ نہ انہوں نے کبھی اپنے کام میں غفلت دکھائی تھی نہ اس کے علاوہ کوئی برائی تھی ان میں۔۔۔

"نام کیا ہے۔۔۔؟"

عفیرہ کے پوچھنے پر اب کی بار اسے کیس فائل چیک کروانے آئی لیڈی کانسٹیبل نے مسکراتے جواب دیا تھا۔۔

"ازمیر یوسف زئی نام ہے ان کا میڈم۔۔۔۔اتنے ہینڈ سم اور ڈیشنگ ہیں کہ جیسے بندہ اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر انہیں ہی دیکھتا رہے۔۔۔ویسے تھوڑے نخرے والے ہیں۔۔۔بات بہت کم کرتے ہیں۔۔

پر جی نخرہ جچتا بھی ہے ان پر۔۔۔جب سے آئے ہیں شہر میں دھوم مچا رکھی ہے انہوں نے۔۔۔اپنے کام سے بھی اور چارمنگ پرسنالٹی سے بھی۔۔۔"

لیڈی کانسٹیبل ندا نے چہکتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔وہ اس کے آفس میں نئی تھی۔۔۔

اس لیے اس پیاری سی لڑکی کو دیکھ وہ کچھ زیادہ ہی فرینک ہوتے بتانے لگی تھی۔۔۔ لیکن جیسے ہی عفیرہ نے اپنی سرد نگاہیں اس پر ڈالیں وہ ایک دم سے گھبراتی۔۔۔

معذرت کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ انسپکٹر کامران نے نوٹ کیا تھا وہ بہت سنجیدہ اور پہلے سے بھی زیادہ سخت گیر بن چکی تھی۔۔۔

عفیرہ میٹنگ کے لیے ڈی سی صاحب کے آفس پہنچی تھی۔۔۔ جہاں پہلے سے ہی کافی پولیس آفیسر موجود تھے۔۔

جن میں ارحم اور وجاہت بھی شامل تھے۔۔۔ رمشا بھی وہاں کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔

اسے دیکھ وہ تینوں اس کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟"

ارحم نے بہت دوستانہ لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

پچھلے ایک مہینے سے اس سے رابطہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکا تھا وہ۔۔۔ مگر یہ لڑکی تو نجانے کونسی دنیا میں گم ہو گئی تھی۔۔

"ہمم ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس نے سرسری سے انداز میں ان کو جواب دیا تھا اور میٹنگ روم

کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ تمہاری ایکس فیانسی میں کچھ زیادہ نخرہ نہیں آگیا۔۔۔جب

سے یہ اس کمینے کے ساتھ ایک رات گزار کر آئی ہے۔۔۔"

وجاہت نے ارحم کے ساتھ اندر کی جانب بڑھتے کمینگی سے کہا

تھا۔۔۔

جس کے جواب میں ارحم نے اندر رمشا کے ساتھ بیٹھی عفیرہ کو دیکھا تھا۔۔۔اس نے وجاہت کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"ویسے ہم بھی آفر کریں کیا پتا ہمارے لیے بھی مان جائے۔۔۔ ایس پی ٹارگٹ کلر سے تو بہتر چوائس ہے۔۔ ہمیں بھی تو ساتھ کام کرنے کا کچھ فایدہ ہونا چاہیے۔۔۔اس حسن کی۔۔۔"

وجاہت وہیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے بولا تھا۔۔۔اس کی آوازاتنی بلند ضرور تھی کہ عفیرہ تک بھی پہنچ گئی تھی۔۔۔

عفیرہ نے نفرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اور پھر اس کے ساتھ بیٹھے ارحم کو۔۔۔

جس کا کہنا تھا وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔ مگر اس وقت وجاہت کی بکواس پر اس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔ عفیرہ غصے سے کچھ بولنے لگی تھی۔۔۔ جب رمشا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے روکا تھا۔۔۔

باہر سے ڈی سی صاحب کے آنے کی خبر ملی تھی۔۔ جس پر وہ سب ہی الرٹ ہوئے تھے۔۔۔

عفیرہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتی بہت مشکل سے چہرا جھکائے ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔۔

وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔۔ یہ لوگ اس کے رشتے کے حوالے سے اتنا گھٹیا کیسے بول سکتے تھے۔۔۔۔ پہلے جس رشتے کو ماننے سے وہ خود انکاری تھی۔۔

اس سے طلاق لینا چاہتی تھی۔۔اب اس شخص کی نہ ہونے کے باوجود وہ اس رشتے کو زندہ رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"گڈمارننگ ایوری ون۔۔۔"

گھمبیر بھاری دلکش آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔لمبے سے میز پر وہ سب آفیسرز بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔انہیں ڈی سی صاحب نے بلایا تھا۔۔۔

عفیرہ جس کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔۔اس جانی پہچانی آواز پر اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔اس نے ایک جھٹکے سے چہرا اوپر اٹھایا تھا۔۔ مگر سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔

لب بے یقینی سے واں ہوئے تھے۔۔۔

وہ یک ٹک اسے تکے جارہی تھی۔۔اسے اردگرد کا ہوش نہیں رہا

تھا۔۔۔

بلیک کلر کی پینٹ شرٹ کے اوپر اس نے کریم کلر کا کوٹ پہن

رکھا تھا۔۔۔جیل کی مدد سے اس کے بال نفاست سے سجے ہوئے

تھے۔۔مضبوط مردانہ کلائی میں پہنی قیمتی گھڑی، آنکھوں پر لگی

سیاہ گلاسز جنہیں وہ اب اتار کر سامنے ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی سرمئی مقناطیسی نگاہیں اور سیاہی مائل اعنابی لب۔۔۔

کشادہ پیشانی کی ایک جانب چھوٹا سا کٹ کا نشان۔۔۔

وہ وہی تھا۔۔۔

عفیرہ اس انسان کو تو پہچاننے میں غلطی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ دیوانوں کی طرح ارد گرد بیٹھے لوگوں کا لحاظ بھلائے بس اسے تکے گئی تھی۔۔۔

وہاں بیٹھی باقی آفیسرز کی بھی ستائشی نگاہیں اس پر اٹھ رہی تھیں۔۔۔ مگر عفیرہ کے انداز نے تو سب کو ہی حیران کر دیا

تھا۔۔۔ وہ اپنے فیانسی کو بھی منہ نہیں لگاتی تھی۔۔۔ اب اس کا ڈی سی صاحب کو دیکھنے کا یہ انداز۔۔۔

سب اپنی جگہ حیران تھے۔۔۔

"عفیرہ کنٹرول کرو۔۔ یہ کیسے دیکھ رہی ہو تم انہیں۔۔۔۔ سب لوگ تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اور ڈی سی سر پر کیا امپریشن پڑے گا تمہارا۔۔۔"

رمشا نے اس کا ہاتھ ہلاتے اسے ٹوکا تھا۔۔۔ کبھی ڈی سی کے روپ میں اس شخص کو کھڑا دیکھ چکرا گئی تھی۔۔۔

وہ تو ٹارگٹ کلر تھا۔۔۔ پھر وہ یہاں اس طرح۔۔۔

اس نے نگاہیں موڑ کر باقی سب کو دیکھا تھا۔۔۔ یہ وہی سب لوگ تھے جو اس کو مارنے کے لیے پاگل ہوئے پڑے تھے۔۔ اور اس وقت اسی انسان کے آگے بیٹھے اس کی ہدایت سن اور نوٹ کر رہے تھے۔۔۔

جو شہر کے خراب ہوتے حالات پر خفگی کا اظہار کر رہا تھا۔۔

ہر بندے کو اسکی نااہلی سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔ اس کا انداز بہت ہی پروفیشنل تھا۔۔۔

وہ عفیرہ کی جانب بھی ویسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ جیسے باقی سب کو۔۔۔

سرسری سی ایک دو بار کی نگاہیں۔۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ اس کا نام کیا ہے۔۔۔"

عفیرہ نے اپنے سوکھتے لبوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔

"ازمیر یوسف زئی۔۔۔ کیوں تم پہلے سے جانتی ہو انہیں۔۔۔؟؟"

وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔ جس بات کا عفیرہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

اس کے دماغ کو ان گزرے دنوں میں جو شاک مل چکے تھے۔۔۔

اس وقت اس کا دماغ کچھ بھی پراسس نہیں کر پار ہا تھا۔۔

وہ اسے اپنے سامنے دیکھ خوشی کا اظہار کرتی۔۔۔ یا پھر اس بات پر حیران ہوتی کہ وہ نہ تو اسے پہچان رہا تھا۔

اور نہ اس کی جانب ایک سے دوسری بار دیکھا تھا۔

وہ یہاں اس طرح سے کر کیا رہا تھا۔۔۔ عفیرہ نے بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روک رکھا تھا۔۔۔

اس کی ڈیڈ باڈی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھی تھی۔۔۔ پھر وہ یہاں۔۔۔

لیکن عفیرہ کو اس بارے میں سوچنا ہی نہیں تھا۔۔۔ وہ شخص میٹنگ میں کیا بول رہا تھا۔۔۔ عفیرہ کا اس جانب بالکل بھی دھیان نہیں تھا۔

"ہم تو اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں۔۔۔ مگر حالات ہی ایسے ہیں۔۔۔ کچھ قابو میں نہیں آتا۔۔۔"

اس شخص نے سب کی میٹھی میٹھی بے عزتی کی تھی کہ سب کے چہرے لال تھے۔۔۔ عفیرہ نے تو کچھ سنا ہی نہیں تھا۔۔۔

مگر سینئر افسران کا لاڈلہ ایس پی وجاہت یہ انسلٹ برداشت نہیں کر پایا تھا اور بول پڑا تھا۔۔۔ اسے کبھی کسی کا خوف نہیں رہتا تھا۔ اس کے سر پر بڑے بڑے ہاتھ تھے۔۔۔

جن کے کہنے پر وہ وردی کی آڑ میں بہت سارے غیر قانونی کام کرتا تھا۔۔۔ جو آج تک کبھی کسی کو دکھائی نہیں دیئے تھے۔۔۔ کیونکہ اس بڑے مضبوط ہاتھ تھے۔۔۔

"اگر آپ اتنے ہی نااہل ہیں کہ آپ سے اس علاقے کے کام نہیں ہوتے جس کے لیے آپ کو ہر مہینے بھاری مرات دی جاتی ہے تو آپ اس عہدے سے استعفیٰ دے دیں۔۔۔ کیونکہ آپ اس کے لائق نہیں ہیں۔۔۔"

وجاہت کے سوال کے اسے اسی کی طرح کا جواب ملا تھا۔۔۔

جس پر وہاں کچھ لوگوں نے چہروں پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

اس سے پہلے کبھی کوئی اتنا کھل کر اسے نہیں بول پایا تھا۔۔۔سب ہی اس کے سور سز کی وجہ سے دب جاتے تھے۔۔۔

یہ شخص یا تو وجاہت کے بارے میں ٹھیک سے جانتا نہیں تھا۔۔۔یا پھر واقعی اتنا بے خوف تھا۔۔۔

جبکہ وجاہت کی شکل غصے سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس طرح سے اس سے کبھی کسی نے بات نہیں کی تھی۔۔

"یہ ڈی سی آتے ہی بہت غلط انسان سے الجھ بیٹھا ہے۔۔۔ دیکھتا

ہوں اب کیسے ٹک پاتا ہے یہاں۔۔۔"

وہ اب کسی اور سے بات کر رہا تھا۔۔۔ جب وجاہت نے ارحم کی

جانب جھکتے کہا تھا۔۔

"ابھی کچھ مت بولو۔۔پہلے ہی پریشانی چل رہی ان قیدیوں

کی۔۔۔یہ بہت سر پھر الگ رہا ہے۔۔ فلحال اس سے بنا کر رکھنی

پڑے گی۔۔۔ ایسے نہ ہو ہمارے لیے مصیبت بن جائے۔۔

بہت ایماندار اور اصول پرست ہے یہ۔۔۔۔جہاں سے آیا ہے

وہاں کے محکمے والے شکر کر رہے ہیں۔۔۔خون خشک کر کے رکھا

ہوا تھا اس نے۔۔۔"

ارحم کی بات پر وجاہت مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کے دل کو اب جیسے آہستہ آہستہ یقین آنے لگا تھا کہ یہ وہی

تھا۔۔۔

ہاں اسے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اتنے بڑے بڑے عزائم رکھنے

والا ایسے کیسے مر سکتا تھا۔۔۔

وہ میٹنگ مکمل کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ عفیرہ اپنی کرسی چھوڑتی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔ ارحم نے مڑ کر خفگی سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

اس ڈی سی کی سب ہی بہت تعریف کر رہے تھے۔۔۔ لڑکیاں گرویدہ ہو رہی تھیں اس کی۔۔۔

مگر ارحم کو سب سے زیادہ غصہ دلایا تھا تو عفیرہ کے اس انداز نے۔۔۔

"مجھے اس سے ملنا ہے۔۔۔ وہ کہاں گیا ہے۔۔۔"

عفیرہ نے باہر کھڑے اس کے اسسٹنٹ اشعر سے پوچھا تھا۔۔۔

"سوری میڈم میں سمجھا نہیں۔۔۔ آپ کس کی بات کر رہی

ہیں۔۔؟؟"

وہ عفیرہ کا یہ نے خود انداز دیکھ حیرت سے بولا تھا۔۔

"ڈی سی صاحب۔۔۔ مجھے ملنا ہے ان سے۔۔۔"

عفیرہ نے مٹھیاں بھینچتے کہا تھا۔۔۔

"سوری میم آپ ابھی نہیں مل سکتیں۔۔۔ سر بزی ہیں۔۔"

وہ اندر گیا تھا۔۔۔ اور اپنے ڈی سی صاحب کو پیغام اسے دے گیا تھا۔۔

جو سنتے عفیرہ نے خفگی بھرے انداز میں اسے دیکھا تھا۔۔

"مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔ مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔ تم بھول رہے ہو۔۔۔ میں بھی ایس پی عفیرہ ہوں۔۔"

اس نے غصے سے کہا تھا اور اشعر کی بات سنے بغیر زبردستی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میڈم آپ ایسے اندر نہیں۔۔۔"

اشعر اسے روکنے کی کوشش کرتے پیچھے گیا تھا۔۔۔ عفیرہ اندر پہنچ چکی تھی۔۔۔

اور اس کے ٹیبل کے قریب کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"آپ اس طرح بنا اجازت میرے آفس میں نہیں آسکتیں۔۔۔ کائینڈلی باہر جائیں۔۔۔"

اپنی کرسی سے اٹھتے اس نے دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔ جہاں ابھی بھی اشعر کھڑا تھا۔۔۔

"تم۔۔۔؟؟تم زندہ ہو۔۔۔؟مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔
میرے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے تم۔۔۔۔"

عفیرہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ بنا وہاں کھڑے اشعر کا لحاظ کیے ازمیر یوسف زئی کے انتہائی قریب آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میڈم۔۔۔۔آپ کا دماغی توازن ٹھیک ہے۔۔؟؟کیا بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟میں نہیں جانتا آپ کو۔۔پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔آپ ڈسٹرب کر رہی ہیں مجھے۔۔۔آپ جیسی قابل آفیسر کو زیب نہیں دیتا یہ سب کرنا۔۔

اشعر پوری عزت و احترام کے ساتھ باہر لے کر جاؤ انہیں۔۔"

اس شخص نے سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ عفیرہ کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔

"نہیں جاؤں گی میں یہاں سے۔۔۔ تم باقی سب جو بے وقوف بنا سکتے ہو مجھے نہیں۔۔۔ میرا دل کہتا تھا تم زندہ ہو۔۔۔ مم مجھے۔۔ پلیز ایک بار بس اتنا کہہ دو۔۔۔ تم خانزادہ ہی ہو۔۔ اور اس دن تم بچ گئے تھے۔۔"

اس کے بے پناہ قریب کھڑے عفیرہ نے اس کے کوٹ کو سینے

سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

یہ مسحور کن مہک، وجیہہ چہرا، تیکھے مغرور نقوش سب کچھ وہی

تھا۔۔

وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ یہ کوئی اور سکتا تھا۔۔ہاں آج اس

چہرے کی مسکان غائب تھی۔۔۔

عفیرہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔ جس انسان کے غم میں پچھلے ایک مہینے سے وہ اپنا آپ بھلائے ہوئے تھی۔۔۔ وہ اس کے سامنے زندہ سلامت کھڑا تھا۔۔ مگر اجنبی بن کر۔۔۔

"میرا نام ازمیر یوسف زئی ہے۔۔۔ آپ کس کی بات کر رہی ہیں میں نہیں جانتا۔۔۔ اب آپ جا سکتی ہیں یہاں سے۔۔"

اس کے ہاتھ اپنے کوٹ سے جھٹکتے اس نے کہا تھا۔۔۔

"تم یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔۔۔ کی معاف نہیں کروں گی تمہیں۔۔۔"

عفیرہ اپنے ہاتھ جھٹکے جانے پر خفگی سے بولی تھی۔۔

"ان کے تھانے سے کسی کو بلوائیں اور ان سے کہیں انہیں یہاں سے لے کر جائیں۔۔۔ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔"

اشعر مخاطب کرتا وہ اسکی جانب دیکھے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ عفیرہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی تھی۔۔۔سامنے ٹیبل پر ڈپٹی کمشنر ازمیر یوسف زئی کے نام کی نیم پلیٹ جگمگا رہی تھی۔۔

وہ اس وقت خوشی اور غصے کی ملے جلے کیفیت کا شکار تھی۔۔۔۔

یہ شخص وہی تھا۔۔۔

وہ غلطی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔وہ اسے اپنی شناخت کیوں نہیں

دے رہا تھا۔۔۔

شاید اس کے ساتھ جو دھوکا ہوا تھا اس وجہ سے وہ دوبارہ اس پر

اعتبار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر جو بھی تھا۔۔۔وہ اسے زندہ سلامت دیکھ بہت خوش

تھی۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

لبوں پر مسکراہٹ سجائے وہ باہر نکل آئی تھی۔۔۔

اشعر نے حیرت سے اس آفیسر کی جانب دیکھا تھا۔۔جو کی بہادری اور قابلیت کے اس نے بہت قصے سنے تھے۔۔ مگر

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ مگر وہ شخص تھا کہ بات کرنا تو دور کی بات اسے پہچاننے سے بھی انکاری تھا۔

اس کا کہنا تھا وہ ازمیر یوسف زئی تھا۔۔۔نہ ہی وہ اسے جانتا تھا۔۔

مگر عفیرہ یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔اس کا دل کہتا تھا یہ وہی تھا۔۔۔وہی پر کشش شخصیت اور وجیہہ چہرا۔۔۔عفیرہ اسکے آفس کے باہر کھڑی اسے دیوانوں کی طرح آتے جاتے دیکھتی تھی۔۔۔

اس شخص نے یہاں پر سب کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ بہت ایمانداری کے ساتھ ایک ایک کو اڑا رہا تھا۔۔۔

اس کے بڑے افسران کی بھی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔اس شخص کو کسی بڑی شخصیت کی بھاری سپورٹ حاصل تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے کوئی اس کا یہاں سے ٹرانسفر ہی نہیں کروا پا رہا تھا۔۔۔

سب لوگ پوری کوشش کر رہے تھے کہ اس شخص سے جان چھڑوائی جا سکے۔۔۔ جو پچھلے سارے کچے چھٹے کھول رہا تھا۔۔۔ جس نے جو بھی کرپشن کی تھی۔۔ وہ آہستہ آہستہ سامنے آ رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی ایمانداری اور بہادری دیکھ کر عفیرہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ یہ کوئی اور شخص تھا۔۔۔

وہ بس ایک بار اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی کہ وہ اس کا ساتھ نہیں دے پائی تھی۔۔۔مگر وہ شخص اسے موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

عفیرہ ان دنوں اس شخص کے اس رویے کی وجہ سے بہت زیادہ دلبرداشتہ تھی۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ کچھ دنوں کے لیے اپنی پیرنٹس کے پاس رہنے کو آگئی تھی۔

جن کے پاس آکر اس کے دل کو بہت سکون ملتا تھا۔۔۔وہ کس قدر ترسی ہی تھی محبت کے لیے۔۔۔وہ لوگ اس کی آنکھوں کی اداسی کو دیکھ کر بس یہی دعا کرتے تھے کہ انکی بیٹی ہمیشہ خوش رہے۔۔۔

اب کبھی کوئی غم نہ ملے اسے۔۔۔

سامنے والے گھر سے دو لڑکیاں یہاں اس کے پیرنٹس سے ملنے آتی تھیں۔۔۔اور ان کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں۔۔۔

وردہ اور دعا بہت ہی خوش مزاج اور زندگی سے بھرپور شوخ و چنچل سی لڑکیاں تھیں۔۔۔وہ جو ان گزرے دنوں میں ہنسا تک بھول چکی تھی۔۔۔ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے عفیرہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آن ٹھہرتی تھی۔۔۔

وہ لوگ اسے کتنی بار کہہ چکی تھیں کہ وہ بھی ان کے گھر آئے۔۔۔مگر وہ ہر بار ٹال دیتی تھی۔۔

یہ کہہ کر کے وہ ضرور آئے گی۔۔۔

ان کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ اس گھر میں رہتی تھیں۔۔ مگر ابھی تک عفیرہ نے ان دو کے سوا کسی کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بھی لان میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔

جب وردہ گیٹ سے اندر داخل ہوتی۔۔۔ انہیں باہر بیٹھا دیکھ وہیں آگئی تھی۔۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

اسے وہاں دیکھ وردہ خوشدلی سے بولی تھی۔۔۔

"میرے بھائی کی شادی ہے۔۔۔ آپ کو ضرور آنا ہے۔۔۔اس بار کوئی ایکسکیوز نہیں چلے گا۔۔۔ ورنہ میں بات نہیں کروں گی آپ سے۔۔"

وردہ اسے آنے کے لیے منا رہی تھی۔۔۔ عفیرہ کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔۔۔ مگر اس کے بہت زیادہ کہنے پر اور نائمہ بیگم کی سفارش کرنے پر اسے ناچار ماننا پڑا تھا۔۔۔

جس پر وردہ بہت زیادہ خوش ہوئی تھی۔۔ وہ اس جاتے جاتے بھی بار بار ہدایت کرتی رہی تھی کہ وہ ضرور آئے۔۔۔ انہیں بہت اچھا لگے گا۔۔۔

عفیرہ کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ اتنے خلوص اور پیار کو بھی نہیں ٹھکرا سکتی تھی۔۔۔

△△△△△△△△△△△△

شام آٹھ بجے کے قریب اس نے سامنے موجود اس گھر کے سیاہ گیٹ کو عبور کرتے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔

جہاں لان میں ہی مہندی کی بہت ہی زبردست ارینجمنٹ کی گئی تھی۔۔۔وہاں بہت سارے مہمان موجود تھے۔۔۔

عفیرہ ابھی گیٹ سے تھوڑا سا ہی آگے بڑھی تھی۔۔۔جب اس کھلے دروازے سے سیاہ گاڑی بہت تیزی سے اس کے قریب سے گزرتی لمبی روش عبور کرتے پورچ میں جارکی تھی۔۔

گاڑی اس کے بہت قریب سے گزری تھی۔۔عفیرہ ایک پل کے لیے گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

"ایڈیٹ گاڑی چلانی نہیں آتی۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہتے اپنا کندھے سے پھسلتا دوپٹہ درست کیا تھا۔۔۔ نگاہیں اب بھی اس گاڑی پر ہی تھیں۔۔۔ جسے دیکھ کر وہاں کھڑے بہت سارے لوگوں کے چہروں پر خوشی بھرے تاثرات ابھرے تھے۔۔۔

دعا جو اسے ریسو کرنے اس کے پاس آ رہی تھی۔۔۔ وہ گاڑی دیکھ خوشی سے چہکتی وہ بھی اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

عفیرہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر گاڑی سے نکلتے شخص کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ اور پھر جیسے واپس پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔۔

وہ پتھر بنی پھٹی پھٹی ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

جواب گاڑی سے نکلتا اپنی تینوں بہنوں کو باری باری ملتا محبت سے ان کی پیشانی چوم گیا تھا۔۔۔

ان تینوں کے چہروں پر اپنے بھائی کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔"

اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔

اس شخص کی نظر اس پر نہیں گئی تھی۔۔۔وہ سب سے ملتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کتنے ہی لمحے وہاں کھڑی اس منظر میں کھوئی رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے وردہ اپنی جانب آتے دکھائی دی تھی۔۔۔

"عفیرہ آپ پلیز اندر آئیں۔۔۔۔آئم سوری وہ بھائی آ گئے تھے تو۔۔۔"

اس سے ملتے وردہ نے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔؟"

عفیرہ نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے پوچھا تھا۔

"یہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔۔۔ازمیر یوسف زئی۔۔۔"

وردہ اسے لے کر اندر کی جانب بڑھتے بولی تھی۔۔۔اس کے ہر انداز سے اپنے بھائی کے لیے بے پناہ محبت چھلک رہی تھی۔۔۔

"تھینکیو سوچ۔۔۔ آپ نے ہماری بات مانی۔۔۔ آئیں میں آپ کو اپنی فیملی سے ملواتی ہوں۔۔۔"

دعا اور وردہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھیں۔۔۔زوبیہ بھی اس سے ملنے آئی تھی۔۔۔وہ عفیرہ سے پہلے مل چکی تھی۔۔۔

"دادو ان سے ملیں یہ عفیرہ ہیں۔۔۔۔"

وردہ اسے سب سے پہلے ہاجرہ بیگم کے پاس لائی تھی۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔ اللہ ڈھیروں خوشیاں نصیب کرے۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتے وہ محبت بھرے لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

عفیرہ کو لگا ہی نہیں تھا کہ وہ ان سے پہلی بار مل رہی تھی۔۔۔ وہ اسے ایسے مل رہی تھیں۔۔۔ جیسے وہ ان کے لیے بہت خاص ہو۔۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو چومتے انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟؟انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ اتنی پیاری لڑکی بہت اداس رہتی ہے۔۔"

انہوں نے اس کی ٹھوڑی تھامتے نرمی سے کہا تھا۔۔ ان کی چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

اسی لمحے وہ شخص وہاں پر آیا تھا۔۔ عفیرہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔۔

عفیرہ نے آج ڈارک گرین کلر کی لانگ شرٹ کے نیچے کیپری پہن رکھی تھی۔۔۔ جس میں وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ بالوں کو اس نے کیچر میں مقید کیا ہوا تھا۔۔ جو اس کی نازک کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

لپسٹک اور آئی لائنر لگائے وہ اس وقت وہاں سب کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔۔ عفیرہ کو لگا تھا جیسے وہاں سب اسے بہت کی اشتیاق بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔۔

وردہ نے اسے بہت سارے لوگوں سے ملوایا تھا۔۔۔

وہ ہاجرہ بیگم کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔جب اسے علینہ اور نائل شاہ وہاں آتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔ عفیرہ کی حیرت زدہ سی نگاہیں ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ سب سے بہت اچھے سے مل رہے تھے۔۔۔ جیسے پہلے سے سب سے واقف ہوں۔۔۔۔ عفیرہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے سامنے کھڑے شخص کو گھورگئی تھی۔۔۔جو نائل شاہ سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیسی ہیں ایس پی صاحبہ۔۔۔؟؟"

ان دونوں بہن بھائیوں نے اسے بھی مخاطب کیا تھا۔۔۔ باپ کے مرنے کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر ویسا غم نہیں تھا جیسا ہونا چاہیے تھا۔۔۔ وجدان شاہ کے مرنے کے بعد الیکشنز میں نائل شاہ کو بہت ووٹ ملے تھے۔۔۔

جس سے جیت کر وہ اب اپنے باپ کی پارٹی سنبھالنے کے ساتھ ساتھ وہ وزارت بھی سنبھال چکا تھا۔۔۔

اس کی اور ازمیر کی دوستی کی وجہ سے ہی ازمیر جیسے ایماندار اور سر پھرے ڈی سی کو ابھی تک کوئی یہاں سے ہٹا نہیں پایا تھا۔

عفیرہ کو یہ بات اب نائل شاہ کو یہاں پر دیکھ کر سمجھ میں آرہی تھی۔۔

عفیرہ نے نوٹ کیا تھا کہ علینہ از میر سے بہت زیادہ فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اور وہ اس سے بہت اچھے سے بات کر بھی رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کی نگاہوں میں وہ منظر گھوم گیا تھا جب وہ فصیح عالم کی بانہوں میں تھی۔۔۔۔ اب اسے سو فیصد یقین ہو چکا تھا۔۔۔ کہ شخص ہی تھا وہ۔۔۔

علینہ کہ ہر ہر انداز سے اس شخص کے لیے دیوانگی چھلک رہی تھی۔۔ عفیرہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ دلہا صاحب کہاں پر رہ گئے ہیں۔۔؟؟ آ کیوں نہیں رہے ابھی تک۔۔۔"

ارباب نے پوچھا تھا۔۔۔ جو وہیں پر موجود تھا۔۔۔ اور آج حیرت انگیز طور پر بہت ہی خوشگوار موڈ میں اس کے اور ازمیر کے درمیان بات چیت ہو رہی تھی۔۔

جو ہر وقت خاندان میں ایک دوسرے کے دشمن بنے رہتے

تھے۔۔۔ان کی یہ دوستی دیکھ ماہین اندر تک سلگ گئی تھی۔۔۔وہ

دونوں چچازاد تھے اور اندر سے ایک ہی تھے۔ مگر سے ایک

دوسرے کے دشمن بن کر انہوں نے اس سمیت سب خاندان

والوں کو پاگل بنایا تھا۔۔۔

عفیرہ کو بھی اسے دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔۔۔یہ وہی شخص تھا

جسے وہ منشیات کے کیس میں گرفتار کر چکی تھی۔۔۔دو دن اسے

جیل میں بھی رکھا گیا تھا۔۔۔

مگر پھر دو دن بعد اچانک سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ اس پر جھوٹا الزام لگا ہے۔۔۔

وہ بالکل بے قصور تھا۔۔۔ یہ جھوٹا الزام کس نے اور کیوں لگوایا تھا۔۔۔ وہ نہیں سمجھ پائی تھی۔۔۔

ہاں بس اتنا پتا تھا کہ وہ بے قصور تھا۔۔ اسے کسی نے جان بوجھ کر جیل میں بھیجا تھا۔۔۔

عفیرہ کا دماغ آج بالکل گھوم رہا تھا۔۔۔ یہ شخص اسے پاگل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اسے اب بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔ وہ اب اس شخص کو نہیں
چھوڑنے والی تھی۔۔۔

لیکن وہ ابھی تک انہیں باتوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔ جب دلہے
کی انٹری پر ہوتے دیکھ وہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں
پائی تھی۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں وہی انسان تھا جسے اس نے ٹارگٹ کلر سمجھ کر
گرفتار کیا تھا اور اس کو مار مار کر اس کا حشر بگاڑ دیا تھا۔۔۔ عفیرہ
حیرت سے کھلتے لبوں کے ساتھ وہاں بیٹھی اسے دیکھ رہی
تھی۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں ازمیر یوسف زئی کا چھوٹا بھائی تھا۔۔۔جو جسامت میں بالکل اس جیسا تھا۔۔۔ازمیر کے مسلز تھوڑے زیادہ تھے۔۔۔جو فرق بہت غور سے دیکھنے پر پتا چلتا تھا۔۔۔

دونوں کے چہرے بھی بالکل مختلف تھے۔۔۔مگر جس طرح سے وہ اس کے سامنے داڑھی اور بالوں کے ساتھ آیا تھا۔۔

جس سے ان دونوں کے نقش چھپ گئے تھے۔۔۔عفیرہ کا دماغ خراب ہو چکا تھا۔۔۔

یہ شخص کیسے کیسے اسے گھماتا آیا تھا۔۔

مگر اس نے اپنی ذہانت سے ازمیر یوسف زئی اور اس کے بھائی فصیح عالم یوسف زئی میں فرق پہچان لیا تھا۔۔۔

جو چہرا انہوں نے داڑھی مونچھوں تلے چھپا لیا تھا۔۔

مگر اس وقت وہ سفید رنگ کے لباس میں ملبوس بنا داڑھی مونچھوں کے اس وقت اس کے سامنے تھا۔۔۔ عفیرہ نے غصے سے سرخ ہوتے ازمیر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو نائل سے کچھ بات کرتا اس کی جانب متوجہ نہیں تھا اس وقت۔۔

"بھائی آپ کے کپڑے آپ کے روم میں رکھ دیئے ہیں۔۔۔

آپ فریش ہو کر نیچے آجائیں۔۔۔"

وہ اس وقت نیوی بلو کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس تھکا تھکا سا بہت

وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

وردہ کی بات پر وہ سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

کچھ سیکنڈز بعد عفیرہ کو علینہ شاہ بھی اس کے پیچھے جاتی دکھائی دی

تھی۔۔۔ عفیرہ کا ضبط اب جواب دے چکا تھا۔۔

"ایس پی صاحبہ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

فصیح اس کے پاس آیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

عفیرہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں کھڑی تھی۔۔۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

"مجھے بہت زیادہ خوشی ہو رہی ہے آپ کو یہاں پر۔۔۔بہت اچھا کام کر رہی ہیں آپ۔۔میں نے آپ کو آپ کی اس غلطی کے لیے معاف کر دیا تھا۔۔۔کوئی بات نہیں ایمانداری سے کام کرتے ہوئے انسان تھوڑا سا بھٹک جاتا ہے۔۔۔"

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب عفیرہ نے انتہائی غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم اپنی شادی والے دن نہ پھر سے جیل پہنچ جانا۔۔۔ کم بولو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔ میں ابھی بھی اتنی ہی ایماندار ہوں اپنے کام کے ساتھ۔۔۔"

اس ستمگر پر تو اس وقت غصہ نہیں نکال سکتی تھی۔۔۔ مگر فصیح کو دھمکی دینے سے باز نہیں آئی تھی۔۔

ان دونوں بھائیوں نے اس کے دماغ کی جو دہی کی تھی تب۔۔۔ اس جیسی ذہین آفیسر خود پر ڈاوٹ کرنے لگی تھی۔۔

"آپ جو چاہیں کر سکتی ہیں۔۔ جس نے اس وقت بچایا تھا آپ سے۔۔۔ وہ اب بھی بچالے گا۔۔۔"

وہ بہت ہی عزت واحترام کے ساتھ اس سے بات کرتا معنی خیزی سے مسکراتا سٹیج کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں سب اس کے منتظر تھا۔۔۔

اس کی بات پر عفیرہ ایک پل کے لیے تھم سی گئی تھی۔۔وہ کس کی بات کر رہا تھا۔۔

جس نے اسے بچایا تھا۔۔۔

عفیرہ کو کال کر کے فصیح کو بچانے والا خانزادہ ہی تھا۔۔۔

"خانزادہ۔۔۔۔"

وہ لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

اس کی نظریں بار بار اس جانب جا رہی تھیں۔۔۔جہاں اس شخص کے پیچھے علینہ بھی گئی تھی۔۔

اس کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔اسے اب اتنا تو یقین ہو چکا تھا کہ علینہ کا جو بوائے فرینڈ بنا ہوا تھا فصیح کا روپ لے کر۔۔۔وہ اندر سے یہی شخص تھا۔۔۔

اب بھی جس طرح سے علینہ اس سے ہنس ہنس کر بات کر رہی تھی اور اس کے پیچھے گئی تھی۔۔۔

اس کا یہی مطلب تھا کہ وہ واقعی اس کا بوائے فرینڈ تھا۔۔۔کیونکہ فصیح کی تو کسی اور سے شادی ہو رہی تھی۔۔۔

اگر اس شخص کی زندگی میں کوئی اور لڑکی تھی تو اس سے نکاح کرنے کا وہ ناٹک کیا کیوں تھا اس نے۔۔

اب وہ شاید اسے اسی وجہ سے پہچان ہی نہیں رہا تھا۔۔ کہ وہ اسے اپنی زندگی میں رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

عفیرہ چند لمحوں کے لیے وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔ اور پھر جب خود پر ضبط نہ رکھ پائی تو وہ اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ پہلی بار اس گھر میں آ رہی تھی۔۔۔ راستوں کا اندازہ نہیں تھا اسے۔۔۔ مگر اس گھر کا نقشہ اس کے گھر جیسا کی تھا۔۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ اس شخص کا کمرہ وہی تھا۔۔ جہاں سے اسے ہمیشہ یہی محسوس ہوتا تھا کہ اس گلاس وال کے پار اسے جس انسان کا وہم لگتا تھا وہ وہی تھا۔۔۔

اپنی انہیں سوچوں کے زیر اثر وہ اس جانب بڑھ آئی تھی۔۔۔

کمرے کا دروازہ بند تھا۔۔۔

عفیرہ نے بنا ناک کیے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا تھا۔۔

جب سامنے کا منظر دیکھتے اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

علینہ اس کے بے پناہ قریب کھڑی رو رہی تھی۔۔۔وہ اسے نجانے کیا کہہ رہا تھا۔۔۔کہ وہ مسلسل سر نفی میں ہلانے کے ساتھ ساتھ روئے بھی جا رہی تھی۔۔۔

وہ شخص اسے نرمی سے کچھ سمجھا رہا تھا۔۔۔علینہ نے اس کا ہاتھ بہت مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔۔

دروازے کی آہٹ پر دونوں نے ہی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ایس پی صاحبہ۔۔۔"

وہیں کھڑے کھڑے اس نے عفیرہ کو سرد نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"دیکھنے آئی تھی کہ تمہارے مزید کتنے چہرے، کتنے روپ ہیں۔۔ اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے میرے علاوہ اور کس کس کو استعمال کیا ہے تم نے۔۔۔"

عفیرہ دروازے میں کھڑی غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔

"ازمیر نے کسی کو بھی دھوکا نہیں دیا۔۔۔"

علینہ کو عفیرہ کا ازمیر کو اس طرح سے کہا جانا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

"تم سے بات نہیں کی میں نے۔۔۔ اس شخص سے بات کر رہی ہوں۔۔۔ جو جھوٹا اور فریبی ہے۔۔۔ جسے دوسروں کو استعمال کرنا آتا ہے۔۔۔ دلوں سے کھیلنے کا شوق ہے۔۔۔ خود کو نجانے سمجھتا کیا ہے۔۔۔"

عفیرہ کے غصے کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔

ازمیر نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا چاہتی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔علینہ ابھی بھی پورے استحقاق سے اس کے کمرے میں کھڑی تھی۔۔جو بات عفیرہ کو مزید غصہ دلا رہی تھی۔۔۔

"میں اچھے سے جانتی ہوں تم سب آپ میں ملے ہوئے ہو۔۔۔
اسی شخص کے ساتھ مل کر تم نے اپنے باپ کو قتل کروایا تھا

ں ہا۔۔ تم لوگوں کو کیا لگتا ہے۔۔ باقی سب کی طرح مجھے بھی بے وقوف بنالوگے۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر علینہ کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"دیکھیں ایس پی صاحبہ آپ کو پوری بات نہیں پتا۔۔ یہ ڈی سی ازمیر یوسف زئی ہے۔۔ ایماندار آفیسر۔۔۔۔ آپ اتنا بڑا الزام۔۔۔۔۔"

علینہ نے اسے وضاحت دینی چاہی تھی۔۔ جب اس سے بھی پہلے وہ ہاتھ اٹھاتا اسے کچھ بھی بولنے سے روک گیا تھا۔ اور اسے باہر جانے کو کہا تھا۔۔

"تم جاؤ باہر۔۔۔ میں زرا ایس پی صاحبہ کی سن لوں۔۔"

علینہ نے ایک خفگی بھری نگاہ عفیرہ پر ڈالی تھی۔۔۔ جس انسان کو ہمیشہ سے اس نے چاہا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس پر قبضہ جما چکی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ڈی سی صاحب۔۔۔ میں یہاں صرف اتنا کہنے آئی تھی کہ میرا جس انسان سے نکاح ہوا تھا۔۔۔ وہ میری آنکھوں کے سامنے مر چکا ہے۔۔۔ اب میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔

میں ارحم سے شادی کر سکتی ہوں۔۔ آپ میں اور اس میں فرق تو ویسے بھی کوئی نہیں ہے۔۔۔"

عفیرہ اسے غصے سے گھورتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔ جب اس کے قریب پہنچتے ازمیر نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اسے

اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔ عفیرہ اس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں
تھی۔۔

وہ سیدھی ازمیر کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔

علینہ نے سلگتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔جب اس کے
نکلتے ہی ازمیر نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔یہ منظر دیکھ
علینہ کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔
مگر وہ کر کچھ نہیں سکتی تھی۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟"

اس کی اس جارحانہ کاروائی پر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ اس سے دور ہوتے غصے سے بولی تھی۔۔

اس نے گھبرا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو بند ہو چکا تھا۔۔۔اس کی دھڑکنیں ایک پل کے لیے منجمد ہوئی تھیں۔۔

"بدتمیزی یہ نہیں وہ ہے جب آپ کر رہی ہیں۔۔۔وہ بھی اتنے دنوں سے۔۔۔"

وہ اس کو کلائی سے پکڑ کر دیوار سے لگا چکا تھا۔

"اب نہیں کروں گی۔۔۔"

عفیرہ کی رنگت غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ وہ جو اتنے دنوں سے اس شخص کے پیچھے پاگل ہوئے پھرتی اس سے ایک بار بات کرنے کو ترس رہی تھی۔

مگر ابھی کچھ دیر پہلے علینہ کو اس شخص کے ساتھ اس کے کمرے میں دیکھ وہ بہت زیادہ غصے میں آچکی تھی۔۔۔ جو دیکھ یہی لگ رہا تھا کہ اس شخص علینہ کے ساتھ تعلقات تھے۔۔۔

اس لڑکی کو اِس شخص کے کمرے میں دیکھ کر عفیرہ کے اندر آگ بھڑک رہی تھی۔۔۔ اگر ایسا ہی تھا تو اسے اس رات اپنے پاس

بلانے وہ نکاح کرنے اور اس کے دل و دماغ کو اپنا اسیر بنانے کا ظلم کیوں کیا تھا اس پر۔۔۔

وہ تو خیر خواہ بننا چاہتی تھی اس کی۔۔

پھر اس شخص نے یہ ستم کیوں ڈھایا تھا اس پر۔۔۔۔

وہ پہلے جیسے بھی جی رہی تھی۔۔ مگر اب اس شخص نے اسے بالکل بدل دیا تھا۔۔۔

وہ پہلے کبھی بھی کسی کے لیے اس حد تک پوزیسو نہیں ہوئی

تھی۔۔۔نہ کبھی اپنی زندگی میں کسی انسان کو اتنی اہمیت دی تھی

اور نہ کسی کو اپنی زندگی کا محور بنایا تھا۔

جو اس شخص کے لیے محسوس کر رہ تھی وہ۔۔

مگر اب اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس شخص نے اس سے کوئی

دشمنی ہی نکالی تھی۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو اس سے چھپانے کی کوشش کرتی وہاں سے ہٹنے ہی والی تھی جب ازمیر نے اس کے دونوں اطراف اپنے ہاتھ رکھتے اسے وہیں روک دیا تھا۔۔۔

"یہاں اس طرح سے میرے کمرے میں کیوں آئی ہیں آپ۔۔ اگر آپ کو کچھ کہنا ہی نہیں تھا۔۔۔ میری گرل فرینڈ کو بھی بھگا دیا آپ نے۔۔۔"

اس کی جانب جھکتے اس کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

عفیرہ اس پل اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے وہ خاص رنگ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔ وہ شدید غصے اور غم کی کیفیت کا شکار تھی۔۔۔

اس شخص کے ایک دم سے اتنے قریب آجانے کی وجہ سے عفیرہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر عفیرہ کو مزید غصہ آیا تھا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔ تم یہاں بہت مہذب انسان بنے پھر رہے ہونا۔۔۔ میں جانتی ہوں تم کتنے جنگلی اور وحشی انسان ہو۔۔۔ اور

مبارک ہو تم اسی لڑکی کو۔۔ مجھے نہیں رہنا تم جیسے انسان کے ساتھ۔۔۔ جسے میرے درد میری تکلیف کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔

جسے صرف دلوں سے کھیلنا آتا ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ اس طرح سے اپنا نام اور پہچان بدل کر مجھ سے اپنے آپ کو چھپا پاؤ گے۔۔"

اس کے سینے پر دباؤ ڈالتے عفیرہ نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ گہری نگاہوں سے اس کی حسین سراپے کو

دیکھتے ازمیر نے اس کی دونوں کلائیوں کو اس کی کمر پر باندھتے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

عفیرہ اس شخص کی جانب سے اس حرکت کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔

وہ ایک دم سے اس کے بے پناہ قریب آگئی تھی۔۔۔ ازمیر یوسف زئی کی گرم سانسیں عفیرہ کے چہرے سے ٹکرانے لگی تھیں۔۔۔

"پچھلے کتنے دنوں سے آپ ایک ہی بات کر رہی ہیں۔۔۔ میرا نکاح ہوا ہے آپ سے۔۔۔ آپ بیوی ہیں میری۔۔۔ مگر مجھے تو ایسا کچھ بھی یاد نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ میں نے کبھی ایسا کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔

اگر آپ کو میں اتنا اچھا لگا ہوں تو وہ مجھے بتا سکتی ہیں۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ہر طرح کا۔۔۔ میرا مطلب اتنی حسین ہیں آپ۔۔۔ آپ کو اپنی بیوی قبول کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔"

اس کو اپنے قریب تر کرتا وہ شخص عفیرہ کا چہرا غصے اور خفت سے

لال کر گیا تھا۔۔

عفیرہ نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے

بہت مضبوطی سے اپنے قریب کیے ہوئے تھا۔۔۔

عفیرہ اس کی گرفت میں ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

"میں نے کب کھیلا آپ کے دل سے۔۔۔؟؟"

وہ شخص انجان بننے کا ناٹک کرتا اس کا خون کھولا گیا تھا۔۔۔غصے اور غم کی شدت کے زیر اثر عفیرہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"لیومی۔۔۔۔"

وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔

"آپ خود آئی ہیں میرے پاس۔۔"

وہ اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔جبکہ نظریں اس کے حسین چہرے سے ٹکرا کر رہ گئی تھیں۔۔۔

جس کے چہرے کا گلابی پن کئی گنا بڑھا ہوا تھا۔۔۔وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"غلطی ہو گئی ہے مجھ سے۔۔۔اب دوبارہ کبھی نہیں آؤں گی یہاں۔۔۔"

عفیرہ نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ارد گرد سے جھٹکا تھا۔۔

ازمیر یوسف زئی خاموشی سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"سوچ لیں۔۔۔پھر ایسے نہ ہو۔۔۔کل کو پھر سے میری بیوی ہونے کا دعوے کرتے یہاں نہ پہنچ جایئے گا۔۔۔"

سیگریٹ سلگھاتے وہ شخص اس سے دور ہٹ گیا تھا۔۔۔ عجیب غرور اور گھمنڈ انداز تھا۔

ڈی سی کیا بن گیا تھا کہ اس شخص نے تو خود کو کوئی بہت ہی اوپر کی شے سمجھ لیا تھا۔۔۔

عفیرہ نے ایک غصے بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی اور وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔ سامنے کا منظر آنکھوں میں آئے آنسوؤں کی وجہ سے دھندلا گیا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔جب اس کے نکلتے ہی ازمیر یوسف زئی نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آنکھوں کی سرخی ایک دم سے بڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے آدھ جلا سیگریٹ مٹھی میں مسل دیا تھا۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"یہ شخص کیوں آیا میری زندگی میں۔۔۔کیسے زندگی گزار پاؤں گی اس جان لیوا روگ کے ساتھ۔۔۔"

آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے اس نے خود سے کہا تھا۔۔۔وہ اس شخص کی کمرے سے سیڑھیاں اتر کر

کوریڈور عبور کرتی باہر کی جانب جا رہی تھی۔۔۔۔۔جب اچانک سے کسی نے اس کی کمر میں اپنا مضبوط بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہاں اس وقت روشنیاں بہت مدھم تھیں۔۔۔۔انسان کا ہیولہ ہی دکھائی دے پا رہا تھا صرف۔۔۔

وہ دیکھ نہیں پائی تھی کہ مقابل کون تھا۔۔۔مگر جس جارحانہ طریقے سے اسے کھینچا گیا تھا۔۔۔وہ بنا دیکھے ہی سمجھ گئی تھی کہ مقابل کون تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔کیوں آئے ہو میرے پیچھے۔۔۔"

عفیرہ غصے سے چلائی تھی۔۔۔مقابل نے اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کر رکھا تھا۔۔۔

اس کی گرم سانسیں عفیرہ کو اپنی گردن پر محسوس ہوئی تھیں۔۔

"کیسی ہیں ایس پی صاحبہ۔۔۔؟؟سنا ہے مجھے ڈھونڈنے کے لیے جگہ جگہ بھٹکتی پھر رہی ہیں۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے لبوں کا دہکتا لمس چھوڑتا وہ اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

عفیرہ اس کی گرفت میں کسمسا کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہی گھمبیر بھاری لہجہ۔۔۔ عفیرہ کی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔۔۔

"مجھے خود میں تلاش کرو جانم۔۔۔ کسی اور سے میرے بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ایک بار دل سے پکارو۔۔۔۔ مجھے اپنی سانسوں سے بھی قریب پاؤ گی۔۔"

وہ اس کی شہہ رگ کو چھو رہا تھا۔۔۔ اسکے آگ اگلتے اعنابی ہونٹ اور اس کی بیرڈ کہ چبھن پر وہ اس کی بانہوں میں کسمسائی تھی۔۔۔

وہ شخص تو اوپر اپنے کمرے میں ہی تھا۔۔۔ پھر یہ۔۔۔ یہاں کیسے۔۔۔

عفیرہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔ یہ شخص آخر کر کیا رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

عفیرہ کو گردن کے بعد اب اس کے ان گستاخ لبوں کا لمس اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا آپ سے۔۔۔ مگر آپ نے اپنے محکمے
کے ساتھ مل کر اپنے ہی شوہر کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی
ہے۔۔۔جب خود مجھے ختم کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

میں نے اعتبار کیا تھا آپ پر۔۔۔ آپ نے میرے اعتبار کو ٹھیس
پہنچائی۔۔۔ آپ جانتی تھیں آپ کے محکمے کے لوگ مجھے ختم کر
دیں گے۔۔۔اس کے باوجود آپ نے ان کی بات پر یقین
کیا۔۔۔ مجھ پر نہیں۔۔۔

اور مجھے موت کے منہ میں لے آئیں۔۔۔"

اس شخص کے گستاخ ہونٹوں کا لمس کان سے ہوتے اس کے لبوں کے پاس آن ٹھہرا تھا۔۔۔ عفیرہ کی جان حلق میں اٹکنے لگی تھی۔۔

اس کے شکووں پر وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔ اس شخص کو لگتا تھا اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔۔ جان بوجھ کر اسے مروانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

عفیرہ نے کچھ بولنے کی کوشش کی ہی تھی جب وہ شخص اس کے لبوں کو اپنی قید میں لے گیا تھا۔۔۔

عفیرہ اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس شخص کا

دہکتا لمس اس کے اندر کے غصے کو واضع کر رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کی سانسیں اٹک چکی تھیں۔۔۔لبوں پر جلن کا بڑھنے لگا

تھا۔۔۔

وہ اس کے بے رحم لمس پر اس کی باہنوں میں لرز اٹھی تھی۔۔۔

مگر وہ شخص اسے بخشنے کے موڈ میں ہی نہیں تھا۔۔۔دھیرے

دھیرے وہ اس کی سانسوں کی مہک کو اپنے اندر اتارتا اس کی

سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیل رہا تھا۔۔۔

اتنے دنوں کی تشنگی تھی۔۔۔ ادھوراپن تھا۔۔۔ ایک رات کو وہ

ادھوراسا ملن۔۔۔۔

جس نے دل کی کسک کو ہوا دے دی تھی۔۔۔ عفیرہ کو لگا تھا اس

کی سانسیں رک جائیں گی۔

اس شخص کا دوسرا ہاتھ عفیرہ کے بالوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ جن

کی ملائمت کو محسوس کرتا وہ جیسے ان کی دلکشی اور خوبصورتی پر

ایمان لے آیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی یاد نے اسے ان گزرے دنوں میں بہت پاگل کر رکھا

تھا۔۔۔

آج وہی تڑپ باہر نکالنے کی باری آئی تھی تو یہ لڑکی اس کی

بانہوں میں پگھلنے لگی تھی۔۔۔

مگر اس کی تشنگی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ مقابل کو جیسے اس پر رحم آیا تھا۔۔

اس کی گداز سانسوں کو اکھڑتا دیکھ وہ اسے اپنے مزید قریب کر

گیا تھا۔۔

عفیرہ کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔وہ دونوں ہی اس وقت تاریکی میں کھڑے تھے۔۔۔

عفیرہ نے ابھی بھی اس کا چہرا نہیں دیکھا تھا۔۔لیکن اس کے شدت بھرے لمس پر عفیرہ بے حال ہو چکی تھی۔۔۔

لیکن وہ اس کی شرٹ سینے سے جکڑے اس شخص کو دور نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔جو یہی سمجھ رہا تھا کہ اس نے دھوکے سے اسے وہاں لا کر قتل کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

عفیرہ نے اسے وضاحت دینے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کو بولنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

کبھی اس کی سانسوں سے کھیلنے لگتا تھا۔۔ تو کبھی اس کی گردن کو اپنے لمس سے جھلسا کر رہ دیتا تھا۔۔۔

"کونسی بیوی اپنے شوہر کو یوں مروانے کے لیے دشمنوں کے سامنے پیش کرتی ہے۔۔۔ آپ خود مجھے ختم کروانا چاہتی تھی۔۔۔ پھر وہ رونے دھونے کا ناٹک کیوں کیا آپ نے۔۔

جیسے آپ میری محبت میں پاگل ہو چکی ہیں۔۔۔ ایک دن میں

کونسی محبت ہوتی ہے۔۔ خود کو کمرے میں قید کرے آپ کو کیا

لگتا تھا۔۔۔ یہ دکھاوا کرنے کی کوشش کریں گی کہ آپ مجھ سے

محبت کرنے لگی ہیں۔۔۔

آپ خود مجھے موت کے منہ میں لے کر گئیں۔۔۔ اور پھر خود ہی

مجھے پاگلوں کی طرح ڈھونڈتی پھر رہی ہیں۔۔۔ میں وہ نہیں ہو جو

آپ مجھے سمجھ رہی ہیں۔۔ اگر مجھے ڈھونڈنا چاہتی ہیں تو وہ کریں

جس سے میں خوش ہوں۔۔۔ جو میری دلی خوشی کا باعث ہو۔۔۔

مجھے یقین دلائیں کہ محبت کرتی ہیں آپ مجھ سے۔۔"

بوجھل بھاری لہجے میں بولتا وہ اس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔

اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے۔۔۔اس کا چہرا اپنے قریب کیے

وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"میں نے تمہیں مروانے کی کوشش نہیں کی ہے۔۔مجھے اندازہ

نہیں تھا کہ وہ تمہیں مار دیں گے۔۔۔وہ تمہیں زندہ پکڑنا چاہتے

تھے۔۔۔ مگر اس وقت مجھے یہ بات پتا چلی کہ تم بالکل ٹھیک کہہ

رہے تھے۔۔

یہ لوگ تم سے بہت زیادہ خوفزدہ تھے۔۔۔ جیسے اپنے راز کھلنے سے ڈر رہے ہوں۔۔۔ وہ بہت برے لوگ ہیں۔۔۔ میں ہر حال میں تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔ یہاں قانون انصاف کچھ نہیں ہے۔۔۔

تم جس طرح سے بھی ان کو ختم کرنے کی کوشش کرو گے۔۔۔ میں تمہارا ساتھ دوں گی۔۔۔ میں اس قانون سے بھی خلاف ورزی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔"

عفیرہ اس شخص کو اپنا یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جب اب اسے بالکل ٹھیک حق پر لگا تھا۔۔۔ جہاں سسٹم میں

اتنی ساری کالی بھیڑیں بیٹھیں تھیں۔۔۔

وہاں انصاف ملنے کی توقع کرنا واقعی بے وقوفی تھی۔۔۔ اس

قانون سے بغاوت کر کے ہی انصاف مل سکتا تھا۔۔۔

اس کی بات پر مقابل کے چہرے پر وہی زندگی سے بھرپور دلکش

مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ جس کو پچھلے اتنے دنوں سے اس نے

بہت زیادہ یاد کیا تھا۔۔۔

وہ جو اس کی وحشتنا کی سہتے ابھی بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔ مقابل نے اس کو وہ اپنی بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔

"میں کیسے بھروسہ کرلوں آپ پر۔۔۔ کیا پتا مجھے پھر سے اپنے جال میں پھنسا کر مروانا چاہتی ہوں آپ۔۔۔"

عفیرہ اسے مسلسل اپنا یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور یہ شخص اس کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ اس سے سخت بدگمان ہو چکا تھا۔۔۔

"تم ڈی سی۔۔۔۔۔"

وہ ابھی بولنے ہی والی تھی جب مقابل نے اس کے گداز لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔

"کہہ تو رہا ہوں پہنچانے مجھے۔۔۔ آپ کے پاس آپ کا ہی ہوں۔۔۔ پہچانیں مجھے۔۔۔۔ کچھ ایسا کریں کہ میں خود آپ کے سامنے آنے پر مجبور ہو جاؤں۔۔۔"

اس کا چہرا اپنی گرفت میں لیتا وہ جھکا تھا اور اس کے دونوں گالوں پر اپنے دیکھتے لب رکھتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔

عفیرہ تیزی سے باہر کی جانب آئی تھی۔۔۔ جیسے کسی بات کی

تصدیق کرنا چاہتی ہو۔۔۔

مگر وہ جیسے کی نیچے آئی ازمیر یوسف زئی سامنے ہی اسے نائل شاہ

اور باقی سب کی ساتھ کھڑا نظر آیا تھا۔۔

جو یہی ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ کہ وہ پہلے سے یہی پر موجود تھا۔۔۔

پھر بھی اس نے اپنی تصدیق کرنے کی خاطر وہاں موجود ایک

لڑکی سے بھی پوچھا تھا۔۔۔۔ جو کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ کب سے

یہاں پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

عفیرہ نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھتے سوچا تھا۔

کیا ازمیر یوسف واقعی ہی کوئی اور تھا۔۔۔اس کی پیشانی پسینے سے بھیگ چکی تھی۔۔۔ آخر چل کیا رہا تھا۔۔۔

جیسے فصیح عالم ازمیر یوسف زئی کا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ خانزادہ بھی انہیں کا کوئی بھائی ہو۔۔۔

عفیرہ کچھ دیر دور کھڑی اس شخص کو گھورتی رہی تھی۔۔۔

گردن پر اب بھی جلن کا احساس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کان کی لوح پر بھی اس کی شدت بھرے ہونٹوں کے نشانات واضح ہو رہے تھے۔۔۔وہ جنگلی ہی تھا۔۔۔

جس کے ساتھ جانتے بوجھتے اس نے زیارتی تو کی تھی۔۔۔ کہیں نہ کہیں وہ خود بھی یہ بات جانتی تھی کہ اس شخص کو جان سے مار دیں گے وہ۔۔۔۔

عفیرہ کچھ دیر وہاں کھڑی رہنے کے بعد وہاں سے نکل آئی تھی۔۔ کئی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟ ہمارے لوگوں کو چن چن کر مارا جا رہا ہے۔۔۔ کچھ بالکل غائب ہو چکے ہیں۔۔۔ اگر ایسا ہی رہا تھا بہت جلد ہمیں بھی ختم کر دیا جائے گا۔۔۔

وہ ہاتھ پر ہاتھ کر بیٹھں۔۔۔ کیا اس دن منہ کھولیں گے جب یہ لوگ ہمیں بالکل ختم کر دیں گے۔۔۔ اسے تو سب کے سامنے گولیوں سے بھون دیا تھا۔۔۔

پھر نجانے کون پیدا ہو گیا ہمارا نیا دشمنوں۔۔۔ جو ہمارے بارے میں سب جانتا ہے۔۔۔ میں نے کہا تھا آپ سے کہ اس ایس پی

کا بھی کام تمام کر دیں۔۔۔ مجھے عجیب ڈر سا لگتا ہے۔۔ جب وہ میری جانب دیکھتی ہے۔۔

نفرت اور قہر ٹپک رہا ہوتا ہے۔۔ جیسے ہم نے اس سے اس کی بہت قیمتی شے چھین لی ہو۔۔۔ تم نے ہی نہیں مروانے دیا اسے۔۔ خوبصورت لڑکیوں سے آپ کے بیٹے کی ہوس ختم بھی نہیں ہوتی۔۔۔"

وجاہت غصے سے کمرے ٹہل رہا تھا۔۔۔ ان کے دو آیسے لوگ غائب ہوئے تھے۔۔۔ جو اس کے پر گھناؤنے قدم سے واقف تھا۔۔۔

وجاہت ان کی وجہ سے پھس سکتا تھا۔۔۔ اس وقت جاوید صاحب سے غصے سے بات کرتے اس کے ارحم کو بھی ساتھ ہی گھسیٹا تھا۔۔۔

جاوید صاحب گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔ وہ زیادہ دھیان نہیں رکھ پائے تھے اس کی بات کا۔۔۔ جبکہ ارحم نے انتہائی خونخوار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو تم۔۔۔۔ یہ کیسے بات کر رہے ہو تم بابا سے۔۔۔ اگر تم اپنے لوگوں کو بھاگنے سے نہیں بچا پائے تو اس میں میرا اور بابا کا کیا قصور ہے۔۔"

ارحم جو خود اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔ اس کی بات پر بھڑک اٹھا تھا۔۔

"تمہارا ہی ہے۔۔۔ قبول کروا سے۔۔۔ وہ لڑکی جو کئی بار تمہیں ٹھکرا چکی ہے۔۔۔ تم واپس اسی کے پیچھے پاگل ہو۔۔"

وجاہت کو بھی اس کی بات پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

یہ تلخ کلامی آہستہ آہستہ بڑھنے لگی تھی۔۔ اور اگلے ہی لمحے ہاتھا پائی میں بدل گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔؟؟ یہ آپس میں کہیں دشمنوں

سے لڑنے کا ہے۔۔۔ جو ہمارے سر پر آن بیٹھا ہے۔۔۔ اگر ہم

ایسے ہی تماشائی بنے اپنی تباہی دیکھتے رہے تو بہت جلد بس کچھ ختم

ہو جائے گا۔۔۔ پہلے دشمن کو ڈھونڈو اور پھر اس کی کمزوری کی خبر

لگا کر اس پر ایسا وار کرو کہ وہ بلبلا اٹھے۔۔۔

یہ جو نیا ڈی سی آیا ہے۔۔۔ اس نے بہت زیادہ ہولڈ رکھ لیا ہے ہر

شے سے۔۔۔ پہلے والوں جیسا نہیں ہے وہ۔۔۔

اسے اپنے ساتھ کسی صورت شامل نہیں کر سکتے۔۔۔ بس کس

بھی طرح سے یا تو اس کا ٹرانسفر ہو جائے۔۔۔ یا پھر وہ ایسی جگہ

پہنچ جائیں۔۔۔ جہاں پر ہم نے ہم سے ٹکرانے والوں کو پہنچایا ہے۔۔۔"

جاوید صاحب نے غصے سے ان دونوں کو الگ کیا تھا۔۔۔ جو دونوں کے ایک دوسرے کا ماتھا اور ہونٹ پھوڑ چکے تھے۔۔۔ اور ابھی بھی خونخوار نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

جاوید صاحب نے جو بھی کہا تھا وہ اس پر اگری کرتے تھے۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ ابھی ظاہری طور پر ایک دوسرے سے اختلاف بھلا کر طاقور دشمن کے خاتمے کے لیے وہ ایک ہوئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماشاءاللہ۔۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔۔ ہماری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔"

وہ جیسے ہی تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ سامنے کھڑی نائمہ بیگم نے اس کی جانب دیکھتے محبت پاش لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اور آگے بڑھ کر بے اختیار اس کی نظر اتارلی تھی۔۔۔

عفیرہ نے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نائمہ بیگم کو آج اتنے وقت کے بعد اپنی بیٹی کی آنکھوں میں اداسی کم ہوتی دکھائی دی تھی۔۔

انہوں نے دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کی ڈھیروں دعائیں کی تھیں۔

آج وہ لوگ بھی اس کے ساتھ فصیح کی شادی میں شرکت کر رہے تھے۔۔۔

مگر عفیرہ نے بہت بڑی ہمت کر کے اس شخص کو اپنے سامنے لانے کی خاطر بلیک ساڑھی پہن تولی تھی۔۔۔ مگر پچھلی بار اس شخص نے اسکا جو حشر کیا تھا وہ یاد کرتے اس کے چہرے کی سرخی کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

مگر اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسا صرف اسے سامنے لانے کے لیے کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ پورا وقت اپنے پیرنٹس کا ہاتھ پکڑ کر ان کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔

وہ جو اتنے وقت سے اسے تڑپا رہا تھا۔۔۔ عفیرہ بھی اسے اپنے لیے تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔۔

بلیک ساڑھی میں ملبوس وہ اس وقت قیامت ہی ڈھا رہی تھی۔۔

اس نے جیسے ہی وہاں قدم رکھا۔۔۔وہاں باقی بہت ساری نگاہوں کے ساتھ دو سرخی مائل سلگتی ہوئی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

یہ لڑکی بہت اچھے سے سمجھتی تھی اسے۔۔۔اس نے اسے اپنے سامنے لانے کی خاطر اب یہ طریقہ اپنایا تھا۔۔۔عفیرہ کو اس شخص کی بات یاد آرہی تھی۔۔

جس نے اسے کہا تھا کہ جب بھی اس کی یاد آئے یہ ساڑھی پہن لینا۔۔۔وہ اسے اپنی سانسوں سے بھی زیادہ قریب پائے گی۔۔۔

عفیرہ نے یہ ہمت کر تو لی تھی مگر اس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

وہ وہاں اپنے پورے خاندان کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ شخص بے پناہ وجیہہ لگ رہا تھا۔ وہ جو بھی پہنتا تھا اس پر خوب جچتا تھا۔۔۔

وہ وہاں بہت ساری نگاہوں کا مرکز تھا۔۔۔علینہ اور ماہین سمیت اور بھی بہت ساری لڑکیوں کی نظریں سی پر تھیں۔۔۔۔جو بار بار اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔

عفیرہ جو کل سے پھر الجھی ہوئی تھی اس شخص کی آنکھ مچولی میں۔۔۔ آج ازمیر یوسف زئی کا یہ بے چین انداز دیکھ وہ اب اس شخص کا کھیل سمجھ چکی تھی۔۔۔

وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔ تڑپا رہا تھا۔۔ شاید اس کے دل کا حال جان گیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے ایسا کر رہا تھا۔۔

مگر اسے شاید خبر نہیں تھی کہ یہ لڑکی اپنی ان قاتلانہ اداؤں سے سیدھا اسکے دل پر وار کرے گی۔۔۔

زوبیہ بھی عفیرہ کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔نائمہ بیگم اور داور صاحب ہاجرہ بیگم سے ملنے ان کے پاس گئے تھے۔۔۔

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔مجھے ہمیشہ سے شوق تھا میرے ازمیر بھائی کی وائف آپ جیسی لڑکی ہو۔۔۔کیوٹ، معصوم اور غصے والی بھی۔۔"

اسکی جانب دیکھتے وہ بول رہی تھی۔۔۔جبکہ عفیرہ کے چہرے پر ایک دم سے سرخی آن ٹھہری تھی۔۔

وہ اتنے کھلے الفاظ میں یہ بات کیسے کر سکتی تھی۔۔ کیا وہ کچھ جانتی

تھی۔۔

عفیرہ حیرت زدہ سی کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟؟"

عفیرہ نے مڑ کر بڑوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ظفر صاحب بھی

وہاں آچکے تھے اور مل کر سب آپس میں کچھ بات کر رہے

تھے۔۔۔ اس گفتگو پر سب سے زیادہ حاوی وہی شخص ہو رہا

تھا۔۔۔

عفیرہ کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔یہ سب لوگ کیا باتیں کر رہے تھے۔۔۔

"ہم سب جانتے ہیں۔۔۔ آپ ہماری بھابھی ہیں۔۔۔ازمیر بھائی کی وائف۔۔۔یہاں موجود ہر انسان اس بات سے واقف ہے۔۔۔"

وردہ کے اس انکشاف پر عفیرہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آج نہیں پہلے سے یہ بات جانتے ہیں۔۔۔بس بھائی کے منع کرنے کی وجہ سے کبھی ظاہر نہیں کیا۔۔۔لیکن آج جب آپ آفیشلی پورے خاندان کے سامنے ہماری بھابھی بن رہی ہیں تو اب ہمیں بھی اجازت مل گئی ہے آپ سے کھل کر بات کرنے کی۔۔۔"

ان کے چہروں سے ان کی خوشی واضح ہو رہی تھی۔۔۔مگر عفیرہ وہ ابھی تک شاک میں ہی گھری کھڑی تھی۔۔۔

"آفیشلی مطلب۔۔۔؟؟"

اس نے درزیدہ نگاہوں سے اپنے بابا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو شاید اس شخص کی بات مان چکے تھے۔۔۔

آج اتنے عرصے بعد ان دونوں کو ایک ساتھ کھڑے دیکھ سب گھر والے بہت خوش نظر آرہے تھے۔۔۔

سب کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ عفیرہ کو لگا تھا کہ ایک وہی تھی جو ہر بات سے انجان تھی۔۔۔وہاں باقی سب سب کچھ جانتے تھے۔۔۔

"آپ کی اور ازمیر بھائی کی رخصتی ہونی ہے آج۔۔۔ جس کے لیے وہ سب کو منا رہے ہیں۔۔۔ اور سب مان بھی چکے ہیں۔۔۔"

زوبیہ نے اس کا ہاتھ تھامتے اس پر ایک اور بم گرایا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ کو لگا تھا کہ وہ ابھی چکرا کر گر جائے گی۔۔ وہ اس وقت سیاہ رنگ کی ہاف سلیوز ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔ جس کی اوپر سیاہ نگینوں سے بہت خوبصورت کام کیا گیا تھا۔۔۔

آرڈر کرنے پر ابھی ارجنٹ اسے یہی ساڑھی ملی تھی۔۔۔ جس کے بازوؤں اور پیچھے کی ڈیپ گلے کو اس نے اپنے کندھوں اور بازوؤں کے گرد اوڑھی شال سے کور کر رکھا تھا۔

کانوں میں بلیک کلر کے خوبصورت سے ٹاپس اور دونوں کلائیوں میں بلیک کلر کی چوڑیاں پہنے وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ وہ تیاری سے لیس ہو کر آئی تھی۔۔اس شخص کو تڑپانے کے لیے مگر وہ یہ کیوں بھول گئی تھی کہ یہ شخص اس سے دس قدم آگے چلتا تھا۔۔۔

وہ جو اس کے ہاتھ میں آئے بغیر فرار ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔

اس شخص نے اس کا بندوبست اس طرح سے کر لیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔

اس نے وہاں سب کی چہرے دیکھے تھے۔۔۔علینہ کی حالت سے صاف لگ رہا تھا کہ اس کے لیے یہ بات انتہائی قابلِ قبول تھی۔۔۔ مگر وہ کر کچھ نہیں سکتی تھی۔۔۔

وہ شخص سب کے سامنے رخصتی پر زور دے رہا تھا۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اپنے لیے اس لڑکی کی اہمیت کو واضع کر رہا تھا۔۔

عفیرہ کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسے پسینے چھوٹنے لگے تھے۔۔۔

شاید اب روبرو ہونے کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔۔

عفیرہ کو نائمہ بیگم اپنی جانب آتی دکھائی دی تھیں۔۔۔ اسی لمحے ہاتھ میں پکڑا عفیرہ کا موبائل وائبریٹ ہوا تھا۔۔۔

نوٹیفکیشن اوپن کر کے دیکھنے پر اس کی رنگت بھی انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔وہ دھمکی دے رہا تھا اسے۔

"انکار کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔ورنہ نتائج کی زمہ دار آپ خود ہونگی ایس پی صاحبہ۔۔۔"

عفیرہ نے نگاہیں اٹھا کر دور ہاجرہ بیگم کے پاس کھڑے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اسے دور سے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

"ایک پولیس والی کو دھمکی دینے کی غلطی مت کیجیے گاڈی سی صاحب۔۔۔بہت بھاری پڑے گا آپ پر۔۔۔میں انکار ہی کروں گی۔۔مجھے آپ کے ساتھ ہرگز نہیں رہنا۔۔۔"

عفیرہ نے اسے جواب دیا تھا۔۔۔نائمہ بیگم اس کا ہاتھ پکڑتے اندر کی جانب بڑھی گئی تھیں۔۔۔

"عفیرہ بیٹا ہم پہلے دن سے سب کچھ جانتے تھے۔۔۔ازمیر نے ہمیں پہلے ہی سب بتادیا تھا۔۔کیسے آپ کا نکاح ہوا۔۔آپ لوگوں کا ایک دوسرے سے دور ہونا۔۔۔اور ان دشمنوں کی سازش۔۔۔۔

وہ بول رہی تھیں۔۔۔اور عفیرہ کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"ازمیر نے کسی کھیل یا سازش کے تحت آپ سے نکاح نہیں کیا تھا۔۔۔ بلکہ اپنی خوشی اور ہم سب کی رضامندی سے کیا تھا۔۔۔ اس نکاح میں ہم سب شامل ہوئے تھے۔۔۔ تمہارے بابا اور ازمیر کے درمیان کبھی اختلافات تھے۔۔۔ مگر تمہاری خاطر ازمیر وہ سب اختلافات بھلانے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔

وہ جانتا تھا تم دشمنوں سے گھری ہوئی ہو۔۔۔وہ تمہیں اپنے نام سے محفوظ کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ تمہیں دشمنوں کی سازش سے بچانا

چاہتا تھا۔۔۔اس نے بہت کوشش کی تھی کہ تم اس پر یقین کرو۔۔اور اپنے محکمے میں چھپی کالی بھیڑوں کا اصلی چہرا دیکھو۔۔۔

مگر جب تم نے اس پر بھروسہ نہیں کیا تم نے وہاں پولیس کو بلوا کر اس کی لوکیشن دے دی۔۔۔تو اسے خود کو بچانے اور دشمنوں کو انہیں کے جال میں پھنسانے کے لیے وہ سب کرنا پڑا۔۔۔

آپ کو شاید اپنے غم میں اس بات کی خبر نہیں تھی کہ ایک مہینے تک آپ کا موبائل فون ٹریس ہو تا رہا ہے۔۔۔آپ جب یہاں آئی تھیں تو آپ کے پیچھے لوگوں کو انویسٹی گیشن کے لیے بیٹھا گیا تھا۔۔

ہم یہاں رہتے ہیں مگر یہ گھر باقی دنیا والوں کے لیے سالوں سے بند پڑا ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں ہماری حفاظت کس نے کی ہے اتنا وقت۔۔۔ ہمیں دنیا سے چھپا کر محفوظ رکھنے کے پیچھے بھی یہی شخص ہے۔۔

وہ کبھی کریمنل نہیں تھا۔۔ اس نے جو قتل کیے ہیں وہ اس وقت بہت ناگزیر تھے۔۔۔ ورنہ بہت تباہی آنی تھی۔۔۔ وہ بہت برے مافیہ سے منسلک معصوم لوگوں کو نقصان پہنچارہے تھے۔۔

ورنہ اگر ایسے ہی غیر قانونی قتل کرنے ہوتے تو ازمیر سب سے پہلے اے آئی جی جاوید کا کرتا۔۔۔

مگر اس نے ابھی ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ کیونکہ وہ ان تمام لوگوں کی گھناؤنے چہرے سامنے لا کر اسے ساری دنیا کے سامنے رسوا کرنے کے بعد اپنے انجام کو پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔"

نائمہ بیگم کی بات پر عفیرہ انہیں ساکت سی تکے گئی تھی۔۔۔ جو انکشاف پر انکشاف کر رہی تھیں۔۔

"اور ہاں۔۔ میرے داماد بیٹے کو مجرم مت سمجھنا اور خود سے کمتر بھی نہیں۔۔۔ وہ کوئی غنڈہ بدمعاش نہیں ہے۔۔۔ لندن سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اس نے۔۔۔"

نائمہ بیگم کی بات پر عفیرہ کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"مم میں ابھی اس رخصتی کے لیے بالکل بھی تیار نہیں ہوں۔۔۔ مجھے وقت چاہیے۔۔۔"

عفیرہ نے اپنی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

"عفیرہ ایسے نہیں کرتے۔۔۔ وہ شوہر ہے تمہارا۔۔۔ اتنا وقت مل تو چکا ہے نکاح کے بعد۔۔۔ وہ پوری عزت و احترام کے ساتھ

تمہیں سب کے سامنے اپنانا چاہتا ہے۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا آپ کو

اب مزید اعتراض کرنا چاہیے۔۔۔

ایک انسان کے صبر کو اتنا نہیں آزماتے۔۔۔بہت تکلیفیں دیکھی

ہیں ازمیر نے اپنی زندگی میں۔۔۔اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کو

باپ بن کر پالا ہے اس نے۔۔اپنے باپ کے سگے خونی رشتوں

کے چہروں کو نے نقاب ہوتے دیکھا ہے۔۔۔اپنے باپ کے

بھائیوں جیسے دوست تمہارے بابا کو خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا ہے

جب ازمیر کو ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔اگر

تمہارے بابا سامنے آکر گواہی دے دیتے تو شاید آج ازمیر کو

اپنے باپ کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔اب خوشیوں پر حق ہے اس کا۔۔۔ میں نے ازمیر کی آنکھوں میں آپ کے لیے بے پناہ چاہت دیکھی ہے۔۔ایسا مخلص انسان آپ کو دوبارہ نہیں مل سکتا۔۔۔"

اس کی بات پر نائمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور اس کے سارے اعتراض ختم کر دیئے تھے۔۔۔

عفیرہ کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔

"میں چینج کر لوں۔۔۔"

عفیرہ نے بے چارگی سے اپنی آخری بات منوانی چاہی تھی۔۔ اس شخص کو تڑپانے کا ارادہ کیا تھا اور وہ اب ایس کا خون خشک کر چکا تھا۔۔۔

عفیرہ نے یہاں آتے سوچا تھا کہ وہ اس کے سامنے اکیلے نہیں جائے گی۔۔۔ مگر یہاں تو اس شخص نے کایا ہی پلٹ دی تھی۔۔۔

"نہیں نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔ اتنی پیاری لگ رہی ہیں کہ میرے بھائی کو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آج ہی رخصتی کا فیصلہ کرنا پڑا۔۔۔"

اس کے باقی کے الفاظ زبان میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔جب ازمیر کی بہنیں اور کزنز نے اندر داخل ہوتے کہا تھا۔۔۔

اس کے سارے اعتراضات دبا دیئے تھے۔۔عفیرہ کو سوچنے سمجھنے کا بھی موقع نہیں دیا گیا تھا۔۔۔وہ سب اسے ازمیر یوسف زئی کے نام سے چھیڑنے لگی تھیں۔۔

زوبیہ کی بات پر عفیرہ کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔اسکے سر پر سرخ زرتار آنچل ڈال دیا گیا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد وہ ان سب کے جھرمٹ میں ازمیر یوسف زئی کے پاس سٹیج پر لائی گئی تھی۔۔۔

جہاں فصیح اپنی دلہن کے ساتھ پہلے سے موجود تھا۔۔۔

"بھابی میری کبھی کسی معاملے میں کوئی غلطی نہیں رہی۔۔۔ آپ

کو اب تک جتنا بھی تنگ کیا ہے۔۔۔ وہ سب آپ کے شوہر نامدار

کے کہنے میں آ کر کیا ہے۔۔۔ میں بہت معصوم ہوں قسم

سے۔۔۔ ماسٹر مائنڈ ہمیشہ یہی رہتے تھے۔۔

مجھے آپ سے پٹوانے میں بھی اور باقی سب کاموں میں بھی۔۔۔

"

فصیح نے اس کے پاس آتے اپنی صفائی پیش کی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کو سامنے کھڑے دیکھ عفیرہ کی دھڑکنوں کا شور اس قدر بڑھ چکا تھا کہ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ازمیر نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔ جس پر عفیرہ نے اپنا لرزتا کانپتا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔ جسے بہت مضبوطی سے اپنی گرفت میں مقید کرتا وہ اسے اپنے پہلو میں بیٹھا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ نے ایک بار بھی اس کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔ مگر اس شخص کی نظریں اسے پورا وقت اپنے اوپر محسوس ہوتی رہی تھیں۔۔۔

وہاں نیچے ایک جانب کھڑی ماہین کی حسرت بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

وہ اور ازمیر بچپن سے ایک دوسرے سے منسوب تھے۔۔
دونوں کے بیچ نارمل دوستی رہی تھی۔۔۔

ازمیر تھوڑا سنجیدہ اور کم گو تھا۔۔۔وہ بلاوجہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر ماہین چاہتی تھی کہ وہ اسے اہمیت دے۔۔۔۔
کیونکہ دوسری جانب انہیں کا کزن ارباب جس کی اور ازمیر کی ہمیشہ سے ایک دوسرے سے خار رہی تھی۔۔۔

وہ ماہین سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔

ماہین بھی ازمیر کو جیلس کرنے کی خاطر جان بوجھ کر ارباب کے قریب ہونے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔انہیں اکثر تنہا ایک ساتھ ایک کمرے میں بیٹھے دیکھا گیا تھا۔۔

جب اسے لگا کی ارباب کو بھی کزن سمجھ کر ازمیر اسے اگنور کر رہا ہے تو اس نے گھر سے باہر لڑکوں سے دوستیاں کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

وہ ایک انسان کی توجہ پانے کے لیے اپنے کی کردار کو ہی مشکوک کر گئی تھی۔۔۔

آصف صاحب اور احسان صاحب جو کہ ظفر صاحب کی دوسری بیوی سے تھے۔۔انہیں ہمیشہ ہاجرہ بیگم کے بیٹے اور اپنے سوتیلے بھائی سکندر یوسف زئی سے خار رہی تھی۔۔۔

جسے نیچا دکھانے کی خاطر وہ کچھ بھی کرتے تھے۔۔۔جب سکندر صاحب پر الزام لگا تھا تو بھائی کا ساتھ دینے کے بجائے ان کی لوکیشن لوگوں تک پہنچانے والے وہی تھی۔۔

جس جگہ پر جا کر ازمیر کے ماں باپ کو قتل کیا گیا تھا۔۔۔ آصف صاحب اپنے باپ کے ساتھ ساتھ ہاجرہ بیگم کی بھی جاگیر ہتھیانا چاہتے تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ بھائی کے مر جانے کے بعد بھی ان کو خوف خدا نہیں آیا تھا۔۔۔

اسے کمزور کرنے کے لیے انہوں نے اپنی بیٹی کو کھلی اجازت دے دی تھی کہ وہ اگر ازمیر سے منگنی توڑنا چاہتی تھی تو توڑ سکتی تھی۔۔ ان دونوں ازمیر بہت غصے میں رہنے لگا تھا۔۔۔

اس سے ایک دن پہلے ہی اس کی ماہین سے جیت بری لڑائی ہوئی تھی۔۔ اسی بات کو نظر میں رکھتے ہوئے۔۔۔اسے نیچا دکھانے کی

خاطر ماہین نے اس پر بہت الٹے سیدھے الزامات لگاتے اس سے منگنی توڑ کر ارباب سے کر لی تھی۔۔

اسے اور اس کے باپ کو لگا تھا کہ اسے فرق پڑے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

ازمیر کی جانب سے کسی بھی طرح کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا گیا تھا۔۔۔ اس نے ایسے ظاہر کیا تھا جیسے اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس وقت سے لے کر اب تک ماہین اپنی جگہ پر سلگ رہی تھی۔۔۔

اسے کسی صورت چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔اسے ارباب سے محبت نہیں تھی۔۔۔ مگر ازمیر کو جیلس کرنے کے لیے وہ جب ارباب کے قریب گئی تھی تو تب ارباب اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوا تھا۔۔۔

جواب اس کے شادی سے انکار کے باوجود کم نہیں ہو سکی تھی۔۔۔ہاں وہ اس پر غصہ تھا۔۔۔

اس سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔

ارباب اور ازمیر جو بظاہر ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے۔۔۔ ابھی کچھ وقت پہلے اسی پتا چلا تھا کہ فصیح کے ساتھ ساتھ وہ بھی ملا ہوا تھا اس سے۔۔۔ اور وہ دونوں ازمیر کی انڈر اس مشن میں اس کے ساتھ کام کر رہے تھے۔۔۔

ازمیر ہمیشہ دوسرے کاموں میں رہا تھا۔۔۔ خاندانی بزنس فصیح اور ارباب نے ہی سنبھالا تھا۔۔۔ باپ کے مرنے کے بعد دشمنوں سے بدلہ لینے کی خاطر اپنی پہچان چھپانے کی وجہ سے وہ اپنے نام کے ساتھ یوسف زئی نہیں لگاتا تھا۔۔

اسی کے نام کو استعمال کرتے ازمیر اس کا روپ دھار کر وجدان

شاہ کو قتل کرنے گیا تھا۔۔ اور وہاں اس تفتیشی افسر کو ایسے گھمایا

تھا کہ وہ بالکل گھوم کر رہ گئی تھی۔۔

اور ازمیر اس کی آنکھوں کے سامنے وجدان شاہ کا قتل کر پانے

میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

ازمیر پہلے سے جانتا تھا کہ داور صاحب کی بیٹی پولیس آفیسر

ہے۔۔۔ مگر اسے پہلی بار دیکھے دیکھنے کو اتفاق بھی وجدان شاہ

کے گھر پر ہوا تھا۔۔۔

وہ متاثر ہوا تھا اس لڑکی سے۔۔۔ جہاں باہر گیٹ پر کھڑے آفیسر ز اور نفری نے اسے ایسے ہی اندر بھیج دیا تھا۔۔۔ مگر وہ لڑکی اس کو پہلی نظر میں ہی مشکوک قرار دے گئی تھی۔۔۔

اور پھر اس کے بعد تو اس لڑکی کی ہر ادا بھانے لگی تھی۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△△

عفیرہ کو ازمیر کے سجے سجائے شاندار کمرے میں اُس کی سیج تک پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔ جہاں سر جھکائے بیٹھی وہ دل و جان سے اپنے ستمگر کی منتظر تھی۔۔۔۔

جس کے لیے وہ تڑپی بھی بہت تھی اور اُسے خود کے لیے تڑپایا بھی بہت تھا۔۔۔ عفیرہ کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

بہت کم وقت میں اس شخص نے روم کی بہت خوبصورت ڈیکوریشن کروائی تھی۔۔جو بے پناہ خوبصورت تھی۔۔۔ پھولوں کی مہک میں سانسیں بھرتی وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

جب دروازے پر ہوئی آہٹ کے ساتھ اُس کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔ ہتھیلیوں کی نمی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

آزمیر کے بھاری قدموں کی چاپ اُسے اپنے دل پر سنائی دی تھی۔۔

دروازہ لاک کرتا وہ اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔ عفیرہ کو لگا تھا مارے گھبراہٹ کے اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ قریب آتا عفیرہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

سرخ دوپٹہ اس کے شانوں پر پھیلا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ شال سے اس نے اپنی سلیوز کو اچھی طرح سے ڈھک رکھا تھا۔۔۔

وہ شخص سامنے کھڑا سیگریٹ لبوں میں دبا کر اسے سلگتا عفیرہ کو گہری نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔

"میں نے یہ لباس صرف اپنے سامنے پہننے کو کہا تھا۔۔"

اس لڑکی نے خود کو ساڑھی میں بھی پوری طرح سے کور کر رکھا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اس ایسے صرف اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

جبکہ عفیرہ تو اس وقت کسی اور ہی کیفیت کی زیر اثر تھی۔۔۔ کتنا تڑپی تھی وہ اس شخص کے لیے۔۔۔ اور وہ کل تک اس کی ضبط کا امتحان لیتا آیا تھا۔۔۔

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔؟؟"

عفیرہ اس کے قریب جاتی اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں جکڑتے غصے سے بولی تھی۔۔۔ اس کا چہرا بے انتہا سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کتنی بار دھتکارا ہے مجھے اپنے پاس آنے سے تم نے۔۔۔ کیا سمجھتے ہو تم خود کو۔۔۔؟؟ میں مر رہی ہوں تمہارے لیے۔۔۔ میرے دل میں بھی کوئی جگہ نہیں ہے تم جیسی بہروپیے کے لیے۔۔۔ جو صرف دھوکا دینا جانتا ہے۔۔

جسے صرف دلوں کو توڑنا آتا ہے۔۔۔ تمہاری موت کا سن کر میں کس کرب سے گزری تھی تمہیں زرا سا بھی اندازہ ہے۔۔۔"

وہ رو رہی تھی اور مسلسل اس سے اپنی تکلیفوں کو حساب مانگ رہی تھی۔۔۔

ازمیر کچھ دیر خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔ جیسے ہی ان حسین آنکھوں سے آنسو گالوں پر پھسلے وہ آگے ہوا تھا اور اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

اسکی کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے قریب تر کرتا اس کا سر اپنے مضبوط کشادہ سینے پر رکھتے اسے اپنی مضبوط باہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا۔۔۔ میں نے آپ کو کوئی دھوکا نہیں دیا ایس پی صاحب۔۔۔ آپ نے جیسا کہا تھا میں نے ویسا کیا۔۔۔ میں نے تو وہ رشتہ بہت ایمانداری سے نبھایا تھا۔۔۔

اور دل کا معاملہ بیچ میں کیسے آ گیا۔۔۔ کیا محبت کرنے لگی ہیں آپ مجھ سے۔۔۔؟؟"

اس کی ٹھوڑی تھام کر چہرا اوپر اٹھاتے یہ شخص اس وقت پہلے کی نسبت بہت نرمی سے پیش آ رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر عفیرہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ مگر خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے اس نے فوراً نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"تم جیسے جنگلی انسان سے کسی پاگل کو ہی محبت ہو سکتی ہے۔۔۔"

وہ غصے میں تھی۔۔۔اور یہ شخص اسے سیریس نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں اس شخص کے اعنابی لبوں پر وہی دل چھو لینے والی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کس جنگلی پن کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔زرا وضاحت کریں گی۔۔۔"

وہ اسے نارمل کر رہا تھا۔۔۔جبکہ اس کی باتوں پر وہ مزید کھول رہی تھی۔۔۔

اس سے دور ہونے کی کوشش میں وہ مزید قریب آگئی تھی۔۔۔

"یہ رخصتی کیوں کروائی تم نے۔۔۔جب کل تک تم مجھے اپنی

بیوی ماننے سے بھی انکاری تھے۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی اس نے ازمیر کی گرفت سے نکلنے کی کوشش

کی تھی۔۔

مگر ازمیر اس کی دونوں کلائیاں کمر پر باندھتا اسے اپنے مزید

قریب کر گیا تھا۔۔۔

"غصہ تھا آپ پر۔۔اسی وجہ سے انکاری تھا۔۔۔ آپ نے بھی تو مجھ پر بھروسہ کر کے اچھا نہیں کیا تھا۔۔۔کون سی بیوی سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنے شوہر کو موت کے منہ میں دھکیلتی ہے۔۔۔"

اس کے بے پناہ قریب جھک کر اس کی سانسوں کی مہک کو محسوس کرتے اس شخص کا لہجہ خمار آلود ہوا تھا۔۔۔

نرم گرم مہکتی سانسوں کی خوشبو جان لیوا تھی۔۔۔

"میں نہیں جانتی تھی کہ ایسا کچھ ہو گا۔۔۔ آئی سیور اگر مجھے خبر ہوتی تو میں تمہیں گرفتاری دینے کو نہ کہتی۔۔۔ میں تمہیں مروانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔"

عفیرہ نے اس کی بات کے جواب میں اسے یقین دلاتے کہا تھا۔۔۔

وہ اس پل اس شخص کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔ ان کی سانسیں ایک دوسرے میں الجھ رہی تھیں۔۔۔

بولنے پر لب ہولے سے ایک دوسرے کو چھو گئے تھے۔۔۔

"اب اعتبار کرتی ہو مجھ پر۔۔۔"

اس نے عفیرہ کے چہرے کے ایک ایک نقش کو وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔

اس کی بات کے جواب میں عفیرہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"میری غلطی اتنی بڑی نہیں تھی جتنی سزا ملی۔۔۔ تم جانتے تھے نہ کہ وہ لوگ تمہیں مار دیں گے۔۔۔ پھر کیوں آئے وہاں۔۔۔ مت آتے۔۔۔"

عفیرہ کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔اس کی یہ جان لیوا مسکان عفیرہ کی سانسیں تیز کر گئی تھی۔۔۔

"اگر نہ آتا تو میری ایس پی صاحبہ کو گلا ہونا تھا کہ میں وعدہ کر کے مکر گیا۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی پر لب رکھتے وہ اس پل عفیرہ کی آنکھوں میں اپنی مقناطیسی نگاہیں گاڑھتا اس کی سانسوں کی روانی کو بڑھا گیا تھا۔۔۔

اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتے وہ اس کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔ جبکہ عفیرہ

بنا پلکیں جھپکائے اس کی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھتی اس کے
وجیہہ نقوش کی دلکشی میں پوری طرح سے کھو گئی تھی۔۔

اس شخص کے لیے کتنا تڑپی تھی وہ۔۔۔

اس وقت وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔ سارا غصہ ساری خفگی
ایک دم سے جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کچھ وضاحتیں اس کے سامنے نائمہ بیگم کر چکی تھیں۔۔۔ اور باقی
کی اسے اب اس شخص سے چاہیے تھیں۔۔۔

"تم نے خود کو کیسے بچایا تھا۔۔ وہاں تو بہت سارے پولیس والے تھے۔۔۔"

عفیرہ اپنی نگاہوں کے ارتکاز پر شرمندہ ہوتی اس سے دور ہوتے بولی تھی۔۔۔

اس کے مسلسل مزاحمت کرنے پر وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

کیونکہ اس لڑکی کے تیور بتا رہے تھے کہ وہ جب تک اپنے سارے سوالوں کے جواب نہ پا لیتی وہ اس کو بخشنے والی نہیں تھی۔۔۔

"ان پولیس والوں میں کچھ اپنے بھی تھے۔۔۔ ایماندار اور میرے خیر خواہ۔۔۔ جیسے کہ اے آئی جی رفیق۔۔۔ میرے دشمن مجھ سے خوف کھا کر پیچھے کھڑے تھے۔۔۔ میں گاڑی سے کب نکلا اور کب میری جگہ پر وہ ڈیڈ باڈی رکھی گئی۔۔۔ ان کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہوا۔۔۔"

اس نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔

جبکہ عفیرہ رفیق صاحب کے بارے میں سن کر خوش ہوئی تھی۔۔۔کوئی تو تھا جو سچ کا ساتھی تھا۔۔۔

"علینہ شاہ سے کیا تعلق ہے تمہارا۔۔۔؟؟"

عفیرہ نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اس کی بے باک نگاہوں پر اپنی شال سے خود کو مزید اچھی طرح سے کور کیا تھا۔۔۔وہ اپنے دلنشین سراپے کو چادر میں چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

وہ بیڈ کے کنارے پر ہی ٹک گئی تھی۔۔ جبکہ ازمیر صوفے پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کے سوال پر اس شخص کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ وہ آج بھی اس کی قریب ہوتی تھی وہ شخص ایسے کی بات بے بات مسکراتا تھا۔۔۔ جیسے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اس کے پاس ہو۔۔۔

"دوست ہے میری۔۔۔ وہ دونوں بہن بھائی لندن میں میرے ساتھ تھے۔۔۔ وجدان شاہ نے صرف اپنی سیاست کی خاطر ان کی ماں کو بہت بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔۔۔ وہ نفرت کرتے

تھے اپنے باپ سے۔۔۔وجدان شاہ میرے بابا کے قتل میں بھی

شریک تھا۔۔۔وہ ایک ایماندار سیاست دان بننے کا دکھوا کرتا

ہے۔۔۔

مگر وہ اے آئی جی جاوید اور باقی اس طرح کے لوگوں کے ساتھ

کالے دھندوں میں ملوث تھا۔۔۔

اپنے اثرورسوخ سے ملک بھر کے بہت سارے سکول کالجز میں

منشیات کی سپلائی کر کے یہ آنے والی نسل کو تباہی کی جانب دھکیل

رہے ہیں۔۔۔ صرف اپنی خزانوں کا منہ بھرنے کے

لیے۔۔۔وہ دونوں بہن بھائی ساری زندگی آزاد ماحول میں رہے ہیں۔۔۔بولڈنیس اور کانفیڈنس گوروں جیسا ہی ہے۔۔۔

وہ بھی اپنے باپ کی حرکتوں کی وجہ سے بہت تنگ تھے۔۔۔جو اپنے مفاد کی وجہ سے اگر ان کی ماں کو مار سکتا تھا تو اس کے لیے ان دونوں کو مارنا بھی کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔وجدان شاہ کو ختم کرنے کے لیے مجھے پہلے کچھ وقت اس کا بوائے فرینڈ بن کر وجدان شاہ کے سامنے رہنا پڑا۔۔۔

اور پھر جو کچھ ہوا وہ آپ کے سامنے ہے۔۔۔وہاں بڑے بڑے تربیت گارڈز اور ایجنٹس نہیں پکڑ پائے مجھے۔۔۔ مگر تمہاری

زہانت نے بہت متاثر کیا مجھے۔۔۔ جس نے میری اور علینہ کی اتنی اچھی اداکاری کے باوجود بھی پہچان لیا مجھے۔۔۔ کہ قاتل میں ہی ہوں۔۔۔"

اس کی بات سنتے عفیرہ حیرت زدہ سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔۔ جس شخص کی آنکھوں کی خماری اسے دیکھ دیکھ کر بڑھنے لگی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اس وقت اس کے پسندیدہ لباس میں ملبوس سب کے سامنے مسز ازمیر یوسف زئی بن کر اس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔ اور وہ اپنے اندر اٹھتے جذبات کے طوفان پر قابو پاتا اسے ہر بات کہ وضاحت کر رہا تھا۔۔۔

اس نے اتنی دنوں سے اس لڑکی کو جتنا زچ کیا تھا۔۔۔وہ اسی بات کا بدلہ لے رہی تھی اس سے۔۔۔

"وہ نزدیکی اداکاری تھی صرف۔۔۔"

عفیرہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔جبکہ اس کے لہجے کی خفگی اور جلن محسوس کرتے اس شخص کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔۔

یہ لڑکی اسے کی جذبات کو مزید بھڑکا رہی تھی۔۔

اسکی خیر نہیں ہونے والی تھی اب۔۔۔

"آپ کو بھٹکانے کے لیے کیا گیا تھا سب۔۔۔ اور آپ بھٹک بھی گئی تھیں۔۔۔۔ ویسے آپ دور کھڑے ہو کر کیوں اتنا شرما رہی تھیں۔۔۔؟؟"

اس شخص کی شوخی پر عفیرہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص اس وقت اس سے کتنا اجنبی بنا ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کی تاثرات کو بہت اچھے سے نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔"

عفیرہ ماننے سے انکاری ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کی معنی خیز مسکراہٹ اور اعنابی لبوں کی جنبش پر وہ عفیرہ کی دھڑکنیں اس کے سینے میں اٹک گئی تھیں۔۔۔

"تم ڈی سی کیسے بنے۔۔؟؟"

اس لڑکی کے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔ وہ آدھ جلا سگریٹ نیچے پھینکتا اسے اپنے پیر سے مسل گیا تھا۔۔۔

"تین سال پہلے بنا تھا۔۔۔ کبھی فرصت میں اپنی ڈگریاں دکھاؤں گا۔۔۔ ٹارگٹ کلنگ تو میری پارٹ ٹائم تھی۔۔۔"

اپنا کوٹ اتار کر وہیں صوفے پر رکھتا وہ اب اپنی سلیوز کے بٹن کھولنے لگا تھا۔۔۔

عفیرہ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"فصیح تمہارا بھائی ہے۔۔۔ اس بیچارے کو بلاوجہ کیوں پھنسوایا۔۔۔"

عفیرہ ابھی بھی اسے باتوں میں الجھانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس شخص کے تیور اس وقت کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔۔۔

"میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر ان دونوں کا ہی کہنا تھا کہ اگر میں ایس پی صاحبہ کے ہاتھ لگ گیا تو وہ مجھے چھوڑیں گی نہیں۔۔۔ اسی وجہ سے ان دونوں کے اصرار پر فصیح کو بھیجا گیا۔۔۔ ورنہ آپ کی کسٹڈی میں میں خود آنا چاہتا تھا۔۔۔"

وہ اس کے قریب آچکا تھا۔۔۔ جب عفیرہ اس کی سائیڈ سے نکلتی ڈریسنگ مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ازمیر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کے وجود کی کپکپاہٹ نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

فرار ہونے کی یہ معصوم سے کوششیں اس کا دل لوٹ رہی تھیں۔۔۔

"مگر میں نے جسے گرفتار کیا وہ تم ہی تھے۔۔۔پھر وہاں فصیح کیسے آیا۔۔۔"

سوالوں کے سلسلے ختم ہونے کو نہیں آرہے تھے۔۔۔یہ لڑکی اسے اپنی قریب بھی نہیں بھٹکنے دے رہی تھی۔۔

مجرموں کو للکارنے والی اس ایس پی کی حالت اس وقت کسی سہمی ہرنی سے کم نہیں تھی۔۔

"چلتی گاڑی سے یہ تبادلہ ہوا تھا۔۔۔ آپ کے پولیس اہلکاروں کی مدد سے۔۔۔"

وہ شخص بہت ہی زیادہ شرافت کا مظاہرہ کر کے اس کے ایک ایک سوال کا جواب دے رہا تھا۔۔۔

"تمہارے ساتھ کون کون ملا ہوا تھا۔۔۔؟؟"

عفیرہ کو مرر میں اپنے پیچھے اس کا عکس دکھائی دیا تھا۔۔

اس کی سوال کرتی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

"آپ کے علاوہ باقی سارے ایماندار لوگ۔۔۔جو سسٹم سے ان کالی بھیڑوں کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔۔اور جانتے ہیں کہ یہ کسی ایک انسان کا کام نہیں ہے۔۔۔"

اس کے جواب پر عفیرہ کے لب حیرت و بے یقینی سے واں ہوئے تھے۔۔۔

یہ دلفریب منظر دیکھتے مقابل کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے وہ اسے اپنے قریب تر کرتا ان لبوں کو نرمی بھرے انداز میں اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔ مگر نرمی میں بھی بے پناہ شدت تھی۔۔۔

عفیرہ اپنی جگہ کانپ گئی تھی۔۔۔ وہ ہولے ہولے اس کی سانسوں کی مہک کو اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔

"اس رات کی طرح آج کی رات نجی باتوں پر ہی ٹرخانے کا ارادہ ہے میری ظالم ایس پی۔۔۔"

اس نے عفیرہ کے کندھوں سے شال کو سرکانا چاہا تھا۔۔۔۔وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر عفیرہ کی رنگت مارے شرم کے سرخ اناڑی ہو چکی تھی۔۔۔

اس شخص کی گھمبیر سرگوشی پر اس رات کو یاد کرتے عفیرہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں۔۔

دھڑکنوں میں ایک دم سے طوفان برپا ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کی سنگت میں گزری اس ایک رات نے اس لڑکی کے دل کو پوری طرح سے اپنا اسیر بنالیا تھا۔۔۔وہ ہر ملاقات میں اس کے دل پر نقش چھوڑ کر جاتا تھا۔۔۔

جسے اس نے خود سے بھی چھپار کھا تھا۔۔۔ مگر اس رات کے بعد سے تو عفیرہ کے دل کی دنیا بالکل بدل گئی تھی۔۔

"یہ رشتہ صرف اس رات کے لیے بنا تھا۔۔۔ تمہارے دل میں میرے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ تم اگر میرے سے ٹائم پاس۔۔۔۔۔"

عفیرہ کی بات ابھی مکمل نہیں ہوتی تھی جب وہ اس کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کرتا اس کی شال اتار کر دور اچھال گیا تھا۔۔۔ عفیرہ اس کی اس جارحانہ کاروائی کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔چادر کھینچنے کی وجہ سے اس کی ساڑھی کا پلو بھی ساتھ ہی کھل گیا تھا۔۔۔ جس وہ بہت اچھے سے پن اپ کیے ہوئے تھی۔۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو مسز ازمیر یوسف زئی۔۔یہ نکاح کوئی عارضی تعلق یا وقت گزاری کے لیے نہیں کیا گیا

تھا۔۔۔ پہلی نظر میں آپ کو وجدان شاہ کے گھر میں دیکھ کر مجھے اچھی لگی تھیں آپ ایس پی صاحبہ۔۔۔

آپ کی بہادری اور بے خوفی نے بہت متاثر کیا تھا مجھے۔۔۔ آپ پر گولی چلانے کے بعد نجانے کتنے دن بے سکون رہا تھا میں۔۔۔ اس وقت تک یہ سکون نہیں ملا تھا۔۔۔ جب تک آپ کے ہاتھوں اپنے وجود پر گولی کھا کر ویسی ہی تکلیف محسوس نہیں کر لی تھی۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ گرم سانسوں سے اس کے چہرے کو جھلسا کے رکھ گیا تھا۔

اس کے غصے سے لگ رہا تھا کہ اسے عفیرہ کی بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔

"یہ سچ ہے کہ میں پہلے تمہیں اپنے ساتھ اپنے کام میں استعمال کرنا چاہتا تھا۔۔۔ کیونکہ تم میرے سب سے بڑے دشمن کے قریب تھی۔۔۔وہ شخص بیٹی مانتا تھا تمہیں۔۔۔اور دوسری جانب تم داور انکل کی سگی اولاد تھی۔۔۔

دونوں سے ہی میرے بہت حساب نکلتے تھے۔۔۔ مگر میرا دل ایسا کرنے کے لیے نہیں مانا تھا۔ تم نجانے کب اور کہاں میرے دل

کو اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔جب انہیں دنوں۔۔۔۔ مجھ تک ایک لیٹر پہنچا تھا۔۔۔

جس میں تمہیں مارنے کے لیے کہا گیا تھا۔۔اور ساتھ ہی اس کا بھاری معاوضہ بھی تھا۔۔۔ میری ٹیم کے کچھ لوگ واضح طور پر ٹارگٹ کلر کے نام سے سامنے آتے تھے۔۔۔یہ سیاسی اور وی آئی پی شخصیت جو اپنا نام بیچ میں لائے بغیر اپنی راہ میں روکاوٹ لوگوں کو ایسے ہی پیسہ دے کر مرواتے تھے۔۔۔میری ٹیم نے کبھی کسی کا ناحق خون نہیں بہایا تھا۔۔۔

ان کا خاص مقصد ہی یہی تھی کہ دشمنوں کی اگلی چال جان سکیں۔۔۔"

اس کے گالوں پر پانی دہکتے لب رکھتے وہ بول رہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات سنتے عفیرہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے کون مروانا چاہتا تھا۔۔۔ اس نے یہی سوال ازمیر سے کیا تھا۔۔۔

"تمہارے جاوید انکل۔۔۔ جو تمہیں بیٹی مانتے تھے۔۔۔"

ازمیر کے اس انکشاف پر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

زندگی میں کیسے کیسے لوگوں کو اپنا مانا تھا اس نے۔۔۔کیسے کیسے چہرے سامنے آئے تھے اس کے۔۔۔

عفیرہ کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی تھی۔۔۔جسے اس شخص نے جھک کر اپنے لبوں سے چن لیا تھا۔۔۔

"ایسے گھٹیا لوگوں کے لیے ان آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں میں آئندہ۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کو وارن کر گیا تھا۔۔۔

عفیرہ اس کے بے پناہ قریب کھڑی تھی۔۔۔

اسے ایک دم سے اپنے حلیے کا خیال آیا تو اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"باقی باتیں کل کے لیے رکھتے ہیں۔۔۔ آج کی اس مہکتی کو پوری طرح سے میرے نام کر دو جانم۔۔۔۔"

اپنی بات مکمل کرتا وہ اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کرتا کچھ وقت کے لیے اسے دنیا و مافیہا کا ہوش بھلا گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس وقت سیاہ رنگ کی ساڑھی میں ملبوس اس کا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔اوپر سے لبوں پر جو سرخ گلال لگا رکھا تھا۔۔۔اس نے حالت ویسے ہی خراب کر رکھی تھی۔۔۔

عفیرہ کو قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ اس شخص کو تڑپانے کے لیے کی گئ اس کی یہ تیاری اس کی اپنی شامت لے آئے گی۔۔۔

اس شخص کی شدت پسندی پر عفیرہ کو اپنے ہونٹ جلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔وہ اس کی سانسوں میں پوری طرح سے اپنی سانسیں گھول رہا تھا۔۔۔وہ اس کو چند لمحے سانسیں لینے کا موقع

دیتے اگلے ہی لمحے پہلے سے بھی زیادہ شدت بھرے انداز میں اس کی سانسوں پر قابض ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ جب بھی اسے چھوتا تھا خود پر سے اختیار کھو دیتا تھا۔۔۔

عفیرہ کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔۔۔ مگر اس نے جدا ہونے کی کوشش اب بھی نہیں کی تھی۔۔۔ اس کے نازک ہونٹ اس شخص کی رحم و کرم پر تھے۔۔۔ جن کی جلن میں ہر لمحے اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

ازمیر کے گستاخ ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتے وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس نے ازمیر کی شرٹ کو مزید سختی سے جکڑ لیا تھا۔۔۔وہ اب ہونٹوں سے ہوتا اس کے چہرے، گردن سب کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا اپنی تشنگی کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اتنا وقت وہ اس سے دور رہا تھا۔۔دل کی پیاس بجھائے نہیں بجھ رہی تھی۔۔۔

اس کے لمس کی وہ تشنگی جو اس رات ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔وہ آج سود سمیت پوری ہوئی تھی۔۔۔۔

اس لڑکی کو اس شخص کے اندر بھڑکتے جذبات کی تپش کا اندازہ

بھی نہیں تھا۔۔۔

"مجھے خبر نہیں تھی کہ میرے مرنے پر تم ایسے تڑپ تڑپ کر

روؤ گی۔۔۔ وہ لمحہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ تھا۔۔۔

جب مجھے اس بات کا ادراک ہوا تھا کہ تم بھی میری اسیری میں

مبتلا ہو۔۔۔

اس سفر میں اکیلا نہیں ہونے ہوں میں۔۔۔۔"

اس شخص کی گستاخیاں آہستہ آہستہ بڑھنے لگی تھیں۔۔۔۔ عفیرہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔

اوپر سے اس شخص کی محبت بھری سرگوشیاں۔۔۔ دل کے اندر ایک بہت حسین دنیا بسا گئی تھیں۔۔۔

وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

اس کی نازک کمر کو اپنے شکنجے میں سختی سے جکڑتا اس کے بالوں کو ہر قید سے آزاد کرتا ان میں اپنا چہرا چھپا گیا تھا۔۔۔

ان کی دلفریب مہک ازمیر کے اعصاب پر سنوار ہونے لگی تھی۔۔۔ جن میں چہرا چھپائے وہ اس کی گردن کو ہونٹوں سے چھونے لگا تھا۔۔۔ اس کی بیرڈ کی چبھن عفیرہ کے پورے وجود میں ہلچل پیدا کر رہی تھی۔۔۔ جلن کے احساس سے اس کے لبوں سے سسکاری نکلی تھی۔

کسمساتے اس نے ازمیر کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتے اس کو روکنا چاہا تھا۔۔۔ اس کی گردن دہک اٹھی تھی۔۔

"اس رات میں نے تمہاری مانی تھی۔۔۔ آج صرف میری چلے گی۔۔۔"

اس شخص کے آگے آج اس کی ایک بھی نہیں چل رہی تھی۔۔۔

اس رات اس شخص کی تڑپ یاد کرتے عفیرہ کی سانسیں سینے میں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

کتنے مشکل سے اس شخص نے خود کو روکا تھا۔۔۔

آج اس کو روکنا اس شخص کے ساتھ ناانصافی تھی۔۔۔ جو وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے لرزتے کانپتے اس اپنی محبت میں پاگل دیوانے ہوتے شخص کی بانہوں میں اپنے آپ کو سونپ دیا تھا۔۔۔۔

یہ شخص اس کی خوشبو محسوس کرتے مدہوش ہو جاتا تھا۔۔۔وہ

اپنی طرف سے اسے نرمی سے چھوتا تھا۔۔۔ مگر اس کی نرمی بھی

عفیرہ کی جان نکال دیتی تھی۔۔۔

وہ اس کی قربت کا خواہاں تھا اور اسے خود سے دور کرنے کو ایک

پل کے لیے بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

اس شخص کی سرگوشیاں عفیرہ کو جی جان سے کپکپا رہی تھی۔۔۔

اس نے ہجر میں ایک ایک لمحہ کتنی مشکل سے گزارہ تھا۔۔۔

جس کا اظہار وہ لمحے کے ساتھ بڑھتی اپنی شدتوں سے کر رہا تھا۔۔

عفیرہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ مگر وہ پھر بھی خود کو پوری طرح سے اس شخص کے رحم و کرم پر چھوڑے ہوئے تھی۔۔۔

اس شخص کی بے باکیوں پر عفیرہ اپنی ساڑھی کا حشر بگڑتا دیکھ وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

جو اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ خود سے دور کیے بغیر اسے اپنی مضبوط بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ عفیرہ کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔

اس بیڈ پر لیٹا تا وہ اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

عفیرہ کے دونوں ہاتھ ازمیر کے ہاتھوں میں قید سر کے اوپر لاک تھے۔۔۔ جبکہ کمر پر سرکتے اس کے ہاتھ کا شدت بھرا لمس عفیرہ کی دھڑکنیں سینے میں دوہری کر گیا تھا۔۔۔ عفیرہ کو لگ رہا تھا کہ اس کی سانسیں کسی بھی وقت تھم جائیں گی۔۔۔ وہ مزید اس شخص کی جنونیت برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

وہ آج اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔ اس کا دل اب اس کو پوری طرح سے اپنا بنانے پر بضد تھا۔۔۔ اتنے دنوں سے دل میں

پچھلی بے قراری کو کم کرنا چاہتا تھا۔۔ اپنے آپ کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ پوری طرح سے اس کی ہی تھی۔۔۔

اس کی دھڑکنوں میں دھڑکتے اپنے نام کی پکار سننے کا خواہشمند تھا

وہ۔۔

اس کی گھمبیر بھاری سرگوشی عفیرہ کی دھڑکنیں سینے میں ہی سمیٹ گئی تھی۔۔۔اس نے اپنی گھنیری پلکوں کی جھالر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ اس لمحے اسے ازمیر یوسف زئی کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا طوفان نظر آیا تھا۔۔۔اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"میری زندگی میں کبھی کوئی ایسی لڑکی آئے گی جو مجھے ایسے اپنا دیوانہ بنالے گی۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔اپنے قانون کی قید میں تو گرفتار نہیں کرپائیں آپ ایس پی صاحبہ۔۔۔مگر یہ محبت کی قید اس قید سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔۔۔اپنے دل کے ساتھ ہوئے اس حسین اور دلفریب حادثے پر ازمیر یوسف زئی بے پناہ خوش ہے۔۔۔"

اس شخص کی شدتیں لمحہ بالمحہ بڑھنے لگی تھیں۔۔۔

عفیرہ کا دل کانپ رہا تھا۔۔۔جس شخص کی زرا سی قربت اسے حال سے بے حال کردیتی تھی اس کے نازک دل پر قیامت ڈھا

دیتی تھی۔۔۔ آج اس کا یہ دیوانگی بھرا روپ اس کے دل ودماغ کو پوری طرح سے جکڑ گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئی تھی۔۔۔

وہ شیرنی اس وقت سہمی ہرنی بنی اس شخص کی بانہوں میں قید تھی۔۔۔ جس نے بہت کم عرصے میں اس کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔ وہ اس کے لیے بہت قیمتی تھا۔۔

جس کے بغیر زندگی ادھوری اور ویران تھی۔۔۔

جس کی محبت اور دیوانگی کے بغیر زندگی بے رنگ تھی۔۔۔۔

ازمیر کے لب اس کی گردن پر جا بجا گردش کرتے عفیرہ کی جان نکال گئے تھے۔۔۔وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

سانسیں بوجھل ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ شخص اسے اپنی طلسم میں جکڑ رہا تھا۔۔۔

اور وہ آہستہ آہستہ اس میں قید ہوتی اس کی شدتوں پر سمٹتی اس کی بانہوں میں چھپ گئی تھی۔۔۔

کچھ لمحے بعد اسے اپنی ساڑھی پر اس شخص کی گرفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔عفیرہ اس شخص کی بے باکیوں اور شدتوں پر اس کی

پناہوں میں سمیٹتی خود کو پوری طرح سے اس کے حوالے کر گئی

تھی۔۔

جو اس کے کانوں میں محبت بھری سرگوشیاں کرتا اسے پوری

طرح سے اپنی دنیا میں گم کر گیا تھا۔۔۔

اس کی پناہوں میں مہکتے عفیرہ کے لبوں پر بے پناہ حسین

مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

جس پر دل و جان سے فدا ہوتا وہ شخص اسے مزید خود میں سمیٹ

گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہمیں نقصان پر نقصان ہو رہا ہے۔۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہمارے بندوں کو مارا جا رہا ہے۔۔۔ آپ کو ابھی بھی یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔۔۔ وہ انسان مرا نہیں ہے۔۔۔

زندہ ہے وہ۔۔۔ بے وقوف بنایا ہے اس نے ہمیں۔۔۔ اور اس لڑکی نے بھی۔۔۔

میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا اب۔۔۔۔ کل رات منشیات کے دو اڈوں پر ہونے والے حملوں کی وجہ سے میرے بھائی مارے گئے

ہیں۔۔۔ آپ ابھی بھی مجھے صبر کی تلقین کر رہے ہیں۔۔۔ مجھے یہ ڈی سی بھی ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔

آپ لوگوں کو بولا تھا اسے زندہ گرفتار کرو۔۔ تاکہ ہمارے پاس اس بات کا ثبوت ہو کہ مار چکے ہیں ہم اسے۔۔۔ مگر آپ جیسا ڈرپورک انسان پہلے کہیں نہیں دیکھا میں نے۔۔۔ ایک کام کرکے آپ جاکر گھر بیٹھ جائیں۔۔۔۔ وہاں سب سے زیادہ محفوظ رہیں گے آپ۔۔۔"

وجاہت غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ ختم کر دے۔۔۔اس کے دو بھائی مارے گئے تھے۔۔۔اس کا گھر اجڑ گیا تھا۔۔۔

جو انسان اب تک دوسروں کے گھر اجاڑتا آیا تھا۔۔۔ آج جب اس کے ساتھ یہ سب ہو رہا تھا تو اس سے برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہاں اس وقت وہ با اثر لوگ بھی بیٹھے تھے۔۔۔جن کی راتوں کی نیند اڑ چکی تھیں۔۔۔

چوہدری منصور اور سردار اکمل اس وقت خوفزدہ ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔ کبھی بھی ان کا وقت آ سکتا تھا۔۔۔

یہ وہ لوگ تھے جن کا جرم اتنا زیادہ تھا کہ انہیں قتل نہیں کیا گیا تھا۔۔۔ ان کو زندہ رکھ کر ہی عبرت بنائے جانے کا ارادہ تھا ازمیر یوسف زئی کا۔۔

اس کے باپ کو مینٹلی ٹارچر کرنے والے یہی لوگ تھے۔۔۔ جو ملک کو لوٹ رہے تھے۔۔۔

اور جب اس کے بارے میں ایک آزاد صحافی نے اپنی رائے دینی چاہی تھی تو انہوں نے اس کے گھر میں گھس کر اسے اور اسکی بیوی کو مروا دیا تھا۔۔

جن میں پولیس کے وہ بڑے افسران بھی شامل تھے۔۔۔۔بہت سارے تو اب اپنے انجام کو پہنچ چکے تھے۔۔۔

جاوید احمد اور اس کے بیٹے ارحم کے ہوش بھی اس وقت بالکل اڑے ہوئے تھے۔۔ ان کو زیادہ خوف تھا کبھی بھی تلوار ان کے سر پر لٹک سکتی تھی۔۔۔

"ایک ہی حل ہے ہم سب کے بچنے کا اور اس شخص کو سامنے لانے کا۔۔۔"

کافی دیر بعد جاوید احمد کافی دیر کی سوچ وبچار کے بعد بولے تھے۔۔۔

"جلدی بتاؤ پھر جاوید۔۔۔ جس بات کا انتظار کر رہے ہو۔۔۔ جب وہ ہمارے سر پر پہنچ کر ہماری گردنیں کاٹ دے گا۔۔۔"

سردار اکمل نے بے چینی سے کہا تھا۔۔اسے اس کے سیکرٹری کی کالز آرہی تھیں۔۔۔جسے وہ مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔۔

"ایس پی عفیرہ اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔۔۔بیوی ہے اس کی۔۔۔ غیرت مند باپ کا بیٹا ہے۔۔۔ مر گیا مگر اپنی عزت اور ضمیر کا سودا نہیں کیا یہ بھی کبھی نہیں کرے گا۔۔۔یہ لڑکی ہمیں اس تک لانے کی وجہ بنے گی۔۔

اب تک ہر کام بہت ایمانداری سے کیا ہے اس نے۔۔۔ مر جائے گی اگر اس کی وردی پر دھبہ لگا تو۔۔۔ ارحم جاؤ اور اس کے خلاف غداری کا کیس بنا کر اریسٹ کرواؤ اسے۔۔ میڈیا پر ایسا بدنام کرو کے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ بچے۔ جیسے اس کے باپ کے ساتھ کیا تھا۔۔

اور پھر اس شخص کو بولا جائے گا کہ اگر اپنی بیوی کو بچانا چاہتا ہے تو اسے یہاں پولیس سٹیشن آنا ہو گا خالی ہاتھ۔۔ اگر اس نے زرا سی بھی ہوشیاری کی تو مار دینا اس لڑکی کو۔۔۔ اور کہہ دیں گے باپ کی طرح خودکشی کرلی اس نے۔۔۔۔"

جاوید احمد کی بات پر وہاں سب کے چہروں پر جیسے موت کا سناٹا کچھ کم ہوا تھا۔

سردار اکمل بار بار آتی کال کو سنتے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ اسے خبر نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ایس پی عفیرہ کے خلاف ہر دوسرے نیوز چینل پر خبر نشر کر دی گئ تھی۔۔اسے اس کے آفس تو اریسٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔

اس پر بہت سارے کیس ڈالے گئے تھے۔۔۔اسے ایمان فروش اور نجانے کیسے کیسے برے لفظوں سے پکارا جا رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ یہ سب اس کے لیے بولا جا رہا تھا۔۔ جس نے اب ایک روپیہ بھی حرام کا نہیں کھایا تھا۔۔اسے جب اریسٹ کر کے گاڑی میں بیٹھایا جا رہا تھا تو وہاں پر میڈیا بڑی تعداد میں موجود تھی۔۔

اس سے سوال کیے جا رہے تھے۔۔۔جو روح کو چھلنی کر دینے والے تھے۔۔۔وہ اس سب کے لیے ذہنی طور پر بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔اسے خبر نہیں تھی یہ لوگ اس حد تک گر جائیں گے۔۔۔

اس کے گھر والوں تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔یوسف زئی مینشن میں بھی سب گہرے صدمے میں تھے۔۔۔

وہ جانتے تھے عفیرہ کے خلاف یہ جھوٹا الزام تھا۔۔۔اس کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔

زوبیہ نے روتے ہوئے ازمیر کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ جو اس وقت بند جا

رہا تھا۔۔

ارباب، فصیح۔۔۔ کسی کو بھی فون نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

ان سب کی سانسیں سولی پر اٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

نائمہ بیگم رو رہی تھیں۔۔۔ اور داور صاحب کو ماضی کے دردناک

لمحے یاد آئے تھے جب انہیں بھی ایسے ہی اپنی ایمانداری کی سزا

دی گئی تھی۔۔۔

عفیرہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ روک نہیں پائی تھی اپنے آنسوؤں کو۔۔۔

جن پر اور کسی نے دھیان دیا تھا یا نہیں۔۔۔ مگر ٹی وی سکرین پر نگاہیں گاڑھے بیٹھے شخص کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔۔۔
ایک بار پھر سے دشمن سیدھا اس کے دل پر وار کر گئے تھے۔۔۔

اس کے اپنوں کے بہے خون اور اس لڑکی کے گرتے آنسوؤں کی قیمت چکانے کا وقت آ گیا تھا۔۔۔

انہوں نے خود آج کے دن کا انتخاب کیا تھا۔۔۔

اس نے وہ تمام نمبرز آن کر دیئے تھے جن سے وہ پہلے دھمکیاں دیتا تھا۔۔۔جب انہیں میں سے ایک نمبر پر کال موصول کوئی تھی۔۔۔

جس میں صاف لفظوں میں کہا گیا تھا کہ اگر اس نے ایک گھنٹے کے اندر خود کو پیش نہ کیا تو وہ عفیرہ کی جان لے لیں گے۔۔۔اسے خالی ہاتھ وہاں آنے کو کہا گیا تھا۔۔

"میری بیوی اتنی کمزور نہیں ہے جتنا ان بے غیرتوں نے اسے سمجھا ہے۔۔۔اسے کمزور کرنے کی خاطر بہت گھناؤنی حرکت کی

ہے۔۔۔اب وہ وقت آچکا ہے جب ان کی حقیقت دنیا کے

سامنے لائی جاسکے۔۔۔بہت شوق ہے نا ان کو۔۔

کسی پر بھی کیچڑ اچھالنے کا۔۔۔اب میں اسی میڈیا کو ان کے

خلاف استعمال کروں گا۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔

"ہمیں پہلے بھابھی کو محفوظ کرنا ہو گا۔۔۔وہ ان کی کسٹڈی میں

ہیں۔۔۔وہ لوگ انہیں خطرہ پہنچا سکتے ہیں۔۔۔"

فصیح کی بات پر وہ اپنی جگہ رکا تھا۔۔ اس وقت اس کے دل کی کیا حالت تھی کوئی اس سے پوچھتا۔۔

مگر وہ جانتا تھا اس کی بیوی کتنی ہمت والی تھی۔۔۔ جس محکمے میں اس نے اتنا وقت کام کیا تھا۔۔۔ وہاں اس کے بھی کچھ وفادار تھے۔۔۔

جو جان پر کھیل جاتے مگر اسے کچھ نہ ہونے دیتے۔۔۔ جن میں سر فہرست انسپکٹر کامران اور ایس ایچ او فہیم تھے۔۔۔

اسے ایک گھنٹے کا ٹائم دیا گیا تھا۔۔۔ جس میں اس نے بہت کچھ کرنا تھا۔۔۔

وہ اپنے چہرے کو نقاب سے ڈھکتا کیمرے کے سامنے جا بیٹھا تھا۔۔۔ اس کو چہرا مکمل طور پر ڈھکا ہوا تھا۔۔۔ اس کی زرا سی بھی پہچان نہیں ہو رہی تھی۔۔

ایسا اس کی بیوی چاہتی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی اس جنگ جو ختم کرنے کے بعد بھی وہ سارا گند مکمل طور پر ختم نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ اسی لیے عفیرہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا نام غلط طریقے سے دنیا والوں کے سامنے آئے۔۔۔

اس کی نیت کو اس طرح سے لوگ نہیں سمجھ سکتے تھے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد سب چینلز پر اس کی لائیو ویڈیو نشر کر دی گئی تھی۔۔۔

اس نے اب تک دشمنوں کے خلاف بہت سارے ثبوت اکٹھے کیے تھے۔۔۔کچھ جو رہ گئے تھے وہ آج سردار اکمل نے خود ان کے ہاتھ سونپ دیئے تھے۔۔

جب اس کے بیٹے کی کنپٹی پر بندوق رکھ کر پوچھا گیا تھا۔۔۔

دوسروں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح مسلنے والے اپنے بیٹے پر زرا سا خطرہ نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

اس نے سب کچھ اگل دیا تھا۔۔۔۔

ازمیر نے لائیو شروع کرتے ان سب کے ایک ایک جرم کا پردہ فاش کیا تھا۔۔۔ جن لوگوں کو عوام اپنا ہیرو مانتی تھی۔۔۔وہ نجانے کتنے جرائم میں ملوث تھے۔۔۔ازمیر نے سب کچھ ثبوت کے ساتھ پیش کیا تھا۔۔۔

عوام کی آنکھیں کھل رہی تھیں۔۔۔ جبکہ دشمنوں تھر تھرا اٹھے تھے۔۔۔ یہ کیا ہو گیا تھا ان کے ساتھ۔۔۔

جاوید احمد نے اس لائیو کو بند کروانے کے لیے نجانے کتنے چینلز کو کال کی تھی۔۔۔۔ جو انہیں کی ٹکڑوں پر پلتے تھے۔۔۔ وہ اب ریٹنگ کے چکر میں ان کی کال ہی نہیں پک کر رہے تھے۔۔

وہ شخص کرسی پر پیچھے کو ڈھے گیا تھا جب اس کی ایس ایچ او داور کو بیان دیتے دیکھا تھا۔۔۔ جس نے صحافی سکندر عالم یوسف زئی کے اوپر سے لگے تمام الزامات کی تردید کرتے ثبوتوں کے ساتھ ان کی بے گناہی ظاہر کی تھی۔۔۔

جو انصاف انہیں عدالت سے نہیں مل پایا تھا۔۔۔ وہ اب سر عام عوام کے سامنے رکھ رہے تھے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد جب سکرین پر سردار اکمل کو دیکھا گیا تھا تو رہے سہے گھناؤنے چہرے بھی بے نقاب ہوئے تھے۔۔

تھوڑا وقت لگا تھا اور بہت سارے بے گناہ کندھوں سے الزامات اور ناکردہ گناہوں کا بوجھ ہٹ گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کو بھی بے گناہ ثابت کر دیا گیا تھا۔۔۔

آئی جی صاحب نے فوراً ان سب لوگوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا۔۔۔

"ہم برباد ہونگے تو چھوڑیں گے تو تمہیں بھی نہیں۔۔۔"

جاوید احمد کی آنکھوں میں نفرت تھی۔۔۔ اتنے سالوں کی کمائی دولت، نام اور عہدہ سب ایک ہی پل میں چھن گیا تھا۔

"ابھی وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔ پھر کبھی بابا ابھی نہیں۔۔۔"

ارحم نے اسے روکا تھا۔۔۔

وجاہت تو پہلے ہی فرار ہو چکا تھا۔۔۔ مگر کچھ دیر بعد نیوز پر ایک خبر سرخیوں میں چلنے لگی تھی کہ ایس پی وجاہت گرفتاری کے دوران پولیس سے مقابلہ کرتے ہوئے جان بحق ہو گیا تھا۔۔۔

ارحم روپوش ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر جاوید صاحب نے اسے روک دیا تھا۔۔۔

ان کا کہنا تھا اس محکمے میں ابھی بھی کچھ لوگ تھے جو ان کی مدد کر سکتے تھے۔۔

"اس لڑکی کو تو ختم کر کے ہی جاؤں گا۔۔۔ جسے زندہ رکھنے کی سب سے بڑی غلطی کی میں نے۔۔ اسے مار دیتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔۔"

وہ ارحم کو ساتھ آنے کا کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عفیرہ بے چینی کے عالم میں حوالات میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

اسے کچھ بھی نہیں بتایا جا رہا تھا کہ باہر کیا ہو رہا تھا۔۔۔

اسکی جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی۔۔ ابھی کچھ وقت پہلے ہی تو اپنی زندگی کی تمام خوشیاں پالی تھیں اس نے۔۔

پھر سے سب کچھ چھن جانے کا خوف اسکی سانسیں روک رہا تھا۔۔

اس کے کانوں میں لوگوں کے اپنے لیے ادا کیے جانے والے برے الفاظ گونج رہے تھے۔۔

جو اس کی آنکھوں میں نمی لانے کا باعث بن رہے تھے۔۔

اس کے پاس کچھ دیر پہلے پانی اور کھانا رکھا گیا تھا۔ عفیرہ کو وہ کھانے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔۔۔ اسے بہت ساری دھمکیاں مل رہی تھیں۔۔۔

مگر اسے اپنے شوہر کے الفاظ یاد تھے۔۔۔ہمت نہیں ہارنی تھی

اس نے۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔۔جب اسی لمحے ایک

نقاب پوش شخص جیل کا لاک کھولتا نظر آیا تھا اسے۔۔۔

اس کا چہرا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔جو بالکل کور تھا۔۔۔اس

کے ہاتھ میں گن تھی۔۔۔

عفیرہ کا دل انجانے خوف سے دھڑکا تھا۔۔۔وہاں اندھیرا تھا

کچھ خاص دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"کک کون ہو تم۔۔۔؟؟"

عفیرہ کی سانسیں اٹکنے لگی تھیں۔۔۔

وہ اندر داخل ہوتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

جو اس کے قریب جاتا اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔

"اپنی ایس پی صاحبہ کا خانزادہ۔۔۔۔"

اسکے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کرتے کہتا وہ عفیرہ کی رکی سانسیں بحال کر گیا تھا۔۔۔

"میری جان نکال دی تھی تم نے وحشی انسان۔۔۔۔"

اس کو کمر میں اس شخص کے ہاتھ کی بہت مضبوط گرفت تھی۔۔۔

وہ اسے ایسے ہی مضبوطی سے پکڑتا تھا۔۔۔جو اس کی جانب سے

ابھی نرم گرفت تھی۔۔۔

"آپ کی جان نکالنا تو اس وحشی انسان کا پسندیدہ کام ہے۔۔۔"

اس کی انگلیوں میں انگلی پھنساتا وہ بے باک سرگوشی کرتا اسے

شرم سے سرخ کر گیا تھا۔۔۔

وہ بہت احتیاط سے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔ یہ اس جیل میں داخل ہونے کا پچھلا رستہ تھا۔۔۔ وہ ابھی درمیان میں ہی تھے جب اچانک سے ان کی جانب فائر کیا گیا تھا۔۔

ازمیر نے ایک دم سے عفیرہ کو کور کیا تھا۔۔ سامنے کھڑے دو افراد کو دیکھ وہ سمجھ گئے تھے یہ کون ہے۔۔۔ اگر ازمیر وہاں آنے میں زرا سی بھی دیر کر دیتا تو یہ لوگ عفیرہ کو ختم کر دیتے۔۔

جو سوچتے ازمیر یوسف زئی کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ وار کرتے عفیرہ اور ازمیر نے ایک ساتھ پسٹل ان کی جانب موڑتے فائر کیا تھا۔۔۔

عفیرہ کی گولی سیدھی ارحم کے سینے میں پیوست ہوئی تھی۔۔ جبکہ ازمیر نے گولی جاوید کے بازو میں ماری تھی۔۔۔

وہ چاہتا تھا آنکھوں کے سامنے جوان بیٹے کے مرنے کا غم دیکھے وہ شخص۔۔۔

اور ہوا بھی ایسا ہی تھا۔۔۔ جاوید کے ہاتھ سے پسٹل چھوٹ چکا تھا۔۔۔ ارحم کو زمین پر گر کر ساکت ہوتا دیکھ وہ چیخ پڑا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے۔۔۔ میرے بیٹے کو مار دیا۔۔۔"

وہ چیخ رہا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے کو پکارتا اس کو جھنجوڑ رہا تھا۔۔۔ اپنے بالوں کو نوچ رہا تھا۔۔۔

پولیس والے تیزی سے بھاگ کر وہاں آئے تھے۔۔۔

ازمیر نے ابھی بھی اپنے چہرے کو ڈھک رکھا تھا۔۔۔ عفیرہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

"غصے میں باپ نے بیٹے پر گولی چلا کر اسے ہلاک کر دیا ہے۔۔۔ اور اب پاگل ہونے کی اداکاری کر رہا ہے۔۔ تاکہ سزا سے بچ سکے۔۔۔"

عفیرہ نے سامنے کھڑے اپنے ماتحت کو جو کہانی سنائی تھی۔۔۔ اس ازمیر سمیت ان کے چہروں پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

برے کا انجام برا ہی ہوتا تھا۔۔

ارحم کی لاش کو اُٹھاتے وہ اس روتے پیٹتے جاوید کو بھی وہاں سے لے گئے تھے۔۔۔

عفیرہ نے پلٹ کر اپنے خانزادہ کو دیکھا تھا۔۔۔ جو چہرے پر نقاب ڈالے ان تاریکیوں میں گم ہو گیا تھا۔۔۔ کیونکہ اب خانزادہ کا کام مکمل ہو گیا تھا۔۔۔

اب وہ ازمیر یوسف زئی بن کر اپنے پیاروں کے سنگ ایک محبت اور آسودگی بڑھی زندگی گزارنا چاہتا تھا۔

دس سالوں کی طویل مسافت کا بہت خوبصورت مقام پر اختتام ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنے باپ سے کسی وعدہ پورا کر دیا تھا۔۔۔

وہ سرخرو رہا تھا۔۔۔

عدالت نے عوام کے بھرپور احتجاج پر ان سب لوگوں کے خلاف ایکشن کیا تھا۔۔۔ اور ان کو کڑی سزائیں دی تھیں۔۔

بہت ساری کالی بھیڑوں کا سسٹم میں رہ کر قانون کے تحت سزائیں دلوادی تھیں انہوں نے۔۔۔

خانزادہ کو اس کا انصاف بھی مل گیا تھا۔۔۔اور اس کی ایس پی کا قانون بھی سرخرو رہا تھا۔۔۔۔

وہ گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔جب رات کا نجانے کون سا پہر تھا اس کے موبائل پر ایک ان نون نمبر سے کال آنے لگی تھی۔۔

موبائل اس کے کان کے قریب پڑا زور و شور سے چیخ رہا تھا۔۔۔

عفیرہ کی نیند ٹوٹ گئی تھی۔۔ اس نے گھور کر موبائل سکرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس پر انجان نمبر جگمگا تا دیکھ اس نے نگاہیں موڑ کر اپنے پہلو میں سوئے شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ آج لیٹ واپس آیا تھا آفس سے۔۔۔ عفیرہ اس کے آنے سے پہلے سو چکی تھی۔۔۔

اس کے شوہر کو بہت غصہ آتا تھا جب وہ اس کے آنے سے پہلے سو جاتی تھی۔۔۔

عفیرہ نے آگے ہو کر دیکھا تھا وہ آنکھیں موندے سو رہا تھا۔۔

اس نے حیرت بھری نگاہوں سے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔اب پھر سے کون تھا جو اسے اس طرح سے کال کر رہا تھا۔۔۔

اس نے فون آن کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔کون۔۔۔؟؟"

اس نے کال اٹینڈ کرتے پوچھا تھا۔۔۔جب اگلے ہی پل اسے دوسری جانب سے کو بھاری آواز سنائی دی تھی۔۔۔اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

"جانم آپ کیوں مجھے تڑپا کر ازمیر یوسف زئی سے اپنا وہ وحشی جنگلی خانزادہ بننے پر مجبور کر دیتی ہیں۔۔۔۔"

فون پر ابھرتی آواز آخر میں اسے اپنے کان کے قریب سنائی دی تھی۔۔۔اس کی کھلے خوشبوؤں میں مہکتی زلفوں کو سائیڈ پر کرتا وہ اس کی گردن پر اپنا جنگلی پن دکھا گیا تھا۔۔۔

عفیرہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا۔۔۔

"خان۔۔۔۔"

عفیرہ کے لبوں سے ابھی ہوتا جملہ بھی نہیں نکل پایا تھا جب وہ اس کی شہہ رگ پر اپنی دیوانگی کے نشان چھوڑتا اس بیڈ پر گرا گیا تھا۔۔۔ عفیرہ کو خبر نہیں تھی کہ کب اس کی آنکھ لگی تھی۔۔۔

مگر جو بھی تھا وہ غلطی کر چکی تھی۔۔۔اب اسے اس شخص کی دیوانگی سہنی تھی۔۔۔

وہ جب تک آفس سے فارغ نہیں ہو جاتی تھی ازمیر اس کے تھانے کے باہر گاڑی میں بیٹھ کر اس کا انتظار کرتا تھا۔۔۔

وہ ایسی ہی دیوانگی اس لڑکی کی اپنے لیے بھی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

جو وہ اس شخص کی محبت میں بھرپور دکھاتی بھی تھی۔۔۔اگر کبھی کبھار کوئی لاپرواہی ہو جاتی تھی تو یہ شخص معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی اسے خطرناک تیوروں کے ساتھ اپنے اوپر جھکتا دیکھ عفیرہ کے سینے میں دھڑکنوں کا شور برپا ہوا تھا۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

وہ مسکراتے چہرے اور لرزتی پلکوں کے ساتھ اس کی جانب دیکھتے ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔

"کوئی معافی نہیں جانم۔۔۔"

اس کی سانسوں کو محسوس کرتے وہ مدہوشی سے بولا تھا۔۔۔ جبکہ ایسی محبت بھری سزائیں سہنے کی عادت ہو چکی تھی اسے۔۔۔ وہ اس کی پناہوں میں قید ہوتی اس کی شدتوں پر شرم سے سرخ ہوتی اسی کے مضبوط سینے پر اپنا ماتھا رکھ گئی تھی۔۔۔

ان دونوں نے ایک ساتھ محبت کی طاقت کے ساتھ دشمنوں کی ہر سازش کا مقابلہ کیا تھا۔۔۔ جس کے بدلے انہیں ایک دوسرے کا ساتھ انعام کے طور پر ملا تھا۔۔۔ وہ ایک ساتھ بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔

ازمیر نے اپنے سب گھر والوں کو معاف کر دیا تھا۔۔۔ اسے اب کسی سے کوئی گلا شکوہ نہیں تھا۔۔۔ عفیرہ نے اپنے ماں باپ کی محبت کے ساتھ ساتھ اس انسان کی چاہت کو بھی پالیا تھا۔۔

جسے کھونے کا درد اسے زندگی بھلا گیا تھا۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔